بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

انتخاب از کیمیائے سعادت

حمد و ثنا

شکر خدائے را کہ یگانہ و بے ہمتا ست ہمہ عالم و ہرچہ در وست

شکر اس خدا کا جو اکیلا اور بے نظیر ہے۔ تمام عالم اور جو کچھ اس عالم میں ہے اسی کا

آفریدہٗ اوست ہستی او را ابتدائے وانتہائے نیست زمین و آسمان

پیدا کیا ہوا ہے اسکے وجود کی کوئی ابتدا اور کوئی انتہا (خاتمہ) نہیں ہے۔ زمین اور

وہرچہ ہست، در حکم اوست، ہرچہ خواست کرد۔ و ہرچہ خواہد کند، ا

آسمان اور جو کچھ ہے۔ اسکے حکم کے تابع ہے۔ اس نے جو چاہا کیا۔ اور وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے

بروے حکم نیست، از بہر ہدایت آدمیاں پیغمبراں را آفرید کہ آخر ہمہ

اسپر کوئی حکم کرنیوالا نہیں ہے۔ آدمیوں کی ہدایت کیلئے پیغمبروں کو پیدا کیا کہ تمام کے

پیغمبراست، رحمت خدا بروے باد۔ پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ بروے رحمت

آخر میں ہمارے پیغمبر ہیں۔ ان پر خدا کی رحمت ہو ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ ان پر خدا

خدا سرور و خاتم پیغمبران اند کہ بعد از ایشاں پیغمبرے نباشد،

کی رحمت ہو پیغمبروں کے سردار اور ان کے ختم کرنیوالے ہیں کیونکہ ان کے بعد کوئی پیغمبر نہ ہوگا

ہمہ خلق را اطاعت ایشاں باید کرد۔

تمام مخلوق کو انکی فرمانبرداری کرنا چاہیئے۔

انتخاب از رسالہ منہاج العابدین

بداں اے عزیز! زنہار بہ غیر حق اعتماد مکن۔ تا پشیماں نشوی۔
اے عزیز جان! کبھی بھی خدا کے سوا کسی پر بھروسہ نہ کر تاکہ تو شرمندہ نہ
از حق غافل مباش۔ تا شیطاں بر تو راہ نیابد۔ بہ ہیچ چیز
ہووے۔ خدا سے غافل نہ ہو۔ تاکہ شیطان تجھ پر راہ نہ پاوے۔ کسی چیز سے
مغرور مشو تا ہلاک نہ گردی۔ دل از حرص خالی کن۔ تا راحت
مغرور نہ ہو تاکہ تو ہلاک نہ ہو۔ دل کو لالچ سے خالی کر تاکہ تو آرام پائے۔
یابی۔ در کار حق باش تا کار تو ساختہ گردد۔ جز حق و راست مگو تا ساختہ
اللہ کے کام میں لگا رہ۔ تاکہ تیرے کام بن جائیں۔ صحیح اور سچ کے علاوہ کچھ نہ
نگردی۔ دل بر کس مبند۔ تا زیاں نہ کنی۔ کس را عیب مکن، تا
کہہ تاکہ تو پریشان نہ ہوئے کسی سے دل نہ لگا۔ تاکہ نقصان نہ اٹھائے۔ کسی
بعیب مبتلا نہ گردی۔ در تنگیہا صبر کن تا کشایش یابی طمع از
سے برائی نہ کر۔ تاکہ تو خرابی میں مبتلا نہ ہووے۔ تنگی (غریبی) میں صبر کر تاکہ
دل دور کن تا خوار نہ گردی۔ از ہمہ نومید شو تا کار تو بر آید،
کشادگی پائے۔ لالچ کو دل سے دور کر۔ تاکہ تو ذلیل نہ ہو وے۔ سب سے
کار بہ اخلاص کن تا جزا یابی۔ غم دنیا مخور، تا دل تو تباہ نشود
نا امید ہو تاکہ تیرا کام بن جائے۔ خلوص سے کام کر تاکہ اجر پائے۔ دنیا کا غم نہ کر،
راستی پیش گیر، تا رستگار شوی۔ آزار کس مخواہ۔ تا اماں یابی کسے
تاکہ تیرا دل تباہ نہ ہو۔ سچائی اختیار کر۔ تاکہ تو چھٹکارا پائے۔ کسی کو
را بحقارت منگر تا خوار نہ شوی۔ از جہت دنیا اندوہگیں مباش
تکلیف نہ دے تاکہ امان پاوے۔ کسی کو حقارت سے نہ دیکھ تاکہ تو ذلیل نہ ہو وے دنیا کیلئے

تا پریشاں نہ گردی۔ مرگ را یاد کن تا دل تو بہ دنیا نگراید۔ در امانت
رنجیدہ نہ ہو تاکہ پریشان نہ ہو۔ موت کو یاد کر، تاکہ تیرا دل دنیا میں نہ لگے۔ امانت
خیانت مکن۔ بیہودہ گوئی را سرِ ہمہ آفتہا داں۔ منت بردار
میں خیانت نہ کر۔ فضول بکنے کو تمام مصیبتوں کی جڑ جان۔ دوسرے کا احسان
منت منہ۔ تمام را بخود راہ مدہ حاجت روائی را کار بزرگ
مان۔ کسی پر احسان نہ جتا۔ چغلخور کو اپنے پاس راستہ نہ دے (نہ آنے دے)، کسی کی
داں۔ عقوبت باندازۂ گناہ کن۔ بہر جا باشی خدا را حاضر داں
ضرورت پورا کرنے کو بڑا کام جان۔ جرم کے حساب سے سزا دے تو جہاں کہیں بھی ہو خدا کو موجود
گستاخ مباش۔ عہد را در حال سخط و رضا نیکو نگہدار۔ چوں با
جان۔ بے ادب نہ ہو۔ اپنے قول و اقرار کو غصے اور خوشی کے حالت میں اچھی طرح خیال رکھ
اہل دنیا نشینی، خدائے تعالیٰ را فراموش مکن۔ توقع از کس مکن،
جب تو دنیا والوں کے پاس بیٹھے تو اللہ تعالیٰ کو نہ بھول۔ کسی سے امید نہ رکھ۔
تا عزت یابی۔ فروتنی کن تا بہ بزرگی رسی۔ شکر حق بجا آر۔ اگر نعمت دنیا
تاکہ عزت پائے۔ عاجزی کرتا کہ بڑائی کو پہنچے۔ خدا کا شکر ادا کر۔ اگر تو دین و دنیا
و دین خواہی ایمن مباش۔ تا اماں یابی باحق باش۔ اگر عیش جاودانی
کی نعمت چاہتا ہے۔ بے خوف نہ ہو۔ تاکہ امان پائے۔ حق کے ساتھ رہ۔ اگر ہمیشہ کا عیش
خواہی۔ خدمت بزرگاں کن تا بہ بزرگی رسی۔ صبر پیش گیر۔ اگر
چاہتا ہے۔ بزرگوں کی خدمت کر۔ تاکہ بڑائی کو پہنچے۔ صبر اختیار کر۔ اگر آرام
عافیت خواہی، خود را بہ حق سپار، تا بساماں شوی۔ خود را ہیچ قدر
چاہتا ہے۔ خود کو خدا کے سپرد کر، تاکہ تیری مرادیں پوری ہوں۔ اپنے آپ کو
منہ تا باقدر گردی۔ قناعت کن، اگر توانگری خواہی۔ در بند
کسی قابل نہ سمجھ۔ تاکہ عزت کو پہنچے۔ قناعت (تھوڑی چیز پر راضی ہونا) کر، اگر تو تو نگری

چیزے مباش۔ تا آزاد شوی۔ خود را مبیں، تا بمعرفت رسی۔ بصدق طلب
چاہتا ہے۔ کسی چیز کی فکر میں نہ رہ۔ تاکہ آزاد ہو۔ خود کو نہ دیکھ (خود رائی نہ کر) تاکہ معرفت کو پہنچے۔ اخلاص سے
تا بیابی۔ حرمت نگاہ دار، تا محترم گردی۔ خوشخوئے باش۔ تا عزیز گردی۔ سودائے
مانگ تاکہ پا جائے۔ عزت کا خیال رکھ۔ تاکہ تو معزز ہو وے۔ اچھی عادت والا ہو تاکہ عزیز ہو۔ خرید و فروخت
پیش مگیر، کہ دراں سودے کنی خشم فرو خور۔ تا راحت یابی۔ مسکین باش
اختیار کر۔ تاکہ اس سے فائدہ حاصل کرے۔ غصہ پی جا۔ تاکہ آرام پائے۔ مسکین رہ تاکہ مقبول
تا مقبول شوی۔ کارے کن کہ پشیماں نگردی۔ در عیب خود فرو شو۔ اگر با کاری
ہو۔ ایسا کام کر کہ شرمندہ نہ ہو۔ اپنے عیب پر غور کر۔ اگر تو با اختیار
باہمہ رفق و نرمی کن۔ تا عزیز گردی۔ بر نعمت کس حسد مکن۔ تا عافیت یابی۔
ہے۔ تو سب کے ساتھ ملائمت اور نرمی کرتا کہ لوگوں میں عزیز ہو۔ کسی کی نعمت پر حسد نہ کر۔ تاکہ
یار ہمہ کس باش، تا محتشم گردی۔ بر زیر دستاں شفقت کن، تا برہی۔ در
آرام پائے۔ تمام لوگوں کا دوست ہو، تاکہ شان و شوکت والا بنے۔ کمزوروں پر شفقت کر، تاکہ نجات پائے
کارہا آہستگی کن، تا شیطان بر تو ظفر نیابد۔ دل ہا را دریاب، تا خوشنودیٔ
کاموں کو آہستگی سے کر۔ تاکہ شیطان تجھ پر کامیابی نہ پاوے۔ لوگوں کی دل جوئی کر، تاکہ اللہ کی خوشنودی
حق یابی۔ بدخوئی را ترک دہ تا عیش بر تو تلخ نگردد۔ در معاملہ سخت مپیچ،
پائے۔ بری عادت کو چھوڑ دے تاکہ زندگی تجھ پر تلخ نہ ہو وے۔ معاملات میں سختی نہ کر۔
تا خستہ نگردی۔ باہمہ آسانی کن تا برہی۔ درشتی بگذار۔ تا نزدیک ہمہ دوست
تاکہ پریشان نہ ہو۔ سب کے ساتھ نرمی کر۔ تاکہ نجات پائے۔ سختی کرنا چھوڑ دے۔ تاکہ تو ہر ایک کے
گردی۔ از خود طلب اگر جوانمردی۔ حق را یاد کن تا دل تو سیاہ نگردد۔ در
نزدیک دوست ہو جائے۔ خود سے مانگ (لا اپنی قوت بازو سے) اگر جوانمرد ہے۔ خدا کو یاد کر، تاکہ
ماندگاں را دریاب تا باز نمانی۔ جز حق میندیش، اگر طالبی۔ خلاف ترک
تیرا دل سیاہ نہ ہو۔ عاجزوں کی دل جوئی کرتا کہ پیچھے نہ رہے۔ حق کے سوا کچھ نہ سوچ۔ اگر تو خدا بہ شمند ہے

دہ تا بسلامت مانی ۔ از حکم سرمتاب، تا عاصی نہ شوی۔ آنکہ با تو بدی کند با وے

مخالفت چھوڑ دے تاکہ سلامتی سے رہے۔ خدا کے حکم سے منہ نہ موڑ۔ تاکہ تو گنہگار نہ ہوئے جو تیرے

نیکی کن۔ با قافلہ رو، کہ رہزناں بسیار اند۔ و دشمناں در کار۔ سر بریں در بنہ

ساتھ برائی کرے تو اسکے ساتھ بھلائی کر۔ قافلہ کے ساتھ چل کیونکہ ڈاکو بہت ہیں۔ اور دشمن گھات میں

یا بر و سر خود گیر۔ خود خواہ مباش۔ اگر دوست خواہی۔ دوستی آں بر کہ برائے خدا

اس خدا کے در پر جھکا، یا پھر جا اپنا راستہ لے خود پسند نہ ہو۔ اگر دوست کی خواہش ہے دوستی وہی

بود۔ بار خود بر کس منہ۔ تا خوار نگردی۔ پند بشنو، تا سود حاصل کنی۔ بجق پناہ

اچھی ہے جو خدا کے واسطے ہو۔ اپنا بوجھ کسی پر مت ڈال۔ تاکہ ذلیل نہ ہو۔ تو نصیحت سن تاکہ فائدہ

گیر تا خلاصی یابی۔ وقت را بشناس، اگر مرانی۔ طمع از خلق بر دار، تا محتاج نگردی

حاصل کرے۔ اللہ سے پناہ مانگ تاکہ نجات پائے وقت کو پہچان، اگر تو پرکھنے والا ہے۔ لوگوں کی کوئی

ہولئے نفس را خلاف کن۔ اگر دلاوری کار باندیشہ کن، تا زیاں نہ کنی۔ از

لالچ نہ رکھ، تاکہ محتاج نہ ہو۔ نفس کی خواہش کے خلاف کر۔ اگر تو بہادر ہے۔ کام کو سوچ سمجھ کر کر۔ تاکہ

حق نصرت خواہ، تا یاری یابی۔ بحق بگریز، تا از دشمن برہی۔ بیکس باش تا

نقصان نہ اٹھائے۔ خدا سے مدد مانگ۔ تاکہ تو مدد پائے۔ خدا ہی کی طرف دوڑ تاکہ تو دشمن سے

باکس باشی ۔

نجات پائے۔ بے سہارا رہ تاکہ لوگ تیرے ساتھ ہوں ۔

انتخاب از سفرنامۂ شاہِ ایران

سواری ریل

یک ساعت از شب رفتہ براہ آہن رفتیم۔ کالسکہائے راہ آہن بسیار

ایک گھڑی رات گذر جانے کے بعد ہم لوگ ریل گاڑی سے روانہ ہوئے۔ ریلوے کی گاڑیاں بہت

خوب و وسیع و مزین بود۔ ہمہ باہم وصل بود۔ جمیع کالسکہا می شد رفت و آمد

اچھی کشادہ اور سجی ہوئی تھیں. سب آپس میں ملی ہوئی تھیں. تمام گاڑیوں سے آنا جانا ہو رہا تھا
اول مرتبہ ایست کہ بکالسکہ بخاری نشینم. بسیار خوب و راحت است. ساعتے
یہ پہلی مرتبہ ہے کہ میں ریل گاڑی میں بیٹھا. بہت اچھی اور آرام دہ ہے - ایک گھنٹے میں
پنج فرسنگ راہ می رود. تندئے حرکت کالسکہ بطورے بود. کہ کلاغ وقتیکہ
پانچ میل راستہ طے کرتی ہے. ریل گاڑی کی رفتار کی تیزی کچھ اس طور پر تھی، ایک کوا جو اس
در پرواز بود. کالسکہ برابر او رسیدہ از وے گذشت. وکلاغ عقب می
وقت اڑ رہا تھا. ریل گاڑی اسکے برابر پہنچ کر اس سے آگے نکل گئی. اور کوا پیچھے رہ گیا۔
ماند. در ہر دو سہ میل یک قراول خانہ بجہت حفظ راہ و در ہر چند فرسنگ یک
ہر دو تین میل پر ایک پولیس چوکی راستے کی حفاظت کیلئے اور چند فرسنگ پر ایک اسٹیشن
استاسیون (اسٹیشن) ساختہ اند - استاسیون محل استادن کالسکہ بخار است،
بنایا ہوا ہے - اسٹیشن ریلوں کے ٹھہرنے کی جگہ ہوتی ہے. کہ اس جگہ پہیوں کو چکنا کرتے
کہ آنجا عرادہ ہا را چرب می کنند. مسافراں پائیں می آیند. قہوہ و غذا می خورند. بنائے
ہیں. مسافر نیچے اترتے ہیں. قہوہ اور کھانا کھاتے ہیں. اسٹیشنوں کا نظام
استاسیونہا بسیار خوب است وہمیشہ چند کالسکہ بخار برائے حمل ونقل مسافر
بہت خوب ہے. اور ہمیشہ چند ریل گاڑی مسافروں اور تجارتی مال واسباب
ومال تجارت در ہر استاسیون حاضر است -
لانے لے جانے کیلئے ہر اسٹیشن پر موجود رہتی ہیں -

سیر کارخانہ پنبہ ریسی

روئی کاتنے والے کارخانے کی سیر

برائے تماشائے کارخانہ پنبہ ریسی رفتم. رسیدم بہ کارخانہ پنج مرتبہ داشت
میں روئی کاتنے والے کارخانے کو دیکھنے گیا میں کارخانے پہنچا اسکے پانچ درجے تھے

در ہر مرتبہ کارے میکردند۔ اغلب زنہا مشغول کار بودند۔ ریسمان وغیرہ درست
ہر منزل میں لوگ کام کر رہے تھے۔ زیادہ تر عورتیں کام میں مشغول تھیں۔ جو سوت وغیرہ درست
می کردند۔ در مرتبہ پائیں پارچہ می بافتند کہ ایں پارچہ را بجائے دیگر بردہ نقش
کر رہی تھیں۔ نیچے کی منزل میں کپڑا بُنا جاتا تھا۔ اس کپڑے کو دوسری جگہ لے جا کر اور چھینٹ
چیت زدہ بہ تمام دنیا حمل می کنند۔ کارخانہ پائیں بسیار تماشہ داشت بقدر
کے نقوش ڈال کر ساری دنیا میں روانہ کرتے ہیں۔ نچلہ کارخانہ عجیب نظارہ رکھتا تھا۔ ایک
یک میدان بزرگ بود۔ البتہ بقدر دو ہزار دستگاہ داشت۔ بر ہر دستگاہ
بہت بڑے میدان کے برابر بڑا تھا۔ یقیناً دو ہزار کے بقدر دستگاہیں تھیں۔ اور ہر دست
چہار نفر زن کار می کردند
گاہ میں چار عورتیں کام کر رہی تھیں۔

سیر باغ وحش

چڑیا گھر کی سیر

رفتیم بباغ وحش۔ قفسہائے بزرگ خوب دیدہ شد کہ ہر نوع حیوانے
ہم لوگ چڑیا گھر گئے۔ خوب بڑے بڑے پنجڑے دیکھے گئے۔ جنہیں ہر قسم کے جانوروں
را کہ در قفس علٰحدہ گذاشتہ بودند۔ انواع طیورے کہ در عالم بہم می رسد ہمہ در
کو علیحدہ علیحدہ پنجڑے میں رکھا گیا تھا۔ قسم قسم کے پرندے جو سارے عالم سے حاصل
آنجا موجود بودند۔ اشکالے کہ در کتابے نوشتہ اند۔ دریں جا زندہ دیدم
کئے گئے ہیں۔ سب اس جگہ موجود تھے۔ ایسی تصویر بھی جو کتابوں میں چھپی ہیں۔ اس جگہ
بعد داخل دالان قفسہائے حیوانات درندہ شدیم۔ انواع سباع بہ تصور
میں نے ان کو زندہ دیکھا۔ اسکے بعد ہم درندوں والے پنجڑوں کے ہال میں آئے۔ ایسے

نمی آید بود۔ شیر یالدار از افریقہ بسیار عظیم الجثہ و مہیب بود۔ یال سیاہ بسیار ضخیم
ایسے درندے موجود تھے جو خیال میں بھی نہیں آتے۔ افریقہ کا ایالدار شیر ببر بڑے ڈیل ڈول کا اور خطرناک
ریختہ۔ سرش بقدر سر فیل۔ بلکہ بزرگ تر۔ چشمہائے دریدہ خیلے مہیب۔
شکل کا تھا۔ بہت بڑی سیاہ ایال لٹکائے ہوئے تھا۔ اسکا سر ہاتھی کے سر کے برابر بلکہ اس سے بھی بڑا تھا
بدن خوش شکل مثل مخمل۔ شیربان گوشت بلند می کرد۔ او بلند سے شد من مائل
بھی تھیں آنکھیں بڑی ڈراونی جسم خوبصورت مخمل کے مثل۔ شیر کے نگہبان نے گوشت اچھالا۔ وہ بھی اچھلا۔
بودم کہ مدتے تماشائے ایں شیر ہا بکنم۔ دلے از ہجوم مردم تماشاچی ممکن نہ بود۔ چند
میرا دل چاہ رہا تھا کہ دیر تک میں ان شیروں کا تماشا دیکھوں۔ لیکن تماشا دیکھنے والے لوگوں کی بھیڑ کی وجہ سے
ببر بسیار بزرگ از ببر ہائے افریقہ و ہند نیز بود۔ دو پلنگ سیاہ ہم دیدہ شد کہ
ممکن نہ تھا۔ چند شیر ببر بہت بڑے ہندوستان اور افریقہ کے شیر ببر سے بھی تھے۔ دو کالے تیندوے بھی دیکھے
خیلے عجیب و مہیب بودند۔ شیر ہائے دیگر ہم بودند۔ یک شیر یالدار ے بود۔ اما
گئے جو بہت عجیب اور ڈراونے تھے۔ دوسری قسم کے بھی شیر تھے۔ ایک اور شیر ایالدار تھا۔ لیکن
ہنوز یالش مثل آں دو شیر اولیں نہ شدہ بود۔ شیر مادہ ہم بود کہ چند بچہ شیر ہمانجا
ابھی تک اسکی ایال پہلے والے دو شیروں کی طرح نہیں ہوئی تھی۔ ایک شیرنی تھی کہ جس نے اسی جگہ چند
زائیدہ۔ و بچہ ہائش بزرگ شدہ بودند۔ پلنگ زیاد۔ بوزنہائے مختلف گفتار
بچے دیئے تھے۔ اور اسکے بچے بڑے ہو گئے تھے۔ زیادہ چیتے مختلف قسم کے عجیب و غریب
ہائے عجیب الخلقت کہ صداہائے غریب می کردند۔ میمونہائے مختلف وغیرہ ہمہ
بجو حیوانکی آوازیں نکال رہے تھے۔ ۔ ۔ طرح طرح کے بندر وغیرہ اور تمام قسموں کے
انواع حیوانات دیدہ شد۔ دو فیل ہم بودند۔ یکے بسیار بزرگ کہ ہندی بود۔
جانور دیکھے۔ دو ہاتھی بھی تھے ایک بہت بڑا جو ہندوستانی تھا۔ دوسرا افریقہ کا افریقہ
دیگرے از افریقہ فیل افریقہ بسیار تفاوت با فیل ہند داشت۔ گوشہائش خیلے
ہاتھی ہندوستان کے ہاتھی سے بہت فرق رکھتا تھا۔ اسکے کان بہت بڑے اور

بزرگ تر و پہن تر بود۔ گاؤمیش وحشی بزرگ و کوچک ہم بودند۔ گاؤمیش تبت
بہت چوڑے تھے۔ بڑی اور چھوٹی جنگلی بھینسیں بھی تھیں۔ میں نے تبتی بھینسا بھی دیکھا۔ اسکے
نیز دیدم۔ از اطرافش آنقدر ریشم آویختہ بود کہ بر زمین می کشید۔ بسیار مہیب بود۔
چاروں طرف اس قدر بال لٹک رہے تھے کہ زمین پر کھنچتے تھے۔ بڑا ڈراؤنا تھا اور بھی عجیب
حیوانات عجیب دیگر ہم اینقدر در آنجا دیدہ شد کہ بحساب نمی آید۔ ہر نوع حیوانا
عجیب جانور اس قدر وہاں دیکھے گئے کہ جنکا شمار نہیں کیا جا سکتا۔ ہر قسم کے جانور جو ہر
کہ در ہر اقلیم بودہ۔ در آنجا جمع نمودہ اند در کمال لطافت و پاکیزگی خوراک ہر یک
ملک کے تھے۔ اس جگہ جمع کئے گئے ہیں۔ نہایت صفائی اور پاکیزگی سے ہر ایک کو غذا دیتے
رامی دہند۔ انواع طوطیہا و طاؤسہا و انواع مرغہائے خوش رنگ در قفسے
ہیں۔ قسم قسم کے طوطے اور مور اور قسم قسم کے خوش رنگ پرندے بہت بڑے پنجرے میں
بسیار بزرگ مشغول پرواز و بازی بودند۔ باز بماہی خانہ آمدیم۔ دیدم ماہی ہا
اڑنے اور کھیل کود میں مشغول تھے۔ پھر ہم لوگ مچھلی گھر آئے۔ میں نے مچھلیوں اور سمندری جانو
و حیوانات و نباتات بحری را توے حوضہا کہ روے آنہا بلور و آئینہ ہائے
اور پودوں کو دیکھا کہ حوضوں کے اندر کہ جنکے ڈھکن بڑے بڑے شیشوں کے پاس پڑے ہوئے
بزرگ نسبت انداختہ۔ و متصل آب راہم تازہ می کنند از آنجا کہ ما ایستادہ تماشہ می کردیم
تھے۔ اور ہمیشہ اسکے پانی کو تازہ بھی رکھتے تھے۔ اس جگہ سے کہ جہاں ہم کھڑے ہوئے تماشہ دیکھ
تہ حوض پیدا بود۔ ماہی ہا و جانور ہا و نباتات بحالت طبعی کہ در دریا بودند۔
رہے تھے۔ حوض کا پیندا سامنے تھا۔ مچھلیاں اور جانور اور پودے اپنی قدرتی حالت کے ساتھ
پیدا ہستند۔ بعض خوابیدہ بعض در حرکت۔ خلاصہ ماہی ہائے عجیب نوع
جیسی کہ سمندر میں رکھتے ہیں دکھائی دیتے ہیں۔ بعض ساکت اور بعض حرکت میں تھے۔ مختصر
نوع رنگ رنگ بزرگ و کوچک صدفہائے بسیار خرچنگ ہائے مختلف
یہ کہ عجیب عجیب قسم قسم کی رنگ برنگی بڑی اور چھوٹی مچھلیاں بہت سی سیپیاں مختلف

رنگ - وزاغ وغیرہ بسیار عجیب - انواع مرغ ہائے آبی - طوطیہائے رنگ
رنگوں کے کیکڑے اور بہت انوکھے کوّے وغیرہ قسم قسم کی دریائی چڑیاں - رنگ برنگی طوطے
برنگ دیدہ شد - طوطی سفید بزرگے بود - خیلے شبیہ بآدم صدامی کرد - یک
دیکھے گئے - ایک بڑا سفید طوطا تھا - جو انسانی آواز سے بہت ملتی جلتی آواز دیتا تھا
محوطہ بود قفس مانند کہ میان آں فوارہ می جست - ودرش باز ہمہ خانہ
ایک احاطہ مانند پنجرے کے تھا کہ جسکے اندر فوارہ اُبلتا تھا - پنجرے کے ہر خانہ کے
قفس بود - توئے قفسہا درخت مصنوعی ساختہ اند - ہر نوع مرغے کہ در دنیا
دروازے کھلے ہوئے تھے - پنجروں کے اندر نقلی پیڑ بنائے گئے ہیں - ہر قسم کے پرندے کہ
تصور شود - سردسیری وگرم سیری درآنجا موجود است - وبہ ہر شکلے مرغے کہ در
دنیا میں جن کا تصور ہو سکتا ہے - سرد ملک کے اور گرم ملک کے اس جگہ موجود ہیں - اور ہر شکل وصورت
کتابہا دیدہ بود - رنگ برنگ آنجا دیدم - ہمہ آنہارا درکمال پاکیزگی آب و دانہ
کی چڑیاں جن کو کتابوں میں دیکھا تھا میں نے رنگ برنگی اسی جگہ دیکھیں ان سب کو نہایت صفائی
می دہند جمع ایں مرغہا یک دفعہ می خوانند - گاہے بازی می کردند گاہ پرواز -
سے آب و دانہ دیتے تھے یہ سب چڑیاں ایک ساتھ بول رہی تھیں - کبھی کھیلتی تھیں کبھی اڑتی تھیں - ان سب
خیلے از تماشائے آنہا حیرت دست داد - ہمیں جا در طویلہ بقدر پنجاہ وشصت
کو دیکھ کر بڑی حیرت ہوتی تھی - اسی جگہ ایک اصطبل میں تقریباً پچاس ساٹھ گھوڑے بہت
اسپ بسیار خوب برنگہائے عجیب بودند - ہیچ جا چنیں اسپہا ندیدہ شدہ
عمدہ عجیب رنگوں کے تھے ایسے گھوڑے کسی جگہ نہیں دیکھے تھے چتی والے گھوڑے عجب
اسپہائے خالدار عجیبے بودند - ایں اسپہا را طورے تعلیم وعادات دادہ اند
طرح کے تھے - ان گھوڑوں کو ایک طرح سے تعلیم و تربیت ان لوگوں نے دی ہے کہ وہ لوگ
کہ بیک اشارہ ہر حرکتے کہ خواہند می کنند - ہمہ اسپہا زبان می دانستند معلم
جو چاہتے ہیں وہ گھوڑے ایک اشارے پر حرکت کرتے ہیں - تمام گھوڑے زبان سمجھتے ہیں

می گفت بالستید۔ ہمہ می ایستادند سے گفت تند بدوید۔ می دویدند۔ می
سیکھانیوالے نے کہا کھڑے ہو جاؤ سب کھڑے ہو گئے۔ اس نے کہا تیز دوڑ۔ دوڑنے لگے۔ اس نے
گفت سراپا بلند شوید۔ فوراً بلند می شدند۔ می گفت کج بدوید۔ می دویدند۔
کہا جسم دو پیروں پر کھڑے ہو جاؤ۔ فوراً او نچے کھڑے ہو گئے اس نے کہا ترچھے ہو کر دوڑو۔
خلاصہ ہرچہ می گفت ہماں می کردند خیلے محل عبرت بود۔ شلاق بزرگے بدست
(دو لیسے ہی) دوڑنے لگے۔ مختصر یہ کہ جو کچھ وہ کہتا تھا وہ گھوڑے وہی کرتے تھے بڑی عبرت کا مقام
میر آخور اسپہا بود متصل حرکت می داد۔ مثل تفنگ صدامی کرد۔
تھا اصطبل کے داروغہ کے ہاتھ میں ایک بڑا چابک تھا جس کو وہ برابر حرکت دیتا تھا جو بندوق کی طرح آواز دیتا تھا

سیر دریا

دریا کی سیر

امسال دوستے بحج رفتہ بود می گفت ازینجا سوار کالسکہ بخار شدہ بہ بمبئی
اس سال ایک دوست حج کیلئے گیا تھا۔ اس نے کہا کہ میں یہاں سے ریل میں سوار ہو کر بمبئی گیا
رفتم۔ چند روز آنجا بودم۔ صبح کہ می باید بہ کشتی بخار نشینم۔ زود برخاستہ بہ
میں چند روز وہاں رہا۔ جس صبح کو مجھے جہاز پر سوار ہونا تھا۔ جلد اٹھ کر میں ساحل پر
بہ ساحل رفتم۔ بہ دریا نگاہ کردہ دیدم متصل قائق و کرجی است۔ کہ بار آدم از
گیا۔ سمندر کی طرف نظر ڈالی تو میں نے دیکھا کہ ناؤ اور کشتیاں لگی ہوئی ہیں۔ جو آدمیوں کو سوار
ساحل بردہ بکشتیہا حمل کنند من ہم در قائق نشستہ بکشتی داخل شدم۔ دو ساعت
کر کے کنارے سے جہاز تک لیجاتی ہیں۔ میں بھی ایک کشتی میں بیٹھ کر جہاز میں داخل ہو گیا۔ ظہر کے
بظہر ماندہ لنگر کشتی را کشیدہ براہ افتادند۔ تا عصر دریا آرام بود۔ بعد کم کم متلاطم
وقت میں دو گھنٹہ باقی تھے کہ جہاز کا لنگر اٹھا کر راستہ پر ڈال دیا۔ عصر کے وقت تک سمندر

شد۔ طورے کہ امواج مثل کوہ بلندی شد۔ ہمہ اہل کشتی با حالت منقلب

پرسکون تھا۔ اسکے بعد تھوڑی تھوڑی لہریں اٹھنے لگیں۔ یہاں تک کہ موجیں پہاڑ کے مانند اونچی ہو گئیں۔

افتادہ بودند۔ مگر من و چند اشخاص دیگر کہ نیفتادہ بودیم۔ و خودداری می

جہاز کے تمام لوگ اوندھے منہ پڑے ہوئے تھے لیکن میں اور چند دوسرے لوگ نہیں گرے تھے

نمودیم۔ خلاصہ بخطرہ عظیم گرفتار شدہ بودیم۔ ولے باز فضل خدا شامل

اور خودداری دکھا رہے تھے۔ آخرکار اس بڑی مصیبت میں ہم سب لوگ گرفتار ہو گئے تھے لیکن پھر خدا

حال بود کہ باد مساعدے از عقب کشتی آمد۔ کہ ما را زودتر بطرف مقصد

کا فضل ہم لوگوں کے شامل حال ہوا کہ موافق ہوا ہمارے جہاز کے پیچھے سے آئی جو ہم لوگوں کو منزل کی طرف

می برد۔ شب را تا صبح ہمیں طور دریا متحرک و مواج بود۔ من اندکے خوابیدم۔

لے چلی۔ رات سے صبح تک سمندر اسی طرح موجیں مارتا رہا۔ میں تھوڑا ہی سویا۔ صبح کو

صبح بعد از نماز و تلاوت قرآن بدریا نگاہ کردم۔ دیدم آب دریا خیلے آرام بود

نماز اور قرآن شریف کی تلاوت کے بعد میں نے سمندر کی طرف دیکھا۔ دیکھا کہ سمندر کا پانی بہت پرسکون

ماہی ہائے بزرگ از دریا برآمدہ روئے آب بازی می کرد۔ پس از روزے

تھا۔ بڑی بڑی مچھلیاں سمندر سے نکل کر پانی کی سطح پر کھیل رہی تھیں۔ چند روز کے بعد میں نے دیکھا

چند دیدم از سواحلے کہ نزدیک بود چند مرغ کوچک پریدہ بر کشتی آمدہ آنجا

کہ اس ساحل سے جو کہ نزدیک تھا۔ چند چھوٹی چڑیاں اڑ کر جہاز پر آ کر اس جگہ بیٹھ گئیں۔ بھوکی

نشستہ۔ گرسنہ ماندہ اند۔ ساحل پیدا نیست۔ اما از فراستے کہ خدائے

رہی ہیں۔ کنارہ دکھائی نہیں دیتا۔ لیکن اس سمجھ سے جو کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں دی ہے۔

تعالیٰ بآنہا دادہ است۔ رو بہ سمت دست راست کہ آں سو ساحل

داہنے ہاتھ کی طرف منہ کر کے کہ اس طرف ساحل زیادہ نزدیک ہے اڑ جاتی تھیں

نزدیک تر است می پرند۔ باز می گردند۔ ملاحے یکے از آنہا گرفتہ توئے

اور پھر لوٹ آتی تھیں۔ ایک ملاح نے ان میں سے ایک کو پکڑ کر پنجرے میں ڈال دیا پانی کر

قفس انداخت ۔ آب خوردہ ۔ بعد از دقیقہ بمرد ۔ خیلے افسوس کردم ۔ خلاصہ
ذرا ہی دیر بعد مرگئی ۔ بہت افسوس کیا ۔ آخر کار جدہ پہنچے ۔ ہم جہاز سے اتر آئے ۔ اسی شب
بجدہ رسیدہ ۔ از کشتی برآمدیم ۔ آنجا شب گذاشتہ صباح زود براہ افتادیم
رات گذار کر صبح کے وقت جلد ہی چل دیئے ۔ پہلی ذی قعدہ کو ہم مکہ معظمہ پہنچے
یکم ذیقعدہ بمکہ معظمہ رسیدیم ۔ واز آنجا بمدینہ شریفہ رفتہ بزیارت روضہ منورہ
اور وہاں سے مدینہ شریف جا کر ہم نے حضرت رسالت مآب صلی اللہ
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم شرف یاب سعادت شدیم ۔ باز قافلہ حجاج مدینہ
علیہ وسلم کے مزار مبارک کی زیارت کے شرف سعادت حاصل کیا ۔ پھر
حج نمودہ از جدہ سوار کشتی بخار شدیم ۔
ہم لوگ مدینے کے حاجیوں کے قافلے کے ساتھ حج کر کے جدہ سے جہاز میں سوار ہو گئے ۔
روزے ہنگام شام خور در رعد و برق از سمت مغرب پیدا ہوا تیرہ شدہ
ایک دن شام کے وقت کھانا کھایا کہ بجلی کی چمک اور کڑک پچھم کی طرف سے شروع
اما باد نبود ہماں تیرگی و رعد و برق کہ اثر بد در حالت دریا دارد ۔ دریا را
ہوئی اور فضا تاریک ہو گئی لیکن ابھی طوفان نہیں تھا ۔ وہی تاریکی اور بجلی کی کڑک اور چمک
منقلب کرد ۔ شام خوردہ بالائے کشتی رفتہ قدرے گشتیم ۔ در آسمان ہمہ
تھی جو سمندر پر برا اثر ڈالتی ہے ۔ (اس نے) سمندر کو الٹ پلٹ کر دیا ۔ ہم نے شام کا کھانا
ابر و تاریک بود ۔ واز ہمہ جوانب برق شدید می زد ۔ وصدائے رعد
کھا کر جہاز کے اوپری حصہ میں جا کر تھوڑی چہل قدمی کی ۔ سارا آسمان بادل سے گھرا ہوا اور
می آمد ۔ وسط ... بار بود ۔ باد ہم خنکے می آمد ۔ تا صبح رعد و برق
اندھیرا تھا ۔ اور ہر طرف بجلی خوب چمک رہی تھی ۔ اور بجلی کڑکنے کی آواز آرہی تھی ۔ بیچ میں آسمان
شدیدے بود ۔ بسیار مہیب ابر ہمہ جا گرفتہ بنائے باریدن داشت ۔
کھلا ہوا تھا ۔ ہوا بھی ٹھنڈی چل رہی تھی ۔ صبح تک بجلی کی چمک اور گرج میں زیادتی رہی ۔

شب بواسطۂ انقلاب دریا بہمہ جہت یک ساعت بیشتر خوابم نبرد۔ صبح زود
بڑا خطرناک بادل چھایا ہوا تھا۔ اور برسنے والا ہی تھا۔ رات کو سمندر کے طوفان کی وجہ سے تمام کوششوں
برخاستم نماز کردہ ۔ قرآن خواندم۔ ہوا بسیار منقلب بود۔ باراں شدید
کے باوجود میں ایک گھنٹے سے زیادہ نہیں سویا۔ صبح جلد اٹھ گیا نماز پڑھکر قرآن پاک پڑھا۔ ہوا بہت
بارید۔ یک برق پنجاہ قدم از کشتی دور تر بدریا زد۔ صدائے ہزار توپ
تیز تھی۔ اور زور دار بارش ہو رہی تھی۔ ہمارے جہاز سے پچاس قدم کے فاصلے پر سمندر میں بجلی
کردہ آب دریا را از ہم پاشید۔ اگر ایں برق بہ کشتی می خورد۔ کشتی را از
گری۔ ہزاروں توپوں کی آواز پیدا ہوتی اور سمندر کو تہ و بالا کر دیا۔ اگر یہ بجلی جہاز پر گرتی تو جہاز
ہم متلاشی می کرد۔ ہوا بہماں طور بود۔ یک روز دو ساعت خوابیدہ
کو بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی۔ ہوا ویسی ہی (شدید) رہی۔ ایک دن دو گھنٹہ سویا۔ (پھر)
از حرکت کشتی معلوم شد کہ بساحل نزدیک شدہ ایم۔ برخاستم و گفتم الحمدللہ
جہاز کی رفتار سے معلوم ہوا کہ ہم ساحل کے نزدیک ہیں۔ اٹھا اور خدا کا شکر ادا کیا اور
کہ از دریائے بزرگ خلاص شدہ بساحل رسیدیم۔ چوں کشتی کہ ما نشستہ
بڑے سمندر سے نجات حاصل کی ساحل پر پہنچے ۔ چونکہ ہمارا جہاز جسمیں ہم بیٹھے تھے
بودیم خیلے بزرگے بود۔ نمی توانست نزدیک ساحل برود۔ ایستاد
بہت بڑا تھا۔ ساحل کے نزدیک نہ جا سکا کھڑا ہو گیا۔ ایک چھوٹا اسٹیمر ساحل سے آیا۔
کشتی بخار کوچکے از ساحل آمد اما دریا چوں ہنوز تلاطم زیاد داشت
چوں کہ سمندر کی موجیں اب بھی تیز تھیں ۔ جتنا ہو سکا ۔ اس اسٹیمر کو ہمارے
ہر قدر می توانستند۔ آں کشتی را بہ کشتی ما متصل کنند۔ نمی شد۔
جہاز سے ملایا گیا۔ نہیں ملا۔ کئی دفعہ لائے لیکن ملانا ممکن نہ ہوا ۔
چند دفعہ آوردند اما ممکن نہ شد کہ متصل شوند۔ بالآخر قدرے
آخر کار تھوڑا صبر کیا گیا ۔ سمندر میں تھوڑا سکون ہوا ۔ اس وقت

صبر کردن ۔ دریا قدرے آرام شد ۔ آں وقت آوردہ باہم وصل
لاکر ایک ساتھ ملا دیا گیا ۔ میں جہاز سے نیچے اتر کر چند روز بمبئی میں رہا :
کردند ۔ من از کشتی پائیں آمدہ ۔ روزے چند بہ بمبئی بسر بردم ۔
پھر اپنے راستے سے گھر آیا ۔ اللہ کا بے حد شکر ادا کیا کہ سلامتی
باز براہ افتادہ خانہ آمدم ۔ بسیار شکر خدا کردم کہ بسلامت رسیدم
سے پہنچ گیا ۔

انتخاب از گلستان

باب اوّل در سیرت پادشاہاں

پہلا باب بادشاہوں کی عادت کے بیان میں۔

(حکایت ۱)

ملک زادہ راشنیدم ۔ کوتاہ قد وحقیر بود ۔ ودیگر برادرانش بلند
میں نے ایک شہزادہ کے بارے میں سنا کہ پستہ قد اور بدصورت تھا۔ اور اس کے دوسرے
بالا وخوبرو ۔ بارے ملک بہ کراہت واستحقار دروے نظر کرد ۔
بھائی لانبے اور خوبصورت تھے ۔ ایک مرتبہ بادشاہ نے ناپسندیدگی اور حقارت سے اس
پسر بہ فراست واستبصار دریافت وگفت ۔ اے پدر کوتاہ خرد
کو دیکھا ۔ بیٹا اپنی ذہانت اور دانائی سے سمجھ گیا ۔ اور کہا ۔ اے اباجان پستہ قد
مند بہ از ناداں بلند ۔ ہرچہ بقامت کہتر بقیمت بہتر ۔ چنانچہ
عقلمند لانبے بیوقوف سے اچھا ہوتا ہے ۔ جو چیز قد میں چھوٹی ہوتی ہے قیمت میں بہتر
طور اگرچہ خرد ترین کوہ ہائے زمین است ۔ لیکن تر دخدا مرتبہ اش
ہوئی ہے چنانچہ کوہ طور اگرچہ زمین کے سب سے چھوٹے پہاڑوں میں ہے ۔ لیکن خدا کے
بزرگ تر است ۔
نزدیک اسکا درجہ بہت بڑا ہے ۔

قطعہ

آں شنیدی کہ لاغر دانا
گفت بارے بہ ابلہے فربہ
کیا آپنے وہ بات سنی ہے جو ایک دبلے عقلمند نے
ایکمرتبہ ایک موٹے بیوقوف سے کہی

اسپ تازی اگر ضعیف بود — ہمچناں از طویلۂ خر بہ

عربی گھوڑا اگرچہ کمزور ہو — پھر بھی طویلے بھر کے گدھوں سے بہتر ہے

پدر بخندید و ارکان دولت بپسندیدند و برادراں بجاں برنجیدند

(یہ سن کر) باپ ہنسا اور ارکان دولت نے یہ بات پسند کی اور بھائیوں کو دلی صدمہ ہوا۔

قطعہ:-

تا مرد سخن نگفتہ باشد — عیب و ہنرش نہفتہ باشد

جب تک آدمی نے بات نہ کہی ہو — اس کا عیب و ہنر چھپا ہوا رہتا ہے۔

ہر بیشہ گماں مبر کہ خالیست — شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

ہر جھاڑی کو نہ سمجھ کہ وہ خالی ہے — ممکن ہے کہ تیندوا سویا ہوا ہو

شنیدم کہ ملک را دراں مدت دشمنے صعب روئے نمود چوں لشکر

میں نے سنا کہ اسی زمانے میں بادشاہ کے ایک سخت دشمن نے سر اٹھایا جب

از ہر دو طرف روئے درہم آوردند و قصد مبارزت کردند۔ اوّل

دونوں طرف کے لشکر آمنے سامنے ہوئے اور انھوں نے لڑائی کا ارادہ کیا تو سب سے

کسیکہ اسپ در میدان جہانید آں پسر بود می گفت ۔۔۔

پہلے جس شخص نے اپنا گھوڑا میدان جنگ میں ڈال دیا وہ وہی لڑکا تھا اور وہ کہہ رہا تھا۔

قطعہ

آں نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من

میں وہ نہیں ہوں کہ لڑائی کے دن تو میری پیٹھ دیکھے۔

ایں منم کاندر میانِ خاک و خوں بینی سرے

میں وہ ہوں جس سے تو ایک سر مٹی و خون میں دیکھے گا۔

کانکہ جنگ آرد بخون خویش بازی می کند،

کیونکہ جو شخص جنگ کرتا ہے وہ اپنے خون سے کھیلتا ہے۔

روز میدان وآنکہ بگریزد بخون لشکرے۔

اور جو میدان جنگ سے بھاگتا ہے وہ گویا اپنے پورے لشکر کا خون کرتا ہے۔

این بگفت و سپاہ دشمن زد و تنے چند از مردانِ کارے بینداخت۔ چوں
اس نے یہ کہا اور دشمن کی فوج پر ٹوٹ پڑا اور چند تجربہ کار سپاہیوں کو مار گرا دیا۔
پیش پدر باز آمد زمین خدمت بوسید و گفت۔۔

قطعہ

جب باپ کے سامنے آیا ادب سے زمین خدمت چومی اور کہا۔

ایکہ شخص منت حقیر نمود تا درشتی ہنر نہ پنداری
اے وہ کہ میرا جسم تجھے کمزور محسوس ہوا کہیں موٹاپے کو تو ہنر نہ سمجھے
اسپ لاغر میاں بکار آید روز میداں نہ گاوِ پرداری
پتلی کمر والا گھوڑا ہی کام آتا ہے لڑائی کے دن میں نہ کہ گوشالے کا بیل

آورده اند کہ سپاہ دشمن بے قیاس بود و اینان اندک۔ جماعتے
بیان کرتے ہیں کہ دشمن کے سپاہی بہت تھے اور یہ لوگ تھوڑے ان میں سے
آہنگ گریز کردند۔ پسر نعرہ بزد و گفت اے مرداں بکوشید! تا جامۂ
کچھ لوگوں نے بھاگنے کا ارادہ کیا۔ (اسی) لڑکے نے نعرہ مارا اور کہا اے بہادرو کوشش
زناں نہ پوشید! سواراں را بگفتنِ او تہور زیادہ گشت و بیک بار حملہ
کرو ہرگز عورتوں کا جامہ نہ پہنو! اسکی اس بات سے سواروں کی ہمت بڑھ گئی اور یکبارگی
بردند۔ شنیدم کہ ہم دراں روز بر دشمن ظفر یافتند۔ ملک سر و چشمش بہ
حملہ کر دیا۔ میں نے سنا ہے کہ اسی روز انہوں نے دشمن پر فتح پائی۔ بادشاہ نے اسکے سر اور
بوسید و در کنار گرفت۔ و بہ ہر روزش نظر بیش کرد۔ تا ولی عہد
آنکھوں کو بوسہ دیا اور بغل گیر ہوا اور روزانہ اس پر نظر عنایت زیادہ کرتا رہا یہاں تک کہ اپنا ولیعہد
خویش گردانید۔ برادرانش حسد بردند و زہر در طعامش کردند خواہر از
بنا لیا۔ اسکے بھائی اس سے حسد کرنے لگے اور زہر اسکے کھانے میں ملا دیا اسکی بہن نے
غرفہ بدید و دریچہ برہم زد۔ پسر بفراست دریافت و دستِ از طعام
کھڑکی سے دیکھ لیا اور کھڑکی بجا دی۔ لڑکا اپنی ذہانت سے سمجھ گیا اور کھانے سے ہاتھ کھینچ

باز کشید و گفت ۔ محال است کہ ہنرمنداں بمیرند و بے ہنراں جائے
لیا ۔ اور کہا کہ یہ ناممکن بات ہے کہ ہنرمند مر جائیں اور بے ہنر اُن کی جگہ
ایشاں گیرند ۔
سنبھال لیں ۔

بیت :-

کس نیاید بزیر سایۂ بوم ۔ ور ہما از جہاں شود معدوم
اُلّو کے سائے میں کوئی بھی نہیں آئیگا ۔ اگرچہ ہما دنیا سے ناپید ہو جائے ۔

پدر را ازیں حال آگہی دادند ۔ برادرانش را بخواند ۔
لوگوں نے باپ کو اس حال سے آگاہ کیا ۔ اسکے بھائیوں کو بلایا اور مناسب
و گوشمالی بواجبی بداد ۔ پس ہر یکے را از اطراف بلاد
سزا دی ۔ پھر ملک کے اطراف میں سے ہر ایک کے لئے حصہ مقرر کر دیا یہاں تک
حصہ معین کرد تا فتنہ بنشست و نزاع برخاست کہ گفتہ اند ۔ دہ
کہ فتنہ ختم ہوا اور جھگڑا جاتا رہا ۔ کیونکہ لوگوں نے کہا ہے کہ دس فقیر ایک کمبل
درویش در گلیمے بخسپند و دو بادشاہ در اقلیمے نگنجند ۔
میں سو جاتے ہیں اور دو بادشاہ ایک ملک میں نہیں سما سکتے ۔

قطعہ

نیم نانے گر خورد مرد خدا ۔ بذل درویشاں کند نیم دگر
ایک اللہ والا اگر آدھی روٹی کھاتا ہے ۔ تو دوسری آدھی فقیروں پر خرچ کر دیتا ہے
ہفت اقلیم ار بگیرد پادشاہ ۔ ہمچناں در بند اقلیم دگر ۔
اگر بادشاہ سات ملکوں پر بھی قبضہ کر لیتا ہے ۔ تو اسی طرح دوسرے ملک کی فکر میں لگا رہتا ہے

حکایت

سرہنگ زادہ را بر در سرائے اغلمش دیدم کہ عقل
ایک سپاہی زادے کو میں نے اغلمش کے محل کے دروازے پر دیکھا
و کیاستے و فہم فراستے زائد الوصف داشت ہم از عہد خردی آثار
جو عقل اور دانائی اور سمجھ اور ذہانت ناقابل بیان رکھتا تھا کم سنی ہی کے زمانے سے بزرگی

بزرگی در ناصیہ او پیدا ولمعان انوار زیرکی در جبینش ہویدا۔
کی نشانیاں اسکی پیشانی پر ظاہر تھیں اور عقلمندی کے نور کی جھلک اسکی پیشانی پر عیاں تھی

بیت :-

بالائے سرش زہوشمندی می تافت ستارۂ بلندی
اسکے سر پر عقلمندی کی وجہ سے بڑائی کا ستارہ چمک رہا تھا۔

فی الجملہ مقبول نظر سلطان آمد۔ کہ جمال صورت وکمال معنی داشت۔
حاصل کلام یہ کہ بادشاہ کی نظر میں مقبول ہوگیا۔ چونکہ ظاہری و باطنی حسن رکھتا تھا۔
وحکما گفتہ اند۔ توانگری بدل است نہ بمال وبزرگی بعقل است
اور عقلمندوں نے کہا ہے۔ مالداری دل سے ہے نہ کہ مال سے اور بڑائی عقل سے ہے نہ کہ عمر سے۔
نہ بسال۔

بیت :-

کودکے کو بعقل پیر بود نزد اہل خرد کبیر بود
ایسا بچہ جو عقل میں بڑا ہوتا ہے عقلمندوں کے نزدیک وہ بڑا ہوتا ہے

ابنائے جنس بر منصب او حسد بردند و بہ خیانتے متہمش کردند
اسکے ہم عمر اسکے مرتبے پر (اس سے) جلنے لگے اور انہوں نے ایک خیانت کی اس پر
ودر کشتن او سعی بے فائدہ نمودند۔
تہمت لگائی اور اسکے مار ڈالے جانیکے لئے بے نتیجہ کوشش کی

مصرعہ

دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست
جب دوست مہربان ہو تو دشمن کیا کرسکتا ہے۔

ملک پرسید کہ موجب خصمی ایشاں در حق تو چیست گفت در سایۂ
بادشاہ نے دریافت کیا کہ تجھ سے ان کی دشمنی کا کیا سبب ہے؟ اس نے کہا کہ بادشاہ
دولت خداوندی دام مملکہ ہمگناں را راضی کردم مگر حسود کہ راضی نمی
کی حکومت کے زیر سایہ خدا اسے ہمیشہ برقرار رکھے میں نے سب کو راضی کرلیا ہے سوائے

شود۔ الا بہ زوال نعمت من۔ واقبال دولت خداوندی باقی باد۔۔
حاسدوں کے کیونکہ وہ راضی نہیں ہوتے۔ سوائے اسکے کہ مجھ سے نعمتیں چھن جائیں۔ خدا کرے شاہی حکومت اور دبدبہ ہمیشہ باقی رہے۔

قطعہ

توانم این کہ نیازارم اندرون کسے
میں یہ کر سکتا ہوں کہ کسی کا دل نہ دکھاؤں۔
حسود را چہ کنم کو زخود برنج دراست
میں حاسد کا کیا کروں وہ تو خود بخود رنج میں مبتلا ہے
بمیر تا برہی اے حسود کیں رنجے است
اے حاسد تو مر جا تا کہ رہائی پائے اسلئے کہ یہ ایسا رنج ہے
کہ از مشقت او جز بمرگ نتواں رست
کہ اسکی تکلیف سے سوائے موت کے چھٹکارا نہیں ہوسکتا۔

قطعہ

شوربختاں بہ آرزو خواہند
بد بخت لوگ تمنا کے ساتھ چاہتے ہیں
مقبلاں را زوال نعمت وجاہ
کہ نصیبہ ور لوگوں کے مرتبے اور نعمت کا زوال
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
اگر تو ندہی والا دن میں نہ دیکھے
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ
تو اسمیں آفتاب کا کیا قصور
راست خواہی ہزار چشم چناں
اگر تو سچی بات چاہتا ہے تو ایسی ہزار آنکھوں کا
کور بہتر کہ آفتاب سیاہ
اندھا ہوجانا بہتر ہے آفتاب کے سیاہ ہونے سے

حکایت ۱۳

پادشاہے با غلامے عجمی در کشتی نشستہ بود۔ وغلام ہرگز
ایک بادشاہ ایک عجمی غلام کے ساتھ کشتی میں بیٹھا تھا۔ اور غلام نے
دریا ندیدہ و محنت کشتی نیازمودہ۔ گریہ وزاری آغاز نہاد ولرزہ براندامش
کبھی دریا نہیں دیکھا تھا اور نہ کشتی میں بیٹھنے کی تکلیف اٹھائی تھی۔ اس نے رونا دھونا شروع کر دیا تو

افتاد۔ چندانکہ ملاطفت کردند۔ آرام نگرفت۔ ملک را عیش ازو منغص شد۔
اس کا بدن کانپنے لگا۔ جتنی بھی ملائمت سے پیش آئے۔ وہ چپ نہ ہوا جسکی وجہ سے بادشاہ کا مزا کرکرا
چارہ ندانست حکیمے دراں کشتی بود۔ ملک را گفت اگر فرمائی من او را بطریقے
ہوگیا۔ کوئی تدبیر اسکی سمجھ میں نہ آئی۔ اس کشتی میں ایک عقلمند تھا بادشاہ سے کہا کہ اگر آپ فرمائیں تو
خاموش گردانم۔ گفت غایت لطف و کرم باشد۔ فرمود۔ تا غلام را بدریا انداختند
میں اسے ایک ترکیب سے خاموش کردوں۔ کہا بڑی مہربانی اور عنایت ہوگی۔ اس عقلمند نے حکم دیا
بارے چند غوطہ بخورد۔ ازاں پس مویش بگرفتند و سوئے کشتی آوردند۔ پھر
اور لوگوں نے غلام کو دریا میں ڈالدیا۔ اس غلام نے چند غوطے کھائے۔ بعد اسکے لوگوں نے
دو دست در سکان کشتی درآویخت۔ چوں برآمد بگوشہ بنشست و قرار
اسکے بال پکڑے اور کشتی کیطرف لے آئے۔ دونوں ہاتھوں سے کشتی کے دنبالہ پکڑ کر لٹک گیا
گرفت ملک را پسندیدہ آمد۔ گفت اندریں چہ حکمت بود۔ گفت اول
جب دریا سے نکل آیا تو ایک کونے میں بیٹھ گیا اور سکون پایا بادشاہ کو یہ ترکیب پسند آئی بادشاہ نے
محنت غرق شدن نیازمودہ بود۔ و قدر سلامت کشتی نمی دانست ہمچنیں
کہا کہ اسمیں کیا نکتہ تھا؟ عقلمند نے جواب دیا کہ غلام نے اس سے پہلے ڈوبنے کی تکلیف نہیں اٹھائی تھی
قدر عافیت کسے داند کہ بمصیبتے گرفتار آید۔
اور کشتی میں بچے رہنے کی قدر نہیں جانتا تھا اسی طرح آرام کی قدر وہ شخص جانتا ہے جو کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائے۔

حکایت ۴۔

بر بالین تربت یحیٰی پیغمبر علیہ السلام معتکف
میں دمشق کی جامع مسجد میں حضرت یحیٰی پیغمبر علیہ السلام کی
بودم در جامع دمشق۔ یکے از ملوک عرب کہ بہ بے انصافی در معروف بود
قبر کے سرہانے معتکف تھا۔ عرب کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ جو بے انصافی میں
بزیارت آمد و نماز گذارد و حاجت خواست۔
مشہور تھا۔ زیارت کیلئے آیا اور نماز پڑھی۔ اور منت مانگی۔

بیت

دوریش و غنی بندۂ ایں خاک درانند

فقیر اور مالدار اس در کی خاک کے غلام ہیں۔

آناں کہ غنی تراند محتاج تر اند۔

اور جو زیادہ مالدار ہیں وہی زیادہ محتاج ہیں۔

آنگاہ روئے بمن کرد و گفت۔ از آنجا کہ ہمت درویشاں است۔ وصدق معاملۂ ایشاں۔ توجہ خاطر ہمراہ من کنید۔ کہ از دشمن صعب اندیشناکم گفتمش

پھر اسی وقت میری طرف رُخ کیا اور کہا چونکہ درویشوں میں روحانی طاقت ہے۔ اور ان کا (خدا سے) سچا معاملہ ہے۔ ذرا میری طرف توجہ فرمائیے کہ مجھے ایک سخت دشمن کا اندیشہ لگا ہوا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ کمزور رعایا پر رحم کر تاکہ تو طاقتور دشمن سے تکلیف نہ دیکھے۔

بر رعیت ضعیف رحمت کن تا از دشمن قوی زحمت نہ بینی۔

نظم

بہ بازوان توانا و قوت سر دست
طاقتور بازوؤں اور پنجے کی قوت سے۔

خطا است پنجۂ مسکین ناتوان شکست
کمزور مسکین کا پنجہ موڑنا غلطی ہے۔

نہ ترسد آنکہ بر افتادگاں نہ بخشاید۔
وہ شخص جو گرے پڑوں پر رحم نہیں کھاتا کیا اس بات سے نہیں ڈرتا

کہ گر ز پائے در آید کسش نگیرد دست
کہ اگر اسکا پیر پھسلے گا تو کوئی اسکی دستگیری نہیں کریگا۔

ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت
جس شخص نے بدی کا بیج بویا اور بھلائی کی اُمید رکھی

دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست
تو اس نے فضول اپنا دماغ پکایا اور باطل خیال مد نظر رکھا۔

زگوش پنبہ بروں آر و داد خلق بدہ
کان سے روئی نکال لے اور مخلوق سے انصاف کر

وگر تو می ندہی داد روز دادے ہست
اور اگر تو انصاف نہ کریگا تو انصاف کا ایک دن مقرر ہے

(مثنوی)

بنی آدم اعضائے یک دیگر اند
آدم کی اولاد ایک دوسرے کے اعضاء ہیں

کہ در آفرینش زیک جوہر اند۔
اسلئے کہ وہ پیدائش میں ایک ہی اصل سے ہیں

چو عضوے بدرد آورد روزگار
دگر عضوہا را نماند قرار

اگر زمانہ کسی ایک عضو میں درد پیدا کرتا ہے
تو دوسرے اعضاء کو بھی قرار نہیں رہتا۔

تو کز محنت دیگراں بے غمی
نشاید کہ نامت نہند آدمی۔

تو جبکہ دوسروں کی تکلیف سے بے پرواہ ہے
اس قابل نہیں کہ تجھے آدمی کہیں۔

حکایت ۵:- یکے از وزرائے معزول شدہ بہ حلقہ درویشاں

ایک برخواست شدہ وزیر درویشوں کے حلقہ

در آمد۔ و برکت صحبت ایشاں در روے اثر کرد۔ و جمعیت خاطرش دست
میں آگیا۔ اور ان کی صحبت کی برکت اس میں اثر کر گئی۔ اور اسکو دلجمعی حاصل ہو گئی۔ اور
داد۔ ملک بار دگر باوے دل خوش کرد و عملش فرمود قبول نکرد و گفت
بادشاہ اس سے پھر خوش ہو گیا اور اسکو کام پر لگانے کا حکم دیا اس نے منظور
معزولی بہ کہ مشغولی۔
نہ کیا اور کہا کہ کام پر لگنے سے معزولی اچھی ہے

رباعی

آنانکہ بہ کنج عافیت بنشستند
دندان سگ و دہان مردم بستند۔

جو لوگ گوشہ عافیت میں جا بیٹھے
انہوں نے کتوں کے دانت اور آدمیوں کے منہ بند کر دیئے

کاغذ بدریدند و قلم اشکستند
از دست و زبان حرف گیراں رستند

کاغذ پھاڑ دیا اور قلم توڑ دیا۔
اور نکتہ چینوں کے ہاتھ اور زبان سے چھوٹ گئے

ملک گفت ہر آئینہ ما را خردمندکافی باید کہ تدبیر مملکت را شاید۔ گفت نشان
بادشاہ نے کہا ہمکو ایسا عقلمند درکار ہے جو تدبیر مملکت کے لائق ہو۔ اس نے کہا
خردمند کافی آنست کہ بچنیں کارہا تن ندہد۔

پس عقلمند کی نشانی یہی ہے کہ جو اس قسم کے کاموں پر دھیان نہ دے۔

بیت

ہمائے برہمہ مرغاں ازاں شرف دارد
کہ استخواں خورد طائرے نیازارد

ہما تمام پرندوں پر اسلئے شرف رکھتا ہے
کہ وہ ہڈیاں کھاتا ہے اور کسی پرندے کو نہیں ستاتا۔

حکایت ۱۶

ملک زادۂ گنج فراواں از پدر میراث یافت۔ دست کرم برکشاد و داد سخاوت بداد و نعمت بید ریغ بر سپاہ و رعیت بریخت۔

ایک شہزادے نے بیشمار خزانہ باپ سے وراثت میں پایا۔ انکے بخشش کا ہاتھ کھولدیا اور خوب سخاوت کی اور بہت سا مال لشکر اور رعیت پر لٹا دیا۔

قطعہ

نیاساید مشام از طبلۂ عود
برآتش نہ کہ چوں عنبر بوید۔

اگر لکڑی کے ڈبے سے دماغ کو آرام پہنچتا
اسکو آگ پر رکھ تاکہ اس سے عنبر کی سی خوشبو پھیلے۔

بزرگی بایدت بخشندگی کن
کہ تا دانہ نیفشانی نہ روید۔

اگر بڑائی چاہتا ہے تو بخشش کر
کیونکہ جب تک تو دانہ نہیں بکھیریگا وہ نہیں اُگے گا۔

یکے از جلسائے بے تدبیر نصیحتش آغاز کرد کہ ملوک پیشیں مرایں نعمت رالبسعی اندوختہ اند و برائے مصلحتے نہادہ۔ دست ازیں حرکت کوتاہ کن کہ واقعہا درپیش است و دشمناں درکمیں۔ نباید کہ دروقت حاجت درمانی۔

ایک بے تدبیر ہمنشیں نے اسکو نصیحت کرنا شروع کردیا کہ پہلے بادشاہوں نے یہ دولت کوشش سے جمع کی ہے اور کسی مصلحت کیلئے رکھی ہے۔ ایسی حرکتوں سے ہاتھ روک لے کیونکہ بہت سے واقعات پیش آنیوالے ہیں اور دشمن گھات میں ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ضرورت کے وقت آپ عاجز ہوں۔

قطعہ

اگر گنجے کنی بر عامیاں بخش
رسد مر ہر کدخدائے را برنجے۔

اگر تو پورا خزانہ عام لوگوں کو بخش دیگا
تو ہر گھر والے کو ایک چاول بھر ملے گا۔

چرا نشانی از ہر یک جوے سیم
کہ گرد آید ترا ہر روز گنجے ۔

تو تم ایسا کیوں نہیں کرتے کہ ہر ایک سے جو بھر چاندی وصول کر لو۔ کہ تیرے پاس ہر روز ایک خزانہ جمع ہو جا

ملک زادہ روئے ازیں سخن درہم کشید ۔ وموافق طبع بلندش نیامد ۔ وا

شہزادے نے اس بات سے منہ پھیر لیا ۔ اور اسکی بلند طبیعت کو یہ بات پسند نہ آ

زجر فرمود ۔ وگفت مرا خداوند تعالیٰ مالک ایں مملکت گردانیدہ است ۔ تا

اور اس کو جھڑک دیا ۔ اور کہا کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے اس حکومت کا مالک بنا دیا ہے ۔ تاکہ میں خود

وبخشم نہ پاسبانم کہ نگہدارم ۔

کھاؤں اور بخشوں میں چوکیدار نہیں ہوں کہ اسکی حفاظت کروں ۔

بیت

قارون ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت ۔
قارون جو چالیس خزانے رکھتا تھا ہلاک ہو گیا ۔
نوشیرواں نہ مرد کہ نام نکو گذاشت ۔
نوشیرواں نہیں مرا کیونکہ وہ نیک نامی چھوڑ گیا ۔

حکایت ۷:۔

آوردہ اند کہ نوشیرواں عادل را در شکارگاہ

کہتے ہیں کہ منصف مزاج نوشیرواں کیلئے ایک شکار گاہ میں

صیدے کباب می کردند ۔ نمک نہ بود ۔ غلامے را بروستا فرستادند تا نمک

ایک شکار کا کباب تیار کر رہے تھے نمک نہیں تھا خدام نے ایک غلام کو گاؤں بھیجا تاکہ نمک

آرد ۔ نوشیرواں گفت ۔ نمک بہ قیمت بستاں تا رسمے نشود ۔ ودہ خراب نگردد ۔ گفت

لے آئے ۔ نوشیرواں نے کہا کہ نمک دام دیکر لانا تاکہ رسم نہ ہو جائے اور گاؤں تباہ نہ ہو

ازیں قدر چہ خلل زاید ؟ گفت بنیاد ظلم در جہاں اندک بودہ است ۔ ہر کہ

لوگوں نے کہا کہ اتنے سے نمک سے کیا نقصان ہوگا ؟ اس نے کہا کہ ظلم کی بنیاد اس دنیا میں پہ

برآں مزید کرد ۔ تابدیں غایت رسید ۔

تھوڑی ہی سی تھی۔ پھر جو بھی آیا اس نے اسمیں اضافہ ہی کیا۔ یہاں تک کہ اس درجہ کو پہنچ گئی۔

قطعہ

اگر ز باغ رعیت ملک خورد سیبے
برآورند غلامان او درخت از بیخ

اگر بادشاہ رعایا کے باغ سے ایک سیب کھالیتا ہے
تو اسکے نوکر درخت کو جڑ سے اکھاڑ ڈالیں گے۔

بہ نیم بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد
زنند لشکریانش ہزار مرغ بہ سیخ

اگر بادشاہ آدھے انڈے پر ظلم کو جائز سمجھے
تو اسکے سپاہی ہزار مرغوں کو سیخ پر چڑھادیں گے

بیت

نماند ستمگار بد روزگار۔
بماند بر و لعنت پائدار۔

بدبخت ظالم باقی نہیں رہتا۔
اس پر مستقل لعنت قائم رہتی ہے۔

حکایت ۸:-

عاملے را شنیدم کہ خانہ رعیت خراب کردے تا خزانہ سلطان آباداں کند۔ بیخبر از قول حکما کہ گفتہ اند۔ ہر کہ خلق را بیازارد تا دل سلطاں بدست آرد خدائے تعالیٰ ہماں خلق را بر دگمارد تا دمار از نہاد او برآرد۔

ایک حاکم کے بارے میں میں نے سنا کہ وہ رعایا کے گھروں کو تباہ کرتا تھا تاکہ بادشاہ کے خزانے کو بھردے۔ عقلمندوں کے قول سے بے خبر تھا کہ انھوں نے کہا ہے کہ جو کوئی لوگوں کو ستاتا ہے تاکہ بادشاہ کے دل کو راضی کرے۔ اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں کو اس پر مسلط کردیتا ہے تاکہ وہ لوگ اسکے وجود کو ہلاک کردیں۔

بیت

آتش سوزاں نہ کند
با سپند آنچہ کند دود دل دردمند

جلتی ہوئی آگ کالے دانے کیساتھ وہ نہیں کرتی
جو کسی مظلوم کے دل کا دھواں کرتا ہے۔

گویند سرجملہ حیوانات شیر است وکمترین جانوراں خر وباتفاق خردمنداں

لوگ کہتے ہیں کہ شیر تمام جانوروں کا سردار ہے۔ اور سب سے ذلیل تمام جانوروں میں گدھا۔ اور اس پر

خر باربر به از شیر مردم در ۔

سب متسندوں کا اتفاق ہے کہ بوجھ اٹھانیوالا گدھا بہتر ہے مردم خور شیر سے ۔

مثنوی

مسکین خر اگرچہ بے تمیز است ۔ چوں بار ہمی برد عزیز است
بیچارہ گدھا اگرچہ بے عقل ہے ۔ چونکہ بوجھ اٹھاتا ہے لہذا پیارا ہے
گاواں و خرانِ بار بردار ۔ بہ زآدمیانِ مردم آزار ۔
بوجھ اٹھانیوالے بیل اور گدھے ۔ آدمیوں کو ستانیوالے انسانوں سے اچھے ہیں ۔

گویند ملک را طرفے از ذمائم اخلاقش بقرائن معلوم شد در شکنجہ کشید ۔
لوگ کہتے ہیں کہ بادشاہ کو اسکی چند بری عادتیں کسی قرینے سے معلوم ہوگئیں اس کو شکنجے
بانواع عقوبتش بکشت ۔
میں کس دیا اور طرح طرح کی سزا دیکر مار ڈالا ۔

قطعہ

حاصل نہ شود رضائے سلطاں ۔ تا خاطر بندگاں نہ جوئی ۔
بادشاہ کی خوشنودی حاصل نہیں ہوسکتی ۔ جب تک تو مخلوق خدا کی دلجوئی نہ کرے
خواہی کہ خدائے بر تو بخشد ۔ با خلق خدائے کن نکوئی ۔
اگر تو چاہتا ہے کہ خدا تجھ پر مہربان ہو تو ۔ تو خدا کی مخلوق سے بھلائی کر ۔

آوردہ اند کہ یکے از ستمدیدگاں برسر او بگذشت و در حال تباہ
لوگ کہتے ہیں کہ مظلوموں میں سے ایک شخص اس کے پاس سے گذرا اور اسکی تباہ حالت کو غور سے
او تامل کرد ۔ وگفت
دیکھا ۔ اور کہا ۔

قطعہ

نہ ہر کہ قوت بازوے منصبے دارد ۔
جو شخص قوت بازو رکھتا ہو یا کوئی عہدہ رکھتا ہو اسکو ایسا نہ کرنا چاہیئے ۔

بسلطنت بخورد مال مرداں بگزاف ۔
کہ طاقت کے بل پر خواہ مخواہ لوگوں کا مال کھا جائے
تواں بحلق فرو بردن استخواں درشت ۔
سخت ہڈی کو گلے سے اتار سکتے ہیں
ولے شکم بدرد چوں بگیرد اندر ناف ۔
لیکن جب وہ ناف میں جا کر پھنسے گی تو پیٹ پھاڑ دے گی ۔

حکایت ۱۹ :- مردم آزارے را حکایت کنند کہ سنگے بر سر صالحے

لوگ ایک ظالم کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے ایک نیک آدمی

زد۔ درویش را مجال انتقام نہ بود۔ سنگ را با خود ہمی داشت۔ تا وقتیکہ
کے سر پر پتھر مارا۔ درویش کو بدلہ لینے کی طاقت نہ تھی۔ وہ پتھر کو اپنے پاس رکھے رہا۔ اسوقت تک
ملک را برآں لشکری خشم آمد۔ و در چاہ زندانش کرد درویش بیامد۔
کہ بادشاہ کو اس سپاہی پر غصہ آیا۔ اور اس کو کنوئیں میں قید کر دیا۔ درویش اس جگہ آیا۔
وسنگ بر سرش کوفت۔ گفت تو کیستی؟ وایں سنگ برمن چرا زدی؟
اور (وہی) پتھر اسکے سر پر مارا۔ اس نے پوچھا تو کون ہے؟ اور اس پتھر کو میرے اوپر کیوں مارا؟ اس نے
گفت من فلانم وایں سنگ ہماں است کہ در فلاں تاریخ بر سر من زدی۔
جواب دیا کہ میں فلاں آدمی ہوں اور یہ وہی پتھر ہے جو تو نے فلاں تاریخ کو میرے سر پر مارا تھا۔
گفت چندیں روزگار کجا بودی؟ گفت از جاہت اندیشہ می کردم اکنوں
اس نے کہا تو اتنے زمانے تک کہاں رہا؟ کہا تیرے مرتبے سے خوف کھاتا تھا اب جب کہ میں
کہ در چاہت دیدم۔ فرصت را غنیمت شمردم کہ زیرکاں گفتہ اند۔
نے تجھکو کنوئیں میں دیکھا۔ تو موقع کو مناسب جانا۔ کیونکہ عقلمندوں نے کہا ہے

مثنوی:- ناسزائے را چو بینی بختیار ۔ عاقلاں تسلیم کردند اختیار
اگر کسی نالائق کو نصیبہ ور دیکھے تو چپ رہ اسلئے کہ عقلمند ایسے موقعہ پر تابعداری اختیار کرتے ہیں۔

چوں نداری ناخن درندہ تیز
جب تو پھاڑ ڈالنے والے تیز ناخن نہیں رکھتا

بابداں آں بہ کہ کم گیری ستیز
تو بہتر یہ ہے کہ برے لوگوں سے تو جھگڑا نہ کرے

ہر کہ با پولاد بازو پنجہ کرد ۔
جس نے فولادی بازو والے سے پنجہ لڑایا ۔

ساعد سمین خود را رنجہ کرد
تو گویا اس نے اپنی نازک کلائیوں کو تکلیف دی ۔

باش تا دستش ببندد روزگار
اس وقت تک ٹھہر جا جب تک زمانہ اسکے ہاتھ باندھے

پس بکام دوستاں مغزش برار
پھر دوستوں کی مقصد برآری کیلئے اسکا بھیجا نکال دے ۔

حکایت ۱۰ :-

ملک زوزن را خواجہ بود کریم النفس و نیک محضر
زوزن کے بادشاہ کا ایک وزیر تھا ۔ شریف اور نیک طبیعت
کہ ہمگناں را در مواجہہ حرمت واشتے ۔ و در غیبت نیکو گفتے ۔ اتفاقاً
جو تمام لوگوں کے منہ پر انکی عزت کرتا تھا ۔ اور پیٹھ پیچھے بھی انکی تعریف کرتا تھا ۔ اتفاقاً اس سے
از وے حرکتے صادر شد کہ در نظر سلطان ناپسندیدہ آمد ۔ مصادرہ
ایک ایسی حرکت صادر ہوگئی جو کہ بادشاہ کی نظر میں ناپسند ہوئی ۔ اس نے جرمانہ کردیا اور
فرمود و عقوبت کرد ۔ سرہنگان پادشاہ بہ سوابق انعام معترف بودند
سزا دے دی ۔ بادشاہ کے سپاہی اسکے پہلے احسانوں کے اقراری تھے ۔ اور اسکے شکر
و بشکر آں مرتہن ۔ در مدت توکیل او رفق و ملاطفت کردندے و زجر
میں گروی تھے ۔ اسکی سپردگی کے زمانے میں وہ سپاہی اس کے ساتھ مہربانی اور نرمی کرتے
و معاتبت روا نداشتندے ۔
تھے اور جھڑکنا اور سزا دینا مناسب نہ سمجھتے تھے ۔

قطعہ :- بصلح با دشمن خود کن ۔ دگرت روزے او
تو اپنے دشمن سے صلح کر اور اگر وہ کسی دن تیری پیٹھ پیچھے
در قفا عیب کند در نظرش تحسین کن ۔
تیری برائی کرے تو اسکے سامنے اسکی تعریف بیان کر ۔

سخن آخر بدہاں می گذرد موذی را۔
بات آخر موذی کے منہ سے ہی ہو کر نکلتی ہے۔
سخنش تلخ نخواہی دہنش شیریں کن۔
اگر تو اس کی کڑوی باتیں نہیں سننا چاہتا تو اسکا منہ میٹھا کر دے۔

تا آنچہ مضمون خطاب ملک بود۔ از عہدۂ بعضے ازآں بدر آمد و بقیت در
بادشاہ نے جو الزامات لگائے تھے۔ ان میں سے بعض الزامات سے وہ بری ہو گیا۔ اور باقی الزامات
زنداں بماند۔ یکے از ملوک نواحی در خفیہ پیامش فرستاد کہ ملوک آں
کی وجہ سے وہ قید خانہ میں رہا۔ ہمسایہ بادشاہوں میں سے ایک نے پوشیدہ طور پر اسکے پاس
طرف قدر چناں بزرگوار نہ دانستند و بے عزتی کردند۔ اگر خاطر عزیز
پیغام بھیجا کہ اس طرف کے بادشاہوں نے آپ جیسے بزرگ کی قدر نہ جانی اور آپ کی بے عزتی
فلاں بجانب ما التفاتے کند۔ در رعایت خاطرش ہر چہ تمام تر سعی کردہ شود
کی۔ اگر فلاں عزیز (یعنی آپ) کی رائے ہماری طرف متوجہ ہو تو اسکی دل داری کے لئے جو کوشش
کہ اعیان ایں مملکت بدیدار وے مفتقرند و بجواب ایں حروف منتظر
ہو سکے گی کیجائیگی۔ اس حکومت کے بڑے بڑے لوگ آپکے دیدار کے متمنی ہیں اور ان حرفوں کے
خواجہ بریں وقوف یافت۔ و از خطر اندیشید۔ در حال جوابے مختصر چنانچہ
جواب کے منتظر ہیں وزیر نے جب اس بات کی اطلاع پائی۔ اور اس سے پیدا ہونیوالے خطرے
مصلحت دید کہ اگر بر ملا افتد فتنہ نہ باشد۔ بر قفائے ورق نبوشت و رواں
کو سوچا تو فوراً اسکے جواب میں مختصراً اسطرح لکھا جیسی کہ مصلحت دیکھی کہ اگر ظاہر بھی ہو جائے تو
کرد یکے از متعلقاں کہ بریں واقف بود ملک را اعلام کرد کہ فلاں را کہ حبس
کوئی فتنہ نہ پیدا ہو۔ اسی خط کی پشت پر لکھدیا اور روانہ کر دیا۔ متعلقین میں سے ایک نے جو اس واقعے
فرمودہ۔ با ملوک نواحی مراسلت دارد۔ ملک بہم بر آمد و کشف ایں خبر فرمود۔
سے واقف تھا۔ بادشاہ کو اطلاع کر دی کہ فلاں شخص جسکو آپنے قید کیا ہے اطراف کے بادشاہوں سے

قاصد را بگرفتند۔ و رسالہ را بخواندند۔ نوشتہ بود۔ کہ حُسن ظن بزرگاں
خط و کتابت رکھتا ہے۔ بادشاہ کو غصہ آیا اور اس خبر کی تحقیقات کا حکم فرمایا۔ لوگوں نے قاصد کو گرفتار کر لیا۔ اور خط
درحق بندہ بیش از فضیلت بندہ است۔ و تشریف قبولے کہ فرمودہ اند
کو پڑھا۔ لکھا تھا کہ بزرگوں کا اچھا خیال میرے حق میں میری فضیلت سے زیادہ ہے۔ اور بزرگوں نے خلعت قبولیت
بندہ را امکان اجابت آں نیست بحکم آں کہ پروردہ نعمت ایں خاندانم
جو عطا فرمایا ہے بندے کو اسکی قبولیت کا امکان نہیں ہے۔ اسلیئے کہ میں اس خاندان کی نعمت کا پروردہ
و باندک مایہ تغیر خاطر بادلی نعمت قدیم بیوفائی نتواں کرد۔ چنانچہ
یافتہ ہوں اور تھوڑی سی دلی رنجش پر قدیم ولی نعمت سے بیوفائی نہیں کیجاسکتی۔ چنانچہ
گفتہ اند۔۔
لوگوں نے کہا ہے۔

بیت

آں را کہ بجائے تست ہر دم کرمے۔
جس شخص کا ہر وقت تجھ پر ایک کرم ہو۔
عذرش بنہ ار کند بعمرے ستمے۔
اگر ساری عمر میں وہ ایک ظلم کر دے تو اسکو معذور سمجھو۔

ملک را سیرت حق شناسی او پسندیدہ آمد۔ خلعت و نعمت بخشید
بادشاہ کو اسکی حق شناسی کی عادت اچھی معلوم ہوئی۔ خلعت اور انعام عطا فرمایا۔ اور معافی چاہی
و عذر خواست کہ خطا کردم۔ کہ ترا بے گناہ آزردم۔ گفت۔ اے خداوندا!
کہ میں نے غلطی کی۔ کہ تم کو بے قصور میں نے ستایا جواب دیا کہ اے آقائے نعمت غلام اس
بندہ دریں حال مر خداوند را خطائے نمی بیند۔ بلکہ تقدیر خداوند حقیقی
معاملے میں حضور کی کوئی خطا نہیں دیکھتا۔ بلکہ تقدیر خدائے تعالیٰ کی جانب سے ایسی ہی

چنیں بود کہ مرایں بندہ را مکروہے برسد۔ پس بدست تو اولیٰ ترکہ حقوق
تھی کہ اس غلام کو کوئی تکلیف پہنچے۔ پس جو تکلیف آپکے ہاتھ سے پہنچی زیادہ بہتر ہے اسلئے کہ
سوابق نعمت وایادی منت بریں بندہ داری کہ حکما گفتہ اند ۔
اس غلام پر آپکی پہلی نعمتوں کے حقوق اور احسان کی نعمتیں ہیں جیسا کہ عقلمندوں نے کہا ہے ۔

قطعہ

گر گزندت رسد ز خلق مرنج ۔
اگر مخلوق سے تجھکو تکلیف پہنچے تو رنجیدہ نہ ہو ۔
کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج ۔
کیونکہ راحت اور تکلیف مخلوق سے نہیں پہنچتی ۔
از خدا داں خلاف دشمن ودوست ۔
دشمن ودوست کا اختلاف خدا ہی کی طرف سے جان ۔
کہ دل ہردو در تصرف اوست ۔
کیونکہ دونوں کے دل اسی کے تصرف میں ہیں ۔
گرچہ تیر از کماں ہمی گذرد ۔
اگرچہ تیر کمان سے چلتا ہے ۔
از کماں دار بیند اہل خرد ۔
لیکن عقلمند اسے کمان والے کیطرف سے سمجھتے ہیں ۔

حکایت ۱۱ ۔

ظالمے را حکایت کنند کہ ہیزم درویشاں خریدے
ایک ظالم کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ وہ فقیروں سے لکڑیاں ظلم سے
بحیف۔ و توانگراں را دادے بطرح ۔ صاحبدلے براو گذر کرد و گفت ۔
خریدتا تھا۔ اور مالداروں کے ہاتھ نفع کے ساتھ بیچ ڈالتا تھا۔ ایک نیک دل اسکے پاس سے
گذرا اور کہا ۔

بیت

ماری توکہ ہر کرا بہ بینی بزنی ۔ یا بوم کہ ہر کجا نشینی بکنی ۔

تو سانپ ہے کہ جسکو دیکھتا ہے ڈس لیتا ہے یا تو الّو ہے کہ جہاں کہیں بیٹھتا ہے اجاڑ دیتا ہے

قطعہ

زورت از پیش می رود باما ۔ با خداوند غیب داں نہ رود ۔

اگر تیرا زور ہم پر چلتا ہے تو غیب جاننے والے خدا پر تو نہیں چلے گا ۔

زورمندی مکن بر اہل زمیں تا دعائے بر آسماں نہ رود ۔

زمین کے بسنے والوں پر زبردستی نہ کر تاکہ آسمان پر کوئی بد دعا نہ جائے ۔

ظالم ازیں سخن برنجید ۔ در روے از نصیحت او درہم کشید ۔ وبر او
ظالم اس بات سے رنجیدہ ہو گیا ۔ اور اسکی نصیحت نے منہ پھیر لیا ۔ اور اس پر توجہ نہ
التفات نہ کرد ۔ تا شبے آتش مطبخ در انبار ہیزمش افتاد و سائرا املاکش
کی ۔ یہانتک کہ ایک رات کو باورچی خانے کی آگ سے لکڑیوں کے ڈھیر میں آگ لگ گئی اور اسکی
بسوخت واز بستر نرمش بر خاکستر گرم نشاند اتفاقاً ہماں شخص بروے بگذشت
تمام ملکیت جلا ڈالی اور اسکو نرم بستر سے گرم بھوبل پر لا بٹھایا ۔ اتفاقاً وہی شخص اسکے پاس
دیدش کہ با یاراں ہمی گفت ندانم ایں آتش از کجا در سرائے من افتاد
سے گذرا ۔ اس نے اسکو دیکھا کہ دوستوں سے کہہ رہا تھا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ آگ کہاں سے میرے گھر میں
گفت از دود دل درویشاں ۔
کہا اس نے کہ غریبوں کے دل کے دھوئیں سے ۔

قطعہ

حذر کن ز دود درونہائے ریش کہ ریش درون عاقبت سر کند

زخمی دلوں کے دھوئیں سے ڈرتا رہ کیونکہ اندر کا زخم آخر کار ابھرتا ہے ۔

بہم بر مکن تا توانی دلے کہ آہے جہانے بہم بر کند

جب تک ممکن ہو کسی دل کو پریشان نہ کر اسلئے کہ ایک آہ ایک جہان کو پریشان کر دیتی ہے ۔

این لطیفہ بر کاخ کیخرو نوشتہ بود ۔

یہ لطیفہ کیخرو کے محل پر لکھا ہوا تھا ۔

چہ سال ہائے فراواں و عمر ہائے دراز

بہت سے برس اور لمبی عمر سے کیا فائدہ ۔

کہ خلق بر سر ما بر زمیں بخواہد رفت ۔

جب کہ زمین میں دفن ہونے کے بعد مخلوق ہمارے سر پر چلے گی ۔

چنانکہ دست بدست آمدست ملک بما ۔

جس طرح ہاتھوں ہاتھ ملک ہمارے پاس آیا ہے ۔

بدستہائے دگر ہمچنیں بخواہد رفت ۔

اسی طرح دوسرے ہاتھوں میں چلا جائے گا ۔ ۔

حکایت ۱۱۲ :-

یکے از وزرا پیش ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ رفت ۔

ایک وزیر حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس

وہمت خواست کہ روز و شب بخدمت سلطاں مشغولم و بخیرش امید وارو

(ان پر اللہ کی رحمت ہو) گیا ۔ اور دعا چاہی اور کہا کہ میں دن رات بادشاہ کی خدمت میں لگا رہتا ہوں ۔

از عقوبتش ترساں ۔ ذوالنون رح بگریست وگفت اگر من از خدا چنیں

اور اس کی بھلائی کا امید وار ہوں اور اسکے غصے سے ڈرتا رہتا ہوں ۔ ذوالنون رح رو پڑے

ترسیدے کہ تو از سلطان ۔ از جملہ صدیقاں بودمے ۔

اور کہا کہ اگر میں خدا سے ایسا ڈرتا جیسا کہ تو بادشاہ سے ڈرتا ہے تو میرا شمار صدیقوں میں ہوتا ۔

قطعہ :- گر نبودے امید راحت و رنج ۔ پائے درویش بر فلک بودے

اگر راحت و رنج کی امید نہ ہوتی ۔ تو فقیر کا قدم آسمان پر ہوتا ۔

ور وزیر از خدا بترسیدے ۔ ہمچناں کز ملک ملک بودے

اور اگر وزیر خدا سے ایسا ڈرتا ۔ جیسا کہ بادشاہ سے تو فرشتہ ہوتا ۔

حکایت ۱۳ -

یکے از وزرا بر زیر دستاں رحمت آوردے و اصلاح
وزیروں میں سے ایک وزیر ماتحتوں پر ترس کھایا کرتا تھا۔ اور سب
ہمگناں بخیر توسط کردے ۔ اتفاقاً بخطاب ملک گرفتار آمد۔ ہمگناں
لوگوں کی بہتری کے کاموں میں شریک ہو جایا کرتا تھا۔ اتفاق سے وہ بادشاہ کے عتاب میں گرفتار ہو گیا
دراستخلاص او سعی کردند و مؤکلاں در معاقبتش ملاطفت نمودند و بزرگاں
تو سب لوگوں نے اسکے چھڑانے میں کوشش کی اور اسکے نگراں سپاہی بھی اس کو سزا دینے میں
دیگر سیرِ نیکِ او در افواہ گفتند۔ تا ملک از خطائے او درگذشت۔
نرمی کرتے تھے۔ اور دوسرے بڑے بڑے لوگ اس وزیر کی اچھی عادتوں کا برابر چرچا
صاحبدلے بریں اطلاع یافت و گفت ۔
کرتے تھے۔ یہانتک کہ بادشاہ نے اسکی غلطی معاف کر دی۔ ایک اللہ والے نے جب واقعہ کی اطلاع پائی تو کہا۔

قطعہ

تا دل دوستاں بدست آری
اپنے دوستوں کی دل جوئی کرنے میں
بوستان پدر فروختہ بہ
تمہارے باپ کا باغ بھی بک جائے تو اچھا ہی ہے۔
پختن دیگ نیک خواہاں را ۔
اپنے خیر خواہوں کی دیگ پکانے کے لئے۔
ہر چہ رخت سرا سوختہ بہ
تمہارے گھر کا جو کچھ سامان بھی ہے اگر جل جائے تو اچھا ہی ہے۔
با بد اندیش ہم نکوئی کن ۔
دشمنوں کے ساتھ بھی نیکی کرتا رہ ۔
دہن سگ بلقمہ دوختہ بہ
کتے کا منہ لقمہ دیکر سی دیا (بند کر دیا) جائے تو اچھا ہی ہے

حکایت ۱۴ -

یکے از پسران ہارون الرشید پیش پدر آمد
ہارون الرشید کا ایک لڑکا باپ کے پاس غصہ میں بھرا ہوا
خشم آلودہ - وگفت - فلاں سرہنگ زادہ مرا دشنام مادر بداد ہارون الرشید
آیا - اور کہا کہ فلاں سپاہی کے لڑکے نے مجھے ماں کی گالی دی ہے - ہارون الرشید نے
ارکان دولت را گفت - جزائے چنیں کس چہ باشد ؟ یکے اشارت
ارکان حکومت سے پوچھا کہ ایسے شخص کی کیا سزا ہونی چاہیئے ؟ ایک نے قتل کا مشورہ دیا - اور
بکشتن کرد - ودیگرے بزباں بریدن ودیگرے بمصادرہ ونفی - ہارون
دوسرے نے زبان کاٹنے کا اور ایک دوسرے نے جائداد ضبطی کا اور جلاوطنی کا - ہارون رشید نے
گفت - اے پسر ! کرم آنست کہ عفو کنی - واگر نہ توانی تو نیز دشنام دہ
کہا کہ اے بیٹا ! شرافت تو یہ ہے کہ تو معاف کر دے اور اگر نہیں کر سکتا تو تو بھی اس کو
نہ چندانکہ انتقام از حد بگزرد کہ آنگاہ ظلم از طرف تو باشد - ودعوائے
گالی دیدے لیکن اتنا نہیں کہ بدلہ حد سے گزر جائے ورنہ پھر تیری طرف سے ظلم ہوگا -
از قبل خصم - -
اور مخالف کی جانب سے دعویٰ -

قطعہ

نہ مرد است آں بنزدیک خردمند — کہ با پیل دماں پیکار جوید -
عقلمند کے نزدیک مرد وہ نہیں ہے — جو مست ہاتھی سے لڑائی کی ٹھانے -
بلے مرد آنکس است از روئے تحقیق — کہ چوں خشم آیدش باطل نگوید -
ہاں تحقیق کے لحاظ سے مرد وہ ہے — کہ جب اسکو غصہ آئے تو بیہودہ نہ بکے

مثنوی

یکے را زشت خوئے داد دشنام -
کسی کو ایک بد مزاج شخص نے گالی دی -

تحمل کرد وگفت اے نیک فرجام
اس نے صبر کیا اور کہا کہ اے بھلے آدمی ۔
تبرزانم کہ خواہی گفت آنی ۔ ۔
تم مجھے جتنا بھی برا کہو گے میں تو اس سے زیادہ بھی برا ہوں ۔
کہ دانم عیب من چوں من نہ دانی ۔
کیونکہ اپنے عیبوں کو میں ہی جانتا ہوں میرے برابر تو نہیں جانتا ۔

حکایت ۱۵ -

باطائفہ بزرگاں در کشتی نشستہ بودم ۔
میں بزرگوں کی جماعت کے ساتھ ایک کشتی میں بیٹھا ہوا
زورقے در پئے ما غرق شد ۔ دو برادر در گردابے افتادند
تھا ایک چھوٹی کشتی ہمارے پیچھے ڈوب گئی ۔ دو بھائی ایک بھنور میں پھنس گئے ۔ بزرگوں
یکے از بزرگاں ملاح را گفت کہ بگیر ایں ہر دو غرق را کہ پنجاہ دینارت
میں سے ایک نے ملاح سے کہا کہ تو ان دونوں ڈوبنے والوں کو پکڑ لے کہ ہر ایک کے عوض میں تجھے
بہر یکے بدہم ملاح یکے را برہانید ۔ واں دیگرے جان بحق تسلیم
پچاس دینار دوں گا ۔ ملاح نے ایک کو بچا لیا ۔ اور اس دوسرے نے جان خدا کے سپرد
کرد ۔ گفتیم بقیت عمرش نماندہ بود ۔ ازاں در گرفتن تقصیر کردی ۔
کردی ۔ ہم نے کہا کہ شاید اسکی عمر باقی نہیں تھی ۔ اسلئے تو نے اسکے پکڑنے میں کوتاہی کی ۔
ملاح بخندید وگفت ۔ آنچہ تو گفتی یقین است و دیگر میل خاطر
ملاح ہنسا اور کہا ۔ جو آپ کہتے ہیں وہ بات یقینی ہے ۔ اور دوسری بات یہ کہ میرا
من برہانیدن ایں بیشتر بود ۔ بسبب آنکہ وقتے در راہے
رجحان اسکو بچانے کیلئے زیادہ تھا ۔ اسلئے کہ ایک دفعہ میں راستے میں تھک گیا تھا ۔
ماندہ بودم ۔ ایں مرا بر شتر خود نشاندہ واز دست آں دیگر تازیانہ
تو اس نے مجھے اپنے اونٹ پر بٹھا لیا تھا ۔ اور دوسرے کے ہاتھ سے میں نے کوڑے

خوردہ بودم گفتم ۔ خدائے تعالیٰ راست گفت کہ ہر کہ کار نیک کرد ۔ برائے
کمائے تھے ۔ میں نے کہا خدائے تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ جس کسی نے نیک کام کیا اس نے اپنی ذات کے فائدے
نفع ذات اوست ۔ وہر کہ کار بد کرد ۔ وبالش براوست ۔
کیلئے کیا اور جس نے برا کام کیا اسکا وبال اسی پر ہوتا ہے

قطعہ

تا توانی درون کس مخراش کاندریں راہ خارہا باشد
جہانتک ہوسکے کسی کا دل زخمی نہ کر اسلئے کہ اس راستے میں بہت سے کانٹے ہیں ۔
مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۔
جو نیک کام کرتا ہے وہ اپنے لئے کرتا ہے اور جو برائی کرتا ہے اپنے لئے کرتا ہے ۔
کار درویش مستمند برآر کہ ترانیز کارہا باشد ۔
حاجتمند فقیر کا کام نکال دے ۔ اسلئے کہ تیرے بھی بہت سے کام ہیں ۔

حکایت ۱۶ ۔

دو برادر بودند ۔ یکے خدمت سلطاں کردے ودیگرے بسعی
دو بھائی تھے ۔ ایک بادشاہ کی نوکری کرتا تھا اور دوسرا اپنی بازو کی کمائی کھاتا تھا ۔
بازو ناں خوردے بار آں توانگر درویش راگفت کہ چرا خدمت نکنی
ایک دفعہ اس مالدار نے درویش سے کہا کہ تو بادشاہ کی نوکری کیوں نہیں کرتا کہ مزدوری کی محنت
تا از مشقت کار کردن برہی ۔ گفت تو چرا کار نکنی ۔ تا از مذلت
سے چھوٹ جائے ۔ اس نے جواب دیا کہ تو کام کیوں نہیں کرتا تاکہ خدمت گاری کی ذلت سے چھٹکارا
خدمت رستگاری یابی ! کہ خردمنداں گفتہ اند ۔ ناں جو خوردن
حاصل کرے ! کیونکہ عقلمندوں نے کہا ہے ۔ کہ جو کی روٹی کھانا اور زمین پر بیٹھنا
وبر زمین نشستن بہ از کمر زریں بستن ۔ و بہ خدمت ایستادن ۔
بہتر ہے کمر میں سنہری پیٹی باندھنے اور ہاتھ باندھکر خدمت میں کھڑے ہونے سے ۔

بیت

بدستے آہک تفتہ کردن خمیر
بہ از دست بر سینہ پیش امیر
ہاتھ سے گرم چونے کو گوندھنا
بہتر ہے سینے پر ہاتھ رکھکر امیر کے سامنے کھڑے ہونے

قطعہ

عمر گرانمایہ دریں صرف شد
قیمتی عمر اسی میں گذر گئی۔
تا چہ خورم صیف و چہ پوشم شتا
کہ گرمیوں میں کیا کھاؤں اور جاڑوں میں کیا پہنو۔
اے شکم خیرہ بنانے بساز
تا نکنی پشت بخدمت دوتا
اے بے شرم ایک روٹی پر قناعت کرلے
تاکہ تو خدمتگاری میں کمر دوہری نہ کرے۔

حکایت ۱۷۔ کسے مژدہ پیش نوشیرواں عادل برد گفت
کوئی آدمی نوشیرواں عادل کے پاس ایک خوشخبری لیکر گیا اور
کہ فلاں دشمن ترا خدائے عز و جل بر داشت۔ گفت ہیچ شنیدی کہ مرا
کہا۔ کہ آپکے فلاں دشمن کو اللہ غالب برتر نے اٹھالیا۔ اس نے کہا کہ کیا تونے یہ بھی سنا کہ وہ
فرو خواہد گذاشت۔
مجھے چھوڑ دے گا۔

فرد

مرا برگ عدو جائے شادمانی نیست۔
میرے لئے دشمن کی موت خوشی کا باعث نہیں ہے۔
کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست۔
کیونکہ ہماری زندگی بھی ہمیشہ کے لئے نہیں ہے۔

حکایت ۱۸۔ اسکندر را پرسیدند کہ دیار مشرق و مغرب
اسکندر سے لوگوں نے پوچھا کہ مشرق اور مغرب کے مالک

را چہ گرفتی ؟ کہ ملوک پیشیں را خزائن و عمر و لشکر بیش از تو بود ۔ وچنیں فتحے میسر

تو نے کیسے فتح کر لئے ؟ اسلئے کہ پہلے بادشاہوں کی عمر میں خزانے اور لشکر تجھ سے زیادہ بڑھے

نشد ۔ گفت ۔ بتائید خدائے برتر ہر مملکت را کہ گرفتم رعیتش را نیازردم

ہوئے تھے ۔ اوران کو بھی ایسی فتح میسر نہ آئی ۔ اس نے کہا کہ خدائے بلند برتر وبالا کی مدد سے

ونام پادشاہان پیشیں جز بہ نیکوئی بزدم ۔

جو ملک بھی میں نے فتح کیا میں اسکی رعایا کو نہیں ستایا ۔ اور پہلے بادشاہوں کا نام اچھائی ہی سے لیا ۔

بیت

بزرگش نخوانند اہل خرد کہ نام بزرگاں بہ زشتی برد

عقلمند اس شخص کو کبھی بڑا نہیں کہتے جو بڑوں کا نام برائی سے لے ۔

قطعہ

ایں ہمہ ہیچ است چوں می بگذرد

یہ سب کچھ بھی نہیں کیونکہ ختم ہو جاتا ہے ۔

بخت وتخت وامر ونہی وگیرو دار ۔

نصیبہ تخت شاہی حکم چلانا اور روکنا اور پکڑ دھکڑ ۔

نام نیک رفتگاں ضائع مکن ۔

پہلوں کے نیک نام کو ضائع نہ کر ۔

تا بماند نام نیکت برقرار ۔

تاکہ تیرا نیک نام باقی رہے ۔
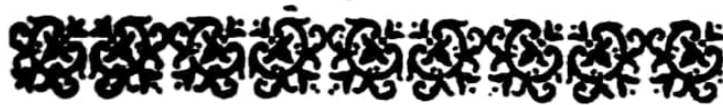
باب دوم
در اخلاق درویشاں

دوسرا باب فقیروں کے اخلاق کے بیان میں

حکایت ۱ ۔

یکے از بزرگان پارسائے را گفت کہ چہ
ایک بزرگ نے دوسرے ایک پارسا سے دریافت کیا کہ
گوئی در حق فلاں عابد ؟ دیگراں در حق او بطعنہ سخنہا گفتہ اند ۔ گفت
فلاں عابد کے حق میں آپ کیا کہتے ہیں ۔ جب کہ دوسرے لوگ اسکے بارے میں طعنہ زنی سے بات کرتے
در ظاہرش عیب نمی بینم و در باطنش غیب نمی دانم ۔
ہیں ۔ اس نے کہا کہ میں اسکے ظاہر میں کوئی عیب نہیں دیکھتا اور اسکے باطن کا میں غیب داں نہیں ہوں ۔

قطعہ

ہر کرا جامہ پارسا بینی — پارسا داں و نیک مرد انگار
تو جس کو پارساؤں کا سا لباس دیکھے — اس کو تو پارسا جان اور نیک آدمی خیال کر
ور ندانی کہ در نہانش چیست — محتسب را درون خانہ چہ کار
اگر تو نہیں جانتا کہ اسکے باطن میں کیا ہے — تو کوتوال کو گھر کے اندر کی باتوں سے کیا تعلق

حکایت ۲ ۔

درویشے را دیدم کہ سر بر آستان کعبہ ہمی مالید و می گفت ۔ یا غفور !
میں نے ایک فقیر کو دیکھا جو کعبے کی چوکھٹ پر سر رگڑ رہا تھا اور کہہ رہا تھا اے غفور ! اے رحیم
یا رحیم ! تو دانی کہ از ظلوم و جہول چہ آید ۔
تو جانتا ہے کہ مجھ ظالم اور جاہل سے کیا ہو سکتا ہے ۔

قطعہ

عذر تقصیر خدمت آوردم
کہ ندارم بطاعت استظہار۔
میں خدمت کی کمی کا عذر لیکر آیا ہوں
اسلئے کہ عبادت پر مجھے کوئی بھروسہ نہیں ہے۔
عاصیاں از گناہ توبہ کنند
عارفاں از عبادت استغفار۔
گنہگار تو گناہ سے توبہ کرتے ہیں
اور خدارسیدہ لوگ اپنی عبادت سے توبہ کرتے ہیں۔

عابداں جزائے طاعت خواہند۔ و بازرگاں بہائے بضاعت۔
عبادت گذار اپنی عبادت کا بدلہ چاہتے ہیں۔ اور سوداگر اپنے سامان کی قیمت چاہتے ہیں۔
من بندہ امید آوردہ ام نہ طاعت و بدریوزہ آمدہ ام۔ نہ بتجارت۔
میں غلام امید لیکر آیا ہوں نہ بندگی۔ بھیک مانگتا ہوں۔ نہ تجارت کرنے آیا ہوں۔

بیت

گر کشتی ور جرم بخشی روئے و سر بر آستانم۔
چاہے تو مار ڈالے یا خطا معاف کردے میرا چہرہ اور سر چوکھٹ پر ہے
بندہ را فرماں نباشد ہر چہ فرمائی بر آنم۔
غلام کا کوئی حکم نہیں ہوتا جو کچھ تو حکم دے میں اس پر قائم رہوں۔

قطعہ

بر در کعبہ سائلے دیدم
کہ ہمی گفت و میگریستے خوش
میں نے کعبہ کے دروازے پر ایک فقیر کو دیکھا
جو یہ کہہ رہا تھا اور بہت رو رہا تھا۔
من نگویم کہ طاعتم بپذیر
قلم عفو بر گناہم کش۔
میں یہ نہیں کہتا کہ میری عبادت قبول کرلے
ہاں معافی کا قلم میرے گناہوں پر پھیر دے۔

حکایت ۳۔

زاہدے مہمان پادشاہے بود۔ چوں بطعام بنشستند۔ کمتر از اں
ایک عبادت گذار ایک بادشاہ کا مہمان تھا۔ جب سب لوگ کھانے پر بیٹھے تو اس نے اپنی عادت سے

خورد کہ ارادتِ او بود۔ وچوں بنماز برخاستند۔ بیشتر ازآں کرد کہ
کم کھایا۔ اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو اس نے اپنی عبادت سے زیادہ
عادت او بود۔ تا ظن صلاح در حق او زیادت کنند۔
پڑھی۔ تا کہ لوگ اسکے بارے میں نیکی کا گمان زیادہ کریں۔

بیت

ترسم نہ رسی بکعبہ اے اعرابی۔
اے بدو مجھے ڈر ہے کہ تو کعبہ تک نہ پہنچ سکے گا۔
کیں رہ کہ تو میروی بترکستان است۔
اسلئے کہ تو جس راستے پر چل رہا ہے ترکستان جاتا ہے۔

چوں بخانہ باز آمد۔ برسفرہ خواست تا تناول کند۔ پسرے داشت
جب گھر واپس آیا۔ دسترخوان مانگا تا کہ کھانا کھائے۔ اس کا ایک لڑکا تھا سمجھدار
صاحب فراست گفت اے پدر بدعوت سلطاں بودی طعام
اس نے کہا اے ابا جان آپ تو بادشاہ کے یہاں دعوت میں تھے کھانا کیوں نہیں کھایا؟
نخوردی؟ گفت در نظر ایشاں چیزے نخوردم۔ کہ بکار آید۔ گفت۔ نماز
اس نے جواب دیا کہ میں نے ان کے سامنے کچھ نہ کھایا۔ تا کہ کام آئے (اچھا اثر ہو) اس نے کہا کہ
راہم قضا کن کہ چیزے نہ کردی کہ بکار آید۔
نماز بھی قضا پڑھ لیجئے اسلئے کہ آپ نے کچھ نہ کیا کہ کام آسکے۔

قطعہ

اے ہنر ہا نہادہ برکف دست۔
اے وہ شخص جو ہنروں کو ہتھیلی پر لئے پھرتا ہے۔
عیب ہارا نہفتہ زیر بغل۔
اور عیبوں کو بغل کے نیچے چھپائے ہوئے ہے۔

تا چہ خواہی خریدن اے مغرور۔
اے مغرور آخر تو کیا خریدے گا۔
روز در ماندگی بسیم دغل۔
مصیبت کے دن کھوٹی چاندی سے۔

حکایت ۴۔ یاد دارم کہ در ایام طفولیت متعبد بودم
مجھے یاد ہے کہ میں بچپن کے زمانہ میں بڑا عبادت گذار تھا اور
وشب خیز و مولع بزہد و پرہیز۔ شبے در خدمت پدر نشستہ بودم و
شب بیدار اور زہد و پرہیزگاری پر فریفتہ تھا۔ ایک رات والد صاحب کی خدمت میں بیٹھا
ہمہ شب دیدہ برہم نہ بستہ۔ و مصحف عزیز در کنار گرفتہ وطائفہ گرد
تھا۔ اور تمام رات نہیں سویا تھا۔ اور قرآن پاک بغل میں لئے ہوئے تھا۔ اور کچھ لوگ ہمارے
ما خفتہ۔ پدرم راگفتم ازیناں یکے سر برنمی دارد کہ دوگانہ بگذارد
چاروں طرف سوئے تھے۔ میں نے والد سے کہا۔ ان میں سے کوئی بھی نہیں اٹھا تاکہ دو رکعتیں پڑھ لے
چناں خواب غفلت ایشاں را بردہ کہ گوئی مردہ اند۔ گفت اے
ایسی غفلت کی نیند سوئے ہیں کہ گویا مردہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اے بیٹا! اگر تو بھی
جان پدر! اگر تو نیز بخفتی بہ کہ در پوستین خلق افتی۔
سوجاتا تو اس سے بہتر تھا کہ لوگوں کی غیبت کرے۔

قطعہ:-
نہ بیند مدعی جز خویشتن را
اڈ ینگے مارنیوالا اپنے سوا کسی کو نہیں دیکھتا۔
کہ دارد پردۂ پندار در پیش
کیونکہ اسکے آگے غرور کا پردہ پڑا ہوتا ہے۔
گرت چشم خدا بینی نہ بخشد
اگر تجھکو خدا بینی کی آنکھ بخشدیں۔

نہ بینی ہیچکس عاجز تر از خویش

تو تو کسی کو بھی اپنے سے زیادہ عاجز نہ دیکھے گا۔

حکایت ۵:-

پارسائے را دیدم کہ بر کنارۂ دریا نشستہ

میں نے ایک نیک آدمی کو دیکھا جو دریا کے کنارے بیٹھا ہوا

بود۔ و زخم پلنگ داشت۔ کہ بہیچ داروئے بہ نمے شد۔ و مدتہا

تھا۔ اور جسکو چیتے نے زخمی کر دیا تھا۔ جو کسی دوا سے اچھا نہیں ہوتا تھا۔ اور ایک زمانہ

دراں رنجوری شکر خدائے عز و جل گفتے پرسیدندش کہ شکر چہ

دراز تک اس تکلیف میں مبتلا رہا اور خدائے بزرگ و برتر کا شکر ادا کرتا تھا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا

می گذاری۔ گفت شکر آں کہ الحمد للہ بمصیبتے گرفتارم نہ بمعصیتے

کہ شکر کس چیز کا ادا کرتا ہے۔ اس نے کہا کہ شکر اس بات کا کہ الحمد للہ مصیبت میں گرفتار ہوں نہ کہ گناہ میں

قطعہ

گر مرا از بکشتن دہد آں یار عزیز

اگر میرا محبوب مجھ لاغر کو قتل کرنے کے لئے دیدے۔

تا نگویم کہ دراں دم غم جانم باشد

میں ہر گز یہ نہ کہوں گا کہ اسوقت مجھے اپنی جان کا غم ہے

گویم از بندۂ مسکیں چہ گنہ صادر شد

میں بلکہ یہ کہوں گا کہ عاجز بندے سے کیا خطا ہوئی۔

کہ دل آزردہ شد از من غم آنم باشد۔

کہ تو مجھ سے رنجیدہ ہوا بس مجھے اسکا غم ہے۔

حکایت ۶

پادشاہے پارسائے را پرسید کہ ہیچت از یادمی آید؟ گفت

ایک بادشاہ نے ایک درویش سے پوچھا کہ کبھی تمہیں ہماری یاد بھی آتی ہے؟ اس نے کہا ہاں!

بلے! ہرگز خدائے عزوجل را فراموش می کنم۔ یادت می آرم۔
اسوقت جب خدائے بزرگ برتر کو بھلا دیتا ہوں تو تیری یاد آتی ہے۔

بیت

ہر سو دود آں کس ز در خویش براند۔
جسکو وہ اپنے دروازے سے بھگا دیتا ہے وہ ہر جانب دوڑتا پھرتا ہے۔
واں راکہ بخواند بدر کس ندو اند۔
اور جسکو وہ بلا لیتا ہے اسکو کسی کے دروازے پر نہیں دوڑاتا۔

حکایت ۷

یکے از صالحاں بخواب دید بادشاہے را در بہشت و پارسائے
ایک نیک شخص نے خواب میں دیکھا کہ ایک بادشاہ جنت میں ہے اور ایک عابد دوزخ میں
را در دوزخ پرسید کہ موجب درجات ایں چیست؟ وسبب
اس نے پوچھا کہ اسکے بلند درجوں کا سبب کیا ہے؟ اور اسکے بُرے درجوں کا کیا سبب ہے
درکات آں چہ؟ کہ من بخلاف ایں ہمیشہ داشتم۔ ندا آمد کہ ایں
کیونکہ میں تو اسکے خلاف سمجھ رہا تھا۔ غیب سے آواز آئی کہ یہ بادشاہ فقیروں سے عقیدت
بادشاہ بارادت درویشاں در بہشت است واں پارسا
کی وجہ سے جنت میں ہے اور یہ عابد بادشاہوں کے تقرب کی وجہ سے
بہ تقرب پادشاہاں در دوزخ۔
دوزخ میں ہے۔

قطعہ:۔ دلقت بچہ کار آید و تسبیح و مرقع
تیری کملی اور تسبیح اور گدڑی کس کام آئیگی
خود را ز عملہائے نکوہیدہ بری دار۔
تو اپنے آپکو بُرے کاموں سے بچاتا۔
حاجت بکلاہ برکی داشتنت نیست
تجھکو ترکی ٹوپی اوڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔
درویش صفت باش و کلاہ تتری دار
درویشوں کی طرح رہ اور تاتاری ٹوپی اوڑھ۔

حکایت ۸-

درویشے سر و پا برہنہ با کاروان حجاز از
ایک فقیر ننگے سر ننگے پیر حجاز کے قافلے کے ساتھ کوفہ
کوفہ بدر آمد و ہمراہ ما شد۔ نظر کردم معلومے نداشت خراماں ہمی
سے نکلا اور ہمارے ساتھ ہو گیا میں نے دیکھا اسکے پاس کچھ نہ تھا۔ اکڑ کر چل رہا
رفت و می گفت۔
تھا اور کہہ رہا تھا۔

قطعہ

نہ بہ اشتر بر سوارم نہ چو اشتر زیر بارم۔
نہ میں اونٹ پر سوار ہوں نہ اونٹ کی طرح سامان سے لدا ہوا ہوں۔
نہ خداوند رعیت نہ غلام شہریارم۔
نہ تو رعیت کا بادشاہ ہوں نہ میں کسی بادشاہ کا غلام ہوں۔
غم موجود و پریشانئے معدوم ندارم۔
نہ موجود کا غم نہ معدوم کی پریشانی رکھتا ہوں۔
نفسے می زنم آسودہ و عمرے بسر آرم۔
اطمینان کی سانس لیتا ہوں اور زندگی بسر کرتا ہوں۔

اشتر سوارے گفتش اے درویش! کجا می روی باز گرد کہ
ایک اونٹ سوار نے اس سے کہا اے فقیر کہاں جا رہا ہے واپس ہو جا ورنہ تکلیف
بسختی بمیری۔ نشنید و قدم در بیاباں نہاد و برفت چوں
سے مر جائیگا اس نے نہ سنا اور صحرا میں قدم رکھا اور چل دیا جب ہم نخلہ بنی محمود کے پاس
بنخلہ بنی محمود برسیدیم توانگر را اجل فرا رسید۔ درویش بہ بالینش
پہونچے تو مالدار کو موت آگئی۔ فقیر اس کے سرہانے آیا اور کہا کہ ہم تو تکلیف

فراز آمد و گفت ما بسختی نہ مردیم و تو بر بختی مردی
سے بھی نہیں مرے اور تو بختی اونٹ پر بھی مر گیا ۔

بیت

شخصے ہمہ شب بر سر بیمار گریست — چوں روز شد آں مرد و بیمار بزیست
ایک شخص پوری رات بیمار کے سرہانے رویا — جب دن ہوا تو مر گیا اور بیمار اچھا ہو گیا ۔

قطعہ

اے بسا اسپ تیز رو کہ بماند — کہ خر لنگ جاں بمنزل برد
بہت سے تیز رفتار گھوڑے منزل سے رہ گئے — اور لنگڑا گدھا اپنی جان منزل تک لے گیا
بسکہ در خاک تندرستاں را — دفن کردند و زخم خوردہ نمرد
ہم نے بہت سے تندرستوں کو مٹی میں — دفن کر دیا اور زخمی نہیں مرا ۔

حکایت ۹ -

عابدے جاہل را بادشاہے طلب کرد ۔ عابد
ایک جاہل عبادت گذار کو ایک بادشاہ نے طلب کیا ۔ عابد نے
اندیشید کہ داروئے بخورم ۔ تا ضعیف شوم ۔ کہ حسن ظنے کہ در حق من
سوچا کہ کوئی دوا کھالوں تا کمزور ہو جاؤں تاکہ میرے بارے میں وہ جو اچھے خیال
دارد ۔ زیادت شود ۔ آوردہ اند کہ داروئے بخورد ۔ زہر قاتل
رکھتا ہے اسمیں زیادتی ہو جائے ۔ کہتے ہیں کہ اس نے ایسی دوا کھالی ۔ جو زہر قاتل
بود ۔ بمرد ۔
تھا ۔ اور مر گیا ۔

قطعہ

آنکہ چوں پستہ دیدمش ہمہ مغز — پوست بر پوست بود ہم چو پیاز
جسکو میں نے پستہ کیطرح گری ہی گری سمجھا تھا ۔ — وہ پیاز کیطرح چھلکے پر چھلکا تھا ۔
پارسایان روئے در مخلوق — پشت بر قبلہ می کنند نماز ۔
وہ پارسا جنکی توجہ مخلوق کیطرف ہے — وہ قبلے کیطرف پیٹھ کرکے نماز پڑھتے ہیں ۔

مثنوی

تا زاہد عمرو بکر و زیدی　اخلاص طلب مکن کہ شیدی
جبتک تو عمرو بکر و زید کی عبادت کرتا ہے بیشک اگر تجھ میں اخلاص پیدا ہو جائیگا کیونکر تو مکار ہے
چوں بندہ خدائے خویش خواند　باید کہ بجز خدا نداند
جب بندہ اپنے خدا کو پکارے تو اسکو چاہیئے کہ خدا کے سوا اور کسی کو نہ پہچانے

حکایت ۱۰

لقمان حکیم را گفتند ادب از کہ آموختی گفت از
لوگوں نے لقمان حکیم سے پوچھا کہ تو نے ادب کس سے سیکھا
بے ادباں کہ ہر چہ از ایشاں در نظرم ناپسند آمد از آں پرہیز کردم
کہا کہ بے ادبوں سے کیونکہ انکی جو بات میری نظر میں نہ آئی اس سے میں نے پرہیز کیا۔

قطعہ

نگویند از سر بازیچہ حرفے　کزاں پندے نگیرد صاحب ہوش
لوگ مذاق کے طور پر بھی کوئی ایسی بات نہیں کہتے کہ اس سے ایک سمجھدار آدمی نصیحت حاصل نہ کرے
وگر صد باب حکمت پیش ناداں　بخوانند آیدش بازیچہ در گوش
اور اگر دانائی کی سو باتیں بھی ایک بیوقوف کو پڑھکر سنائیں تو اسکے کان میں مذاق ہی معلوم پڑتا ہے

حکایت ۱۱۔

عابدے را حکایت کنند کہ شبے دہ من طعام خوردے و تا سحر در
ایک عابد کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ رات کو دس سیر (دہ من) کھانا کھا جاتا اور صبح تک نماز کیلئے کھڑا
نماز ایستادے صاحبدلے بشنید و گفت اگر نیم نان بخوردے و بخفتے
رہتا۔ ایک صاحبدل نے سنا اور کہا اگر آدھی روٹی کھاتا اور سو جاتا تو اس سے بہت زیادہ
بسیار ازیں فاضل تر بودے۔
بہتر ہوتا۔

قطعہ

اندروں از طعام خالی دار　پیٹ کو کھانے سے خالی رکھ۔

تا دراں نور معرفت بینی
تاکہ تو اس میں معرفت کا نور دیکھے۔

تہی از حکمتی بعلت آں
کہ پری از طعام تا بینی
تو اسی وجہ سے دانائی سے خالی ہے
کہ تو ناک تک کھانے سے بھرا ہوا ہے

حکایت ۱۲۔

گلہ کردم پیش یکے از مشائخ کہ فلاں بہ فسادمن گواہی داد گفت۔ بصلاحش خجل کن۔
مشائخ میں سے ایک کے پاس میں نے یہ شکایت کی کہ فلاں شخص نے میری خرابی کیلئے گواہی دی ہے۔ اس نے کہا کہ تو نیکی کر کے اسے شرمندہ کر دے۔

نظم

تو نیکو روش باش تا بدسگال
بہ بد گفتن تو نیابد مجال۔
تو نیک چلن رہ تاکہ دشمن کو
ترا عیب بیان کرنے کی طاقت نہ ہو۔

چو آہنگ بربط بود مستقیم
کے از دست مطرب خورد گوشمال
جب سارنگی کی آواز ٹھیک ہوتی ہے
تو وہ گویے سے کب کان اینٹھواتی ہے

حکایت ۱۳۔

یکے از مشائخ شام را پرسیدند کہ حقیقت تصوف چیست؟ گفت ازیں پیش طائفہ بودند در جہاں بصورت پراگندہ وبمعنی جمع۔ والمروز خلقے اند بظاہر جمع وبباطن پراگندہ۔
شام کے بزرگوں میں سے ایک سے لوگوں نے پوچھا کہ تصوف کی حقیقت کیا ہے؟ انہوں نے کہا اس سے پہلے دنیا میں ایک جماعت ہوتی تھی جو صورت سے پراگندہ اور دل سے مطمئن ہوتی تھی۔ اور آج ایسے لوگ ہیں جو بظاہر مطمئن ہیں اور دل سے پراگندہ ہیں۔

قطعہ۔

چو ہر ساعت از تو بجائے رود دل
بہ تنہائی اندر صفائی نہ بینی۔
جب ہر وقت تیرا دل بھٹکتا رہتا ہے
تو تنہائی میں کبھی دل میں صفائی نہ دیکھے گا۔

در مال وجاہت زرع وتجارت | چو دل با خدا ایست خلوت نشینی
اگر تیرے پاس مال اور مرتبہ وکھیتی اور تجارت ہے | اگر تیرا دل خدا سے لگا ہے تو تو خلوت نشین ہے

حکایت ۱۴۔ یاد دارم کہ شبے در کاروانے ہمہ شب رفتہ بودم
مجھے یاد ہے کہ ایک رات ایک قافلے کے ساتھ میں رات بھر چلا تھا۔ اور
وسحر بر کنار بیشہ خفتہ۔ شوریدۂ کہ دراں سفر ہمراہ ما بود۔ نعرہ بزد۔
صبح کے وقت ایک جنگل کے کنارے سو گیا تھا ایک دیوانے نے جو اس سفر میں ہمارے ساتھ تھا ایک نعرہ مارا
راہ بیاباں گرفت ویک نفس آرام نیافت۔ چوں روز شد۔ گفتمش
اور جنگل کا راستہ لیا۔ اور ایک گھڑی بھی آرام نہ کیا۔ جب دن نکل آیا تو میں نے اس سے کہا کہ یہ کیا حال
ایں چہ حال بود؟ گفت بلبلاں را دیدم بنالہ در آمدہ بودند از درخت
تھا اس نے کہا کہ میں نے دیکھا بلبلیں نالہ کر رہی تھیں درختوں پر اور چکوریں پہاڑ میں اور مینڈک
وکبکاں در کوہ۔ وغوکاں در آب وبہائم در بیشہ۔ اندیشہ کردم کہ
پانی میں اور چوپائے جنگل میں میں نے سوچا کہ یہ انسانیت نہیں ہے کہ سب تو تسبیح میں ہوں اور میں
مروت نباشد ہمہ در تسبیح ومن بہ غفلت خفتہ۔
غفلت میں سویا ہوا

قطعہ: دوش مرغے بصبح می نالید۔ | عقل وصبرم ببرد وطاقت وہوش
کل صبح کے وقت ایک پرندہ نالہ کر رہا تھا۔ | اس نے میری عقل صبر طاقت اور ہوش لے لیا۔
یکے از دوستاں مخلص را | مگر آواز من رسید بگوش
میرے مخلص دوستوں میں سے ایک کے | کان میں شاید میری آواز پہنچی۔
گفت باور نداشتم کہ ترا | بانگ مرغے چنیں کند مدہوش
اس نے کہا کہ مجھے یہ یقین نہیں ہے کہ تجھے | ایک پرندے کی آواز اسقدر مدہوش کردیگی۔
گفتم ایں شرط آدمیت نیست | مرغ تسبیح خواں ومن خاموش
میں نے کہا کہ یہ آدمیت کی شرط نہیں ہے | کہ پرند تو تسبیح پڑھیں اور میں چپ رہوں

حکایت ۱۵

یکے از پادشاہان عابدے راکہ عیال بسیار داشت۔ پرسید۔ کہ اوقات عزیزت چگونہ می گذاری گفت۔

بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ نے ایک عبادت گذار سے جسکے بال بچے بہت تھے۔ پوچھا کہ تو اپنا عزیز وقت کیسے گذارتا ہے اسنے کہا کہ رات مناجات میں

شب در مناجات و سحر در دعائے حاجات۔ وہمہ روز در بند اخراجات۔

اور صبح ضرورتوں کے پورا ہونیکی دعامیں اور تمام دن اخراجات کی فکر میں۔ بادشاہ

ملک را مضمون اشارت عابد معلوم گشت۔ بفرمود تا وجہ کفاف او معین دارند۔ تا بار عیال از دل او برخیزد۔

عابد کے اشارے کا مقصد سمجھ گیا۔ اور حکم دیا کہ اس کا معاشی خرچ مقرر کردیں تاکہ بال بچوں کا بوجھ اسکے دل سے جاتا رہے۔

مثنوی

اے گرفتار پائے بند عیال
وگر آزادگی مبند خیال

اے بال بچوں کی بیڑی میں گرفتار شخص
کسی آزادی کا خیال دل میں نہ لا

غم فرزند و ناں و جامہ و قوت
باز ت آرد ز سیر در ملکوت

اولاد روٹی کپڑے اور روزی کا غم
تجھے عالم ملکوت کی سیر سے واپس لے آئیگا

ہمہ روز اتفاق مے سازم
کہ بشب با خدائے پردازم

تمام دن یہ نیت کرتا ہوں
کہ رات کو خدا کی عبادت میں لگوں گا۔

شب چو عقد نماز بربندم
چہ خورد بامداد فرزندم

رات کو جب نماز کی نیت باندھتا ہوں
تو خیال آتا ہے کہ صبح کو میرے بچے کیا کھائینگے۔

حکایت ۱۶

یکے از علمائے راسخ را پرسیدند کہ چہ گوئی در نان وقف۔ گفت

ایک عالم کامل سے لوگوں نے پوچھا کہ وقف کھانیکے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔

اگر از جمعیت خاطر و فراغ عبادت می ستانند حلال است۔ واگر جمع از
اس نے کہا اگر دلجمعی اور عبادت میں مشغول ہونیکے لئے لیتا ہے تو حلال ہے لیکن اگر جمعی کیساتھ روٹی
بہر نان نشیند حرام ۔۔
حاصل کرنے کیلئے بیٹھتا ہے تو حرام ہے۔

بیت

نان از برائے کنج عبادت گرفتہ اند۔
درویشوں نے روٹی کھانا گوشہ عبادت کیلئے قبول کیا ہے۔
صاحبدلاں نہ کنج عبادت برائے ناں۔
نہ کہ گوشہ عبادت کو روٹی حاصل کرنے کیلئے۔

حکایت ۱۷

مریدے گفت پیر را چہ کنم از خلائق برحمت اندرم از بسکہ بزیارت
ایک مرید نے پیر سے کہا کہ میں کیا علاج کروں کہ میں مخلوق سے بہت پریشانی میں ہوں۔ جو میری
من می آیند اوقات مرا از تردد ایشاں تشویش می باشد۔ گفت
زیارت کو آتے ہیں اور میرے اوقات ان کے آنے جانے سے خراب ہوتے ہیں۔ جواب دیا کہ ان میں
ہر چہ درویشانند۔ مرایشاں را وامے بدہ۔ وانچہ توانگرانند از
جو فقیر ہیں ان کو قرض دیدے۔ اور جو مالدار ہیں ان سے کچھ مانگ لے۔ تو پھر تیرے
ایشاں چیزے بخواہ کہ دیگر گرد تو نگردند۔
پاس نہ پھٹکیں گے۔

حکایت ۱۸۔

فقیہے پدر را گفت، ہیچ ازیں سخنان
ایک فقیہہ نے اپنے باپ سے کہا کہ مجھ پر ان واعظوں کی
رنگین متکلمان در من اثر نمی کند۔ بحکم آنکہ نمی بینم ایشاں را کردارے
رنگین باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اسلئے کہ میں انکے عمل اور قول کے مطابق

موافق گفتارے -

نہیں دیکھتا -

مثنوی

ترکِ دنیا بمردم آموزند - خویشتن سیم و غلہ اندوزند

لوگوں کو تو دنیا چھوڑنا سکھاتے ہیں - اور خود چاندی اور غلہ جمع کرتے ہیں

عالمے را کہ گفت باشد و بس - ہر چہ گوید نگیرد اندر کس

جس عالم کے پاس فقط باتیں ہی باتیں ہوں - وہ جو کہے گا اسکا کسی پر اثر نہ ہوگا۔

عالم آنکس بود کہ بد نکند - نہ کہ گوید بخلق و خود نکند

عالم وہ ہے جو خود برے کام نہ کرے - نہ کہ لوگوں کو بتائے اور خود عمل نہ کرے

بیت

عالم کہ کامرانی و تن پروری کند - او خویشتن گم است کرا رہبری کند

وہ عالم جو عیش اور تن پروری کرے - وہ خود گمراہ ہے راستہ کس کو بتائیگا

پدر گفت۔ اے پسر! بمجرد ایں خیال باطل نشاید روئے از تربیت
باپ نے کہا۔ اے پسر محض اس خیال باطل کی وجہ سے نصیحت کرنیوالوں کی تربیت سے منہ پھیرنا اور
ناصحاں گردانیدن و راہ بطالت گرفتن و علما را بضلالت منسوب
بے کاری کی راہ اختیار کرنا اور عالموں کو گمراہی کی طرف منسوب نہ کرنا چاہیئے۔ اور بے گناہ عالم
کردن۔ و در طلب عالم معصوم از فوائد علم محروم ماندن ہمچو نابینائے کہ شبے
کی تلاش میں علم کے فوائد سے محروم نہ رہنا چاہیئے اس اندھے کی طرح جو ایک رات کیچڑ میں
در وحل افتادہ بود۔ گفت۔ آخر اے مسلمانان! چراغ فرا راہ من
گر گیا تھا۔ اور کہہ رہا تھا اے مسلمانوں ایک چراغ میرے راستے کے سامنے رکھو۔ ایک
دارید۔ زنے فارحہ بشنید و گفت۔ تو کہ چراغ نہ بینی بہ چراغ چہ بینی؟
خوش مزاج عورت نے سنا اور کہا جب تو چراغ کو دیکھ نہیں سکتا چراغ سے کیا دیکھے گا؟

ہمچنیں مجلس واعظاں چوں کلبۂ بزازان است ۔ کہ آنجا تا نقدے نہ
اس طرح وعظ کی مجلس بزاز کی دوکان کی طرح ہے کہ وہاں جب تک تو کچھ نقد نہ دیگا
دہی ۔ بضاعتے نستانی ۔ وایں جا تا ارادتے نیاوری سعادتے نبری
کوئی سامان نہیں لے سکتا ۔ اور اس مجلس وعظ میں جب تک تو عقیدت نہ رکھے گا کوئی سعادت حاصل نہ کر سکے گا ۔

قطعہ

گفت عالم بگوش جاں بشنو
عالم کی بات نہایت غور سے سن
ور نماند بہ گفتنش کردار ۔
اگرچہ اسکی گفتگو اسکے عمل کے مطابق نہ ہو ۔

باطل است آنکہ مدعی گوید
دعویٰ کرنیوالا جو کہتا ہے غلط ہے
خفتہ را خفتہ کے کند بیدار
کہ سوئے ہوئے کو سویا ہوا کب جگا سکتا ہے

مرد باید کہ گیرد اندر گوش
انسان کو چاہیئے کہ کان دماغ میں رکھلے
ور نبشت است پند بر دیوار
اگرچہ نصیحت دیوار ہی پر لکھی ہو ۔

قطعہ

صاحبدلے بمدرسہ آمد زخانقاہ
ایک صاحبدل خانقاہ سے مدرسہ میں آگیا
بشکست عہد صحبت اہل طریق را
درویشوں کی صحبت کے عہد کو توڑ کر ۔

گفتم میان عالم و عابد چہ فرق بود
میں نے پوچھا کہ عالم اور عابد میں کیا فرق تھا
تا اختیار کردی ازاں ایں فریق را
کہ تو نے اس فریق کو چھوڑ کر اس فریق کو اختیار کیا

گفت آں گلیم خویش بروں می برد زموج
اس نے جواب دیا کہ وہ موج سے اپنی کملی نکال لیتا ہے
ویں جہد مے کند کہ بگیرد غریق را ۔
اور یہ کوشش کرتا ہے کہ ڈوبتے ہوئے کو بھی بچالے

حکایت منظوم - ۱۹

ایں حکایت شنو کہ در بغداد	رایت و پردہ را خلاف افتاد
قصہ سنو کہ بغداد میں	جھنڈے اور پردے میں اختلاف ہوگیا
رایت از گرد راہ و رنج رکاب	گفت با پردہ از طریق عتاب
جھنڈے نے راستے کی گرد اور سواری کی تکلیف	کا حال غصے سے پردہ کو سنایا
من و تو ہر دو خواجہ تاشانیم	بندہ بارگاہ سلطانیم
میں اور تو دونوں بادشاہ کے نوکر ہیں	شاہی دربار کے غلام ہیں
من ز خدمت دمے نیاسودم	گاہ و بیگاہ در سفر بودم
میں نے خدمتگذاری سے ایک سانس کیلئے بھی آرام نہ پایا	وقت بیوقت سفر میں رہا۔
تو نہ رنج ازمودہ نہ حصار	نہ بیابان و باد و گرد و غبار
تو نے تکلیف نہ اٹھائی نہ قلعہ دیکھا	نہ جنگل نہ ہوا نہ گرد و غبار
قدم من بسعی پیشتر است	پس چرا عزت تو بیشتر است
کوشش میں میرا قدم آگے ہے۔	پھر تیری عزت کیوں زیادہ ہے
تو بر بندگان مہ روئی	با کنیزان یاسمن بوئی
تو چاند سے مکھڑے والے غلاموں کے پاس رہتا ہے	چنبیلی جیسی خوشبو والی لونڈیوں میں رہتا ہے۔
من فتادہ بدست شاگرداں	بسفر پائے بند و سرگرداں
میں نوکروں کے ہاتھ میں پڑا رہتا ہوں	سفر کا پابند ہوں اور گھومتا رہتا ہوں
گفت من سر بر آستاں دارم	نہ چوں تو سر بر آسماں دارم۔
اس نے کہا کہ میں سر ہمیشہ چوکھٹ پر رکھے رہتا ہوں،	تیری طرح آسمان پر سر نہیں رکھتا
ہر کہ بیہودہ گردن افرازد	خویشتن را بگردن اندازد
جو شخص خواہ مخواہ گردن ابھارتا ہے	وہ خود کو گردن کے بل گراتا ہے

سعدی افتادہ آزادہ | کس نیاید بجنگ افتادہ
سعدی آزاد اور عاجز و مسکین ہے | کوئی عاجز و مسکین کیساتھ جنگ نہیں کرتا

حکایت ۲۰ -

یکے از صاحبدلاں زور آزمائے را دید بہم برآمدہ و خشم شدہ وکف بر دہاں آوردہ۔ پرسید کہ او را چہ حالت است۔ گفتند فلاں او را دشنام دادہ است۔ گفت ایں فرومایہ ہزار من سنگ برمیدارد و طاقت یک سخنے نمی آرد۔

ایک صاحبدل نے ایک پہلوان کو دیکھا۔ غصے میں بھرا ہوا اور منہ سے جھاگ نکالتا ہوا۔ اس نے پوچھا کہ اس کی کیا حالت ہو گئی ہے تو لوگوں نے کہا کہ فلاں شخص نے اسکو گالی دیدی ہے۔ اس نے کہا کہ یہ کمینہ ہزار من کا پتھر اٹھالیتا ہے اور ایک بات کے برداشت کرنیکی طاقت نہیں رکھتا۔

قطعہ

لاف سرپنجگی و دعوئے مردی بگذار | عاجز نفس فرومایہ چہ مردے چہ زنے۔
پہلوانی کی ڈینگیں اور بہادری کا دعوی چھوڑ | کیا مرد اور عورت کمینہ نفس سے دونوں عاجز ہیں
گرت از دست برآید دہنے شیریں کن | مردی آں نیست کہ مشتے بزنی بردہنے
اگر تجھ سے ہو سکے تو کسی منہ کو میٹھا کر | بہادری یہ نہیں ہے کہ کسی منہ پر مکا مارے

قطعہ

اگر خود بر درد پیشانی پیل | نہ مرد است آنکہ درو مردمی نیست
اگر کوئی ہاتھی کی پیشانی پھاڑ ڈالے | تو بھی وہ بہادر نہیں ہے اگر اسمیں آدمیت نہیں۔
بنی آدم سرشت از خاک دارند | اگر خاکی نباشد آدمی نیست۔
آدم کی اولاد کی پیدائش مٹی سے ہے | اگر منکسر المزاج نہیں ہے تو آدمی نہیں ہے۔

حکایت ۲۱ -

بزرگے را پرسیدند از سیرت اخوان الصفا

لوگوں نے ایک بزرگ سے کامل درویشوں کی عادت کے بارے

گفت۔ کمینہ آنکہ مراد خاطر یاراں بر مصالح خود مقدم دارد۔ وحکما گفتہ
نے کہا کم سے کم یہ ہے کہ دوستوں کے کام کو اپنی مصلحتوں پر مقدم سمجھے۔ اور عقلمندوں نے
اند۔ برادر کہ در بند خویش است نہ برادر و نہ خویش است۔
کہا ہے کہ وہ بھائی جو صرف اپنی فکر میں لگا رہتا ہے وہ نہ بھائی ہے نہ اپنا ہے۔

بیت

ہمراہ گر شتاب کند ہمرہ تو نیست
ساتھی اگر سفر میں جلدی کرے تو وہ تیرا ساتھی نہیں ہے

دل در کسے مبند کہ دل بستہ تو نیست
اس شخص سے تو دل لگا جس کا دل تجھ سے لگا ہوا نہیں ہے

حکایت ۲۲۔ بادشاہے بدیدہ استحقار در طائفہ درویشاں

ایک بادشاہ نے درویشوں کے گروہ کو حقارت کی نظر سے دیکھا۔

نظر کرد۔ یکے از آں میاں بفراست دانست وگفت اے ملک مادریں
انہیں سے ایک ذہانت سے سمجھ گیا۔ اور اس نے کہا اے بادشاہ ہم اس دنیا میں لشکر میں تجھ سے کم
دنیا بہ جیش از تو کمتریم وبعیش خوشتریم وبمرگ برابریم ودر قیامت انشاءاللہ بہتر
ہیں اور عیش میں تجھ سے زیادہ خوش ہیں اور مرنے میں برابر ہیں اور قیامت میں انشاءاللہ بہتر ہونگے۔

مثنوی

اگر کشور کشائے کامراں است
اگر کوئی دنیا کا فتح کرنے والا بامراد ہے

وگر درویش حاجتمند ناں است
اور اگر فقیر روٹی کا محتاج ہے۔

دراں ساعت کہ خواہند ایں واں مرد
لیکن اس وقت جبکہ یہ اور وہ مریں گے

نخواہند از جہاں بیش از کفن برد
دنیا سے کفن کے علاوہ کچھ نہ لیجائیں گے

چو رخت از مملکت بربست خواہی
جب بادشاہت سے بوریا بستر باندھنا ہی پڑیگا

گدائی بہتر است از بادشاہی
تو پھر بادشاہی سے فقیری بہت بہتر ہے

ظاہر حال درویشی جامہ ژندہ است وموئے سترده وحقیقت آں دل زندہ
فقیری کی ظاہری حالت پرانا کپڑا اور منڈا ہوا سر ہے اور اسکی حقیقت زندہ دل اور مرا ہوا

و نفس مردہ ہے۔

قطعہ

اے درونت برہنہ از تقویٰ
اے وہ کہ تیرا باطن پرہیزگاری سے خالی ہے

کز بروں جامہ ریا داری
کیونکہ باہر سے ریا کے کپڑے پہنے ہوئے ہے

پردہ ہفت رنگ را بگذار
دروازہ پر سات رنگ کے پردے ڈال۔

تو کہ در خانہ بوریا داری
جبکہ گھر میں تو بوریا بچھائے ہوئے ہے

مثنوی دیدم گل تازہ چند دستہ
میں نے تازہ پھولوں کے چند گلدستے

بر گنبدے از گیاہ بستہ
ایک گنبد پر گھاس کے بندھے رکھے دیکھے

گفتم چہ بود گیاہ ناچیز
میں نے کہا کہ حقیر گھاس کی کیا حقیقت ہے

تا در صف گل نشیند او نیز
کہ وہ بھی پھولوں کی صف میں بیٹھے۔

بگریست گیاہ و گفت خاموش
گھاس رو پڑی اور کہا خاموش رہ

صحبت نہ کند کرم فراموش
نشست دوستی کو نہیں بھلاتی

گر نیست جمال رنگ و بویم
اگر مجھ میں خوبصورتی اور رنگ و بو نہیں

آخر نہ گیاہ باغ اویم۔
پھر بھی کیا میں اسکے باغ کی گھاس نہیں ہوں

من بندہ حضرت کریم۔
میں ایک کریم کے دربار کا غلام ہوں

پروردہ نعمت قدیم
اسکی قدیم نعمتوں میں پلا ہوا ہوں۔

گر بے ہنرم و گر ہنرمند
میں خواہ بے ہنر ہوں یا ہنرمند

لطف است امیدم از خداوند
مجھے آقا سے مہربانی کی اُمید ہے

با آنکہ بضاعتے ندارم
حالانکہ میرے پاس کوئی سرمایہ نہیں ہے

سرمایۂ طاعتے ندارم
فرماں برداری کا سرمایہ بھی نہیں ہے

او چارۂ کار بندہ داند
وہ اپنے غلام کے کاموں کا علاج جانتا ہے

چوں ہیچ وسیلتے نماند
جبکہ اسکا کوئی وسیلہ نہیں رہتا۔

رسم است کہ مالکان تحریر / آزاد کنند بندۂ پیر
یہ طریقہ ہے کہ آزادی بخشنے والے / بڈھے غلام کو آزاد کر دیتے ہیں
اے بار خدائے عالم آرائے / بر بندۂ پیر خود ببخشائے
اے خدا بزرگ عالم کو زینت دینے والے / اپنے ضعیف غلام پر بخشش کر۔
سعدی رہ کعبۂ رضا گیر / اے مرد خدا رہ خدا گیر
اے سعدی رضائے خدا کے کعبہ کا راستہ اختیار کر / اے خدا کے بندے خدا کے راستے پر چل
بدبخت کسے کہ سر بتابد / زیں در کہ درے دگر نیابد
وہ شخص بدبخت ہے جو اس در سے منہ موڑے / کیونکہ اس در کے علاوہ اسکو دوسرا دروازہ نہیں ملے گا۔

حکایت ۲۳ -

حکیمے را پرسیدند کہ از شجاعت و سخاوت کدام فاضل تر است۔ گفت ہر کرا سخاوت است بشجاعت حاجت نیست۔
ایک عقلمند سے دریافت کیا کہ بہادری اور سخاوت میں کونسی چیز بہتر ہے۔ اس نے کہا جس شخص میں سخاوت ہے اسکو شجاعت کی ضرورت نہیں۔

بیت:۔ نبشت است بر گور بہرام گور / کہ دست کرم بہ ز بازوے زور
بہرام گور کی قبر پر لکھا ہوا ہے / کہ سخاوت کا ہاتھ طاقتور بازو سے بہتر ہے
گرفتیم عالم بمردی و زور / ولیکن نبردیم با خود بگور۔
ہم نے ایک عالم کو بہادری اور طاقت سے فتح کیا / لیکن اسکو اپنے ساتھ قبر میں نہیں لیجا سکے

قطعہ

نماند حاتم طائی ولیک تا بہ ابد / بماند نام بلندش بہ نیکوئی مشہور
حاتم طائی نہیں رہا لیکن ہمیشہ تک / اسکا بلند نام نیکی کی وجہ سے مشہور رہے گا۔
زکوٰۃ مال بدر کن کہ فضلۂ رز را / چو باغباں بزند بیشتر دہد انگور
مال کی زکوٰۃ نکالتا رہ اسلئے کہ جب باغباں / انگور کی بیکار شاخیں تراش دیتا ہے تو انگور زیادہ آتا ہے

انتخاب از مالابدّمنہ

حمد و ستائش مر خدائے را نست کہ بذات مقدس خود موجود
حمد اور تعریف خاص اس خدا کیلئے ہے جو آپ ہی اپنی ذات کیساتھ موجود ہے۔ تمام چیزیں اسکے پیدا کر
است۔ اشیار بایجاد او موجود اند۔ در وجود و بقا بوے محتاج
وجہ سے موجود ہیں اور وجود اور باقی رہنے میں اسکی محتاج ہیں وہ کسی چیز کا محتاج نہیں ہے
اند۔ وے بہیچ چیز محتاج نیست۔ یگانہ است ہم در ذات وہم
وہ یکتا ہے اپنی ذات میں بھی اور صفات میں بھی اور اپنے فعلوں میں بھی کسی شخص کو بھی اسکے کسی کام
در صفات وہم در افعال ہیچ کس را در ہیچ امر با وے شرکت نیست
میں شرکت نہیں ہے اور نہ اسکا وجود ورحیات اور چیزوں کے وجود اور حیات کے مانند ہے
نہ وجود حیات او ہمجنس وجود اشیار است و نہ علم او مشابہ علم شاں۔ و نہ
اور نہ اسکا علم مانند مخلوق کے علم کے اور نہ اسکا سننا دیکھنا اور ارادہ اور قدرت اور بات
سمع و بصر و ارادہ و قدرت و کلام او با سمع و بصر و ارادہ و قدرت و کلام
مخلوق کے سننے اور دیکھنے اور ارادے اور قدرت اور بات کرنیکے مانند ہے۔ حق تعالیٰ کی یہ صفات
مخلوقات مجانس و مشارک غیر از مشارکت اسمی ہیچ مجانست و مشارکت
مخلوقات کی ان صفات کیساتھ صرف نام کی یکسانیت اور شرکت کے علاوہ اور کسی طرح کی یکسانیت
ندارند۔ حق تعالیٰ از کفر و معصیت راضی نیست و برآں عذاب
اور شرکت نہیں رکھتیں۔ اللہ تعالیٰ کفر اور گناہوں سے راضی نہیں بلکہ ان پر عذاب مقرر فرمایا
مقرر فرمودہ۔ و از طاعت و ایمان راضی است و ثواب برآں
ہے اور ایمان اور فرمانبرداری سے راضی ہے اور اس پر ثواب کا وعدہ فرمایا ہے۔ ہزار
وعدہ فرمود۔ ہزاراں ہزار درود نامحدود نثار انبیار علیہم السلام
ہزار بیشمار درود نثار ہو انبیار علیہم السلام پر کہ اگر وہ حضرات نہ بھیجے جاتے

کہ اگر آنہا مبعوث نمی شدند - کسے راہ ہدایت نمی دید - و بہ علوم حقہ نمی رسید -
تو کوئی شخص ہدایت کا راستہ نہ دیکھتا - اور نہ دین کے سچے علوم کی طرف پہنچ سکتا تمام انبیا
ہمہ انبیاء برحق اند - اول شاں آدم است علیہ السلام و افضل شاں محمد است
حق پر ہیں - انہیں سب سے پہلے آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے افضل حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں
صلے اللہ علیہ وسلم کہ خاتم النبیین است و معراج او حق است - کتابہائے
جو کہ خاتم النبیین ہیں اور ان کا واقعہ معراج سچ ہے - آسمانی کتابیں جو نبیوں پر نازل ہوئیں یعنی
آسمانی کہ بر انبیا نازل شدہ - توریت و انجیل و زبور و قرآن مجید و
توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن شریف اور حضرت ابراہیم علیہ السلام وغیرہ کے صحیفے
صحیفہ ہائے ابراہیم علیہ السلام وغیرہ ہمہ حق است و بر ہمہ انبیاء و کتابہائے
سب حق ہیں اور تمام نبیوں پر اور خدا کی کتابوں پر ایمان رکھنا
خدا ایمان باید آورد -
چاہیئے -
بندگان خاص الہی را در صفات واجبی شریک داشتن یا آنہا
خدا تعالٰے کے خاص بندوں کو خدا کی واجبی صفتوں میں شریک ٹھہرانا یا ان کو اسکی
را در عبادت شریک ساختن کفر است - چنانچہ دیگر کفار بانکار انبیا کافر
بندگی میں شریک کرنا کفر ہے - جس طرح دوسرے کفار بانکار انبیا کافر ہو گئے
شدند - ہمچناں نصاری حضرت عیسیٰ علیہ السلام را پسر خدا - و مشرکان
اسی طرح عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہہ کر اور عرب کے مشرکین
عرب ملائکہ را دختران خدا گفتند و علم غیب بآنہا مسلم داشتند - کافر
فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہکر اور انکے علم غیب جاننے پر یقین رکھکر کافر ہو گئے - نبیوں
شدند - انبیاء و ملائکہ را در صفات الہی شریک نہ باید کرد - و غیر انبیاء
اور فرشتوں کو خدا کی صفات میں شریک نہ کرنا چاہیئے - اور غیر انبیاء و ولی کرام

را در صفات انبیا ہم شریک نباید کرد۔ آنچہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خبر دادہ است
کو انبیا کی صفات میں بھی شریک نہ کرنا چاہیئے۔ اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے جن باتوں کی خبر دی ہے ان
بآں ایمان باید آورد۔ وآنچہ فرمودہ است۔ برآں عمل باید کرد۔ وازآنچہ
پر ایمان لانا چاہیئے۔ اور جو کچھ حکم فرمایا ہے۔ اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ اور جس بات سے منع کیا
منع کردہ باز باید ماند و قول و فعل ہر کسے کہ سرموا ز قول و فعل پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
ہے اس سے باز رہنا چاہیئے اور جس شخص کا قول و فعل پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل سے
مخالفت داشتہ باشد آں را در باید کرد۔
بال برابر بھی فرق رکھتا ہو تو اس کو ترک کر دینا چاہیئے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بایکے از صحابہ وصیت فرمود کہ شرک بخدا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو وصیت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کیساتھ شرک نہ کرنا چاہیئے
نکنی۔ اگرچہ کشتہ شوی وسوختہ شوی۔ ونا فرمانئے والدین مکن اگرچہ
تو مارا جائے یا جلا دیا جائے۔ اور ماں باپ کی نافرمانی نہ کر چاہے وہ یہ حکم دیں کہ تو اپنی بیوی
امر کنند کہ از زن و فرزند و مال خود بدر شو۔ ونماز فرض را عمداً ترک
بچوں اور مال سے الگ ہو جا اور فرض نماز قصداً ترک نہ کر۔ جو کوئی فرض نماز قصداً چھوڑ دیتا
مکن۔ ہر کہ نماز فرض را عمداً ترک کند ذمۂ خدا از وے بری است۔
ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے ذمے سے بری ہو جاتا ہے۔

ازآں سرور علیہ السلام روایت کردہ اند کہ ہر کہ بر نماز فرض محافظت
ہمارے نبی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو کوئی فرض نماز کی حفاظت کریگا اسکو
کند او را نور و حجت ونجات باشد روز قیامت۔ وہر کہ محافظت نکند
قیامت کے دن نور حجت اور نجات ہو گی۔ اور جو محافظت نہ کریگا نہ اس کیلئے
نہ او را نور باشد۔ نہ برہان و نہ نجات۔ بافرعون وہامان وقارون باشد
نور ہو گا نہ اس کیلئے دلیل نہ اسکو نجات ہو گی۔ اور وہ فرعون ہامان اور قارون کے ساتھ ہو گا

پارچہ پوشیدن بقدر ستر عورت و دفع سرما و گرمائے مہلک فرض
اتنا کپڑا پہننا کہ ستر ڈھک جائے اور سخت سردی اور سخت گرمی سے بچا رہے فرض ہے اور
است و زیادہ از آں برائے زینت ماموروا ظہار نعمت خدا دادائے
اس سے زیادہ کپڑا پہننا اس زینت کیلئے جسکی شریعت میں اجازت ہے اور خدا کی نعمت کا اظہار
شکر مستحب است و مسنون آنست لباس انگشت نما نبود شد۔ و دامن
کرنیکے لئے اور اسکا شکر ادا کرنیکے لئے مستحب ہے۔ اور سنت یہ ہے کہ انگشت نمائی والا نہ پہنے اور
دراز تا نصف ساق باشد۔ و دامن تا شتالنگ جائز است۔ و فرو تر از
دامن آدھی پنڈلی تک ہو۔ اور ٹخنے تک بھی جائز ہے۔ اور اس سے زیادہ نیچا حرام ہے۔ اور سنت
آں حرام است و شملہ یک وجب بہ نیت سنت مستحب است۔ و زیادہ
کی نیت سے شملہ بالشت بھر (چھوڑنا) مستحب ہے اور لباس میں زیادہ تکلف فضول خرچی
تکلف در لباس بنا بر اسراف و تکبر حرام است یا مکروہ۔ و بدون آں
اور تکبر کے خیال سے حرام ہے یا مکروہ ہے اور بغیر اسراف اور
مباح است۔
تکبر کے جائز ہے۔

جامۂ معصفر و مزعفراں مرداں را حرام است نہ زناں را۔ و بروایت
زرد اور زعفرانی کپڑے مردوں کیلئے حرام ہیں نہ عورتوں کیلئے۔ اور ایک روایت
رنگ سرخ مرداں را مطلقاً مکروہ است مگر مخطط مثل سوسی۔
کیمطابق لال رنگ مردوں کیلئے بالکل مکروہ ہے مگر مانند سوسی کے دھاری دار درست ہے
پارچہ کہ تار و پود آں ابریشم باشد۔ زناں را حلال است و مرداں
وہ کپڑا جسکا تانا اور بانا ریشم کا ہو۔ عورتوں کیلئے حلال ہے اور مردوں کیلئے
را حرام۔ مگر مقدار چہار انگشت۔ چوں علم۔ و آنچہ بود آں ابریشم
حرام۔ مگر چار انگل کے برابر مانند سنجاف کے مردوں کیلئے درست ہے۔ اور جس کپڑے کا بانا ریشمی

وتار از پنبہ یا صوف باشد۔ در حرب جائز است۔ وآنچہ بود آں از پشینہ
اور تانا سوت یا اون کا ہو صرف لڑائی میں پہننا درست ہے۔ اور جس کپڑے کا بانا سوت اور تانا
وتار آں ابریشم مشروع است در حال جائز است۔
اسکا ریشم ہو وہ مشروع ہے اور ہر حال میں جائز ہے۔
زناں را زیور زر و نقرہ پوشیدن جائز است و مرداں را جائز نیست
چاندی اور سونے کا زیور عورتوں کیلئے پہننا جائز ہے اور مردوں کیلئے جائز نہیں ہے۔
مگر انگشتری نقرہ وکندن زر گرد نگینہ۔ در حدیث آمدہ کہ طلب
مگر چاندی کی انگوٹھی جسکے نگینے کے گرد سونا لگا ہو جائز ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ حلال روزی
کسب حلال فرض است۔ بعد فرائض و بہترین کسب عمل دست خود
تلاش کرنا فرض ہے اور فرائض کے بعد اور بہترین روزی اپنے ہاتھ کی کمائی ہے۔ حضرت داؤد اپنے
است۔ داؤد علیہ السلام عمل از دست خود می کرد و می خورد۔
ہاتھ سے کام کرتے تھے اور کھاتے تھے۔
ہر کہ عبادت کند برائے دیدن و شنیدن مردم۔ نزد خدا ثواب
جو شخص لوگوں کے دکھانے اور سنانے کیلئے عبادت کریگا خدا کے نزدیک اسکا ثواب نہیں
آں نباشد غیبت یعنی عیب کسے غائبانہ گفتن۔ اگرچہ موافق نفس الامر
ہوگا۔ غیبت یعنی پیٹھ پیچھے کسی کی برائی بیان کرنا چاہے وہ برائی اسمیں موجود ہو حرام
باشد حرام است۔ خواہ عیب در دین او گوید۔ یا در صورت یا در
ہے۔ چاہے اسکے دین کی برائی بیان کرے یا صورت کی۔ یا اسکے حسب نسب
نسب یا غیر آں آنچہ اورا ناخوش آید۔ مگر غیبت ظالم حلال است
کی یا اسکے علاوہ جو کچھ بھی اسکو ناپسند ہو۔ مگر ظالم کی غیبت کرنا جائز ہے۔ غیبت
غیبت نیست مگر شخص معین معلوم را بد گفتن اگر اہل شہرے را غیبت
نہ ہوگی جب تک کہ کسی خاص معلوم آدمی کو برا کہا جائے اگر شہر کے تمام لوگوں کی غیبت کیجائے تو

کنند غیبت نباشد نمیمہ یعنی سخن یکے بدیگرے گفتن کہ موجب ناخوشی
غیبت نہ ہوگی چغلی کھانا یعنی ایک بات کی دوسرے سے کہنا جوان دونکے درمیان ناخوشی کا سبب
فیمابین آنہا باشد، نیز حرام باشد۔
ہو یہ بھی حرام ہے۔

دشنام دادن دیگرے را بزبان یا با شارۂ سر یا چشم یا دست
کسی کو گالی دینا زبان سے یا سر یا آنکھ یا ہاتھ کے اشارے سے یا اسی طرح کی بات
یا مانند آں یا خندیدن بروئے بہ ہیجکہ موجب ہتک حرمت او باشد
سے یا اس پر اسطرح ہنسنا جو اسکی بے عزتی کا سبب ہو۔ حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
حرام است۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود۔ حرمت مال وآبروئے
وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے مال اور آبرو کی حرمت اسکے خون کی حرمت کے مانند
مسلمان مثل خون اوست وکعبہ را فرمود کہ حق تعالیٰ ترا چہ قدر حرمت
ہے اور کعبے سے فرمایا کہ حق تعالےٰ نے تجھے بہت حرمت دی ہے لیکن مسلمان
داد لیکن حرمت مسلمان وحرمت خون او ومال او وآبروئے او از تو
اور اسکے خون اور اسکے مال اور اسکی آبرو کی حرمت تجھ سے زیادہ ہے۔ مسلمانوں کی
زیادہ است۔ تجسس حال مسلمان برائے عیب جوئی آنہا حرام
عیب جوئی کرنے کیلئے ان کے حالات میں کھوج لگانا حرام ہے۔ اور سب سے بڑا جھوٹ
است وبدترین دروغ شہادت دروغ است وقسم دروغ
جھوٹی گواہی ہے اور ویسی جھوٹی قسم ہے کہ جس سے ایک مسلمان کے مال کو بلا وجہ ضائع کردے
کہ بداں مال مسلمانے را بہ ناحق تاف قضیہ ومناقشہ کہ درمیان افتد۔
آپس میں جھگڑا اور فساد واقع ہو جائے تو واجب ہے کہ شریعت کی طرف رجوع کرے
واجب است کہ آں را بشرع رجوع کند۔ وآنچہ شرع در
اور جو کچھ اسکے بارے میں شریعت کا حکم ہو اگرچہ اپنی طبیعت کے خلاف ہو تو بھی واجب ہے

آں حکم کند اگرچہ خلاف طبع خود باشد واجب است کہ آں را بطیب خاطر
اسی کو خوشی دلی سے قبول کرے اس کو برا سمجھنا کفر ہے اور شریعت کا انکار لازم
قبول کند۔ مکروہ داشتن آں کفر است و مستلزم انکار شرع ۔
آتا ہے ۔

عجب و تکبر کردن و نفس خود را از دیگراں بہتر دانستن و غیر را حقیر
غرور اور فخر کرنا اور اپنے ذات کو دوسروں سے بہتر سمجھنا اور دوسروں کو حقیر سمجھنا
دانستن حرام است ۔ حق تعالیٰ می فرماید ۔ نفس خود را بہ پاکی یاد مکنید
حرام ہے ۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنی ذات کو پاکی کی طرف منسوب نہ کرو ۔ بلکہ خدا جس کو
بلکہ خدا ہر کرا می خواہد پاک می کند ۔ و اعتبار مر خاتمہ راست ۔ و خاتمہ
چاہتا ہے پاک کرتا ہے ۔ اور اعتبار خاتمہ کا ہے اور خاتمے کے بارے میں
کسے را معلوم نیست کہ چہ خواہد بود ۔ در حدیث آمدہ کہ حق تعالیٰ
کسی کو معلوم نہیں ہے کہ کیا ہوگا ۔ حدیث میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ نے بعض لوگوں کو
بعضے کساں را بہشتی نوشتہ و تمام عمر عمل دوزخ می کند و آخر کار تائب
بہشتی لکھا ہے وہ تمام عمر دوزخ کا کام کرتے رہتے ہیں اور آخر میں توبہ کر لیتے ہیں اور
می شود ۔ و عمل بہشت می کند بہشتی می شود ۔ و بعضے کساں را دوزخی
بہشت کے کام کرتے ہیں اور بہشتی ہو جاتے ہیں اور بعض لوگوں کو جہنمی لکھا ہے ۔ وہ تمام عمر
نوشتہ و تمام عمر عمل بہشت می کند ۔ آخر کار نوشتۂ ازلی غالب می آید
جنت کے کام کرتے رہتے ہیں لیکن آخر میں قسمت کا لکھا غالب آتا ہے اور دوزخ
و عمل دوزخ می کند ۔ دوزخی می شود ۔
کے کام کر کے جہنمی ہو جاتے ہیں ۔

تفاخر بہ انساب حرام است ۔ و تکاثر بہ مال و جاہ حرام خداند
ایک دوسرے پر نسب کے بارے میں فخر کرنا حرام ہے اور مال و مرتبے کی زیادتی پر فخر

تعالیٰ فرمودہ کہ کریم نزد خدا متقی تر است ۔

کرنا حرام ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ کے نزدیک عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے ۔

بازی کردن بہ شطرنج یا چوسر یا مانند آں حرام است ۔ واگر دراں

شطرنج یا چوسر اور اسی طرح کے کھیل کھیلنا حرام ہے ۔ اور اگر اسمیں (ہار جیت پر) مال لینے دینے

مال مشروط باشد قمار باشد و حرام قطعی و گناہ کبیرہ باشد ۔ و منکر

کی شرط ہو تو وہ جوا ہے اور قطعی حرام اور گناہ کبیرہ ہے اور اسکے حرام ہونیکا منکر کافر ہوگا ۔ اور

حرمت آں کافر ۔ و نیز لعب بہ پرانیدن کبوتر یا جنگانیدن مرغ و

کبوتر بازی اور مرغ کے مانند دوسرے پرندوں کو لڑانا حرام ہے جب کوئی تجھ پر احسان کرے

مانند آں حرام است ۔ کسیکہ بر تو احسان کند و شکر او کردن و مکافات

تو اسکا شکریہ ادا کرنا اور اسکا بدلہ اتارنا مستحب یا واجب ہے اور اسکا انکار کرنا اور ناشکری

نمودن مستحب است یا واجب ۔ و انکار کردن و کفران نمودن معصیت

کرنا بڑا گناہ ہے کیونکہ جس نے بندے کا شکر نہ کیا اس نے خدا کا

است چہ ہر کہ شکر بندہ نکردہ شکر خدا نکردہ ۔

شکر نہ کیا ۔

کثرت درود بر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم مستحب است و خالی بودن

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنا مستحب ہے اور کسی مجلس کا خدا

مجلس از ذکر خدا و درود بر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم مکروہ است ۔

کے ذکر اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے خالی ہونا مکروہ ہے ۔

مرداں را تشبہ بہ زناں و زناں را تشبہ بہ مرداں و مسلم را تشبہ بہ کفار

مردوں کو عورتوں کے ساتھ مشابہت کرنا اور عورتوں کو مردوں کے ساتھ مشابہت

و فساق حرام است ۔ حقوق مسلماں بر مسلماں شش چیز است

کرنا اور مسلمانوں کو کافروں اور فاسقوں کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے ۔ مسلمانوں پر مسلمان

عیادت مریض۔ حضور جنازہ۔ قبول دعوت و سلام۔ تشمیت عاطس۔
کے چھ حقوق ہیں۔ مریض کی عیادت۔ جنازے میں شرکت۔ دعوت قبول کرنا سلام کرنا۔ چھینکنے
خیر خواہی ہم در حضور و ہم در غیبت۔
والے کے الحمد للہ کہنے کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا سامنے اور پیٹھ پیچھے خیر خواہی کرنا۔
باید کہ دوست دارد مسلماں برائے مسلماناں آنچہ برائے نفس
ایک مسلمان دوسرے مسلمان کیلئے وہی چیز پسند کرے جو کہ خود اپنے لئے پسند کرتا ہے
خود دوست دارد۔ و مکروہ دارد در حق آنہا آنچہ برائے خود نہ پسند
اور ان لوگوں کے حق میں بھی وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند نہیں کرتا۔ سلام کا
رد سلام واجب است۔ آنچہ در حدیث کبائر وارد شدہ بشمار۔ شرک
جواب دینا واجب ہے۔ حدیثوں میں جو بڑے بڑے گناہ وارد ہوئے ہیں شمار کر۔
نافرمانی والدین۔ قتل نفس۔ قسم دروغ۔ شہادت دروغ۔ دشنام
شرک کرنا۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ کسی کو قتل کرنا۔ جھوٹی قسم کھانا۔ جھوٹی شہادت دینا۔ پاکدامن
محصنہ۔ خوردن مال یتیم۔ خوردن ربا۔ گریختن از جنگ کفار گواہی۔
عورت کو زنا کی تہمت لگانا۔ یتیم کا مال کھانا۔ سود کھانا۔ کافروں سے جنگ کرنے سے بھاگنا
قتل فرزند۔ چنانچہ کفار دختران را قتل می کردند۔ زنا خصوصاً
اولاد کو قتل کرنا جس طرح کفار اپنی لڑکیوں کو قتل کرتے تھے۔ زنا کرنا خاص طور سے
بازن ہمسایہ۔ سرقہ۔ قطع طریق۔ بغاوت یعنی بر امام عادل۔ سحر کردن
پڑوسی کی عورت سے چوری کرنا ڈاکہ ڈالنا امام عادل سے بغاوت کرنا۔ جادو کرنا۔
در حدیث آمدہ کہ بزرگتر کبائر آں است کہ کسے پدر و مادر
حدیث میں آیا ہے کہ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دے
خود را دشنام دہد۔ گفتند۔ والدین را چگونہ کسے دشنام دہد؟
لوگوں نے پوچھا کہ کوئی شخص ماں باپ کو کیسے گالی دے گا؟ ارشاد فرمایا جب کوئی

نمود - والدین دیگرے را دشنام دہد او والدین او را دشنام دہد
شخص دوسرے کے ماں باپ کو گالی دیگا تو وہ شخص بھی اسکے ماں باپ کو گالی دیگا۔

در حدیث علامت منافق ایں است - دروغ گوئی خلاف
حدیث شریف میں منافق کی علامت یہ ہے - جھوٹ بولنا وعدہ خلافی کرنا - امانت

وعدگی - خیانت در امانت - غدر بعہد - دشنام در منازعت
میں خیانت کرنا - قول دیکر مکر جانا - جھگڑے کے وقت گالی بکنا

انتخاب از پند نامہ سعدی

سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے پند نامہ سے انتخاب

کریما بہ بخشائے برحال ما
اے کریم ہمارے حال پر بخشش فرما

کہ ہستم اسیر کمند ہوا
کیونکہ میں حرص و ہوا کے پھندے میں ہوں

نداریم غیر از تو فریاد رس
میں تیرے سوا کوئی فریاد سننے والا نہیں رکھتا

توئی عاصیاں را خطا بخش و بس
بس تو ہی گنہگاروں کا گناہ بخشنے والا ہے

نگہدار مارا ز راہ خطا
گناہ کے راستہ سے مجھکو بچائے رکھ

خطا در گزار و صوابم نما
قصور معاف کر اور سیدھا راستہ دکھا

در ثنائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

پیغمبر کی تعریف میں اللہ ان پر رحمت اور سلام بھیجے

زباں تا بود در دہاں جائے گیر
جبتک زبان منہ میں موجود رہے

ثنائے محمد بود دل پذیر
محمد کی تعریف میرے دل کو پسند رہے

حبیب خدا اشرف انبیا
خدا کے دوست اور تمام نبیوں سے اعلیٰ

کہ عرش مجید ش بود متکا
کہ جن کا تکیہ گاہ پاک عرش عظیم ہے

سوار جہاں گیر یکراں براق ۔ — کہ بگذشت از قصر نیلی رواق

سارے جہاں کے آقا براق کے سوار — جو کہ نیلی چھت والے محل سے گذر گئے

در صفت تواضع

عاجزی کی تعریف میں

دلا گر تواضع کنی اختیار — شود خلق دنیا ترا دوستدار

اے دل اگر تو عاجزی اختیار کرے — تو دنیا کی مخلوق تجھ کو دوست بنانیوالی ہوجائے

تواضع بود مایۂ دوستی — کہ عالی بود پایۂ دوستی

عاجزی دوستی کا سرمایہ ہے — کہ اس سے دوستی کا درجہ اونچا ہوتا ہے

تواضع کند مرد را سرفراز — تواضع بود سروراں را طراز

عاجزی انسان کا سر بلند کرتی ہے — عاجزی سرداروں کی علامت ہے

تواضع کند ہر کہ ہست آدمی — نزیبد ز مردم بجز مردمی

جو کامل انسان ہے وہ عاجزی کرتاہے — انسان کو انسانیت کے سوا کچھ اور زیب نہیں دیتا۔

تواضع کند ہوشمند گزیں — نہد شاخ پر میوہ سر بر زمیں

جو ہوشمند ہے وہ عاجزی اختیار کرتا ہے — میوے سے بھری شاخ زمین پر جھک جاتی ہے

تواضع بود حرمت افزائے تو — کند در بہشت بریں جائے تو

عاجزی تیری عزت بڑھاتی ہے — اور بہشت بریں میں تیرے لئے جگہ بناتی ہے

در مذمت تکبر

غرور کی برائی میں ۔

تکبر مکن زینہار اے پسر — کہ روزے زدستش در آئی بسر

اے لڑکے تکبر ہرگز نہ کر — کہ اسکی وجہ سے تو ایکدن سر کے بل گریگا

تکبر ز دانا بود ناپسند | غریب آید ایں معنی از ہوشمند
تکبر کو عقلمند ناپسند کرتا ہے | ہوشمند سے یہ بات نادر ہوتی ہے

تکبر بود عادت جاہلاں | تکبر نیاید ز صاحب دلاں
تکبر کرنا جاہلوں کی عادت ہوتی ہے | اہل دل تکبر نہیں کرتے

تکبر عزازیل را خوار کرد | بزندان لعنت گرفتار کرد
تکبر نے عزازیل کو ذلیل کیا | اور لعنت کے قید خانے میں گرفتار کیا

تکبر بود مایۂ مدبری | تکبر بود اصل بد گوہری
تکبر بدبختی کا چشمہ ہے | تکبر بد ذاتی کی جڑ ہے

چو دانی تکبر چرا می کنی | خطا می کنی و خطا می کنی
جب تو جانتا ہے تو تکبر کیوں کرتا ہے | تو غلطی کرتا ہے تو غلطی کرتا ہے

درفضیلت علم

علم کی فضیلت کے بیان میں

بنی آدم از علم یابد کمال | نہ از حشمت و جاہ و مال و منال
انسان علم سے کمال حاصل کرتا ہے | نہ کہ حشمت مرتبہ اور مال و اسباب سے

پے علم چوں شمع باید گداخت | کہ بے علم نتواں خدا را شناخت
علم کیلئے شمع کے مانند پگھلنا چاہیئے | کیونکہ بغیر علم کے تو خدا کو نہیں پہچان سکتا

خردمند باشد طلبگار علم | کہ گرم است پیوستہ بازار علم
جو عقلمند ہے وہ علم کا طلبگار رہتا ہے | کیونکہ علم کا بازار ہمیشہ گرم رہتا ہے

کسے را کہ شد در ازل بختیار
جو شخص ازل سے خوش قسمت ہوتا ہے

طلب کردن علم کرد اختیار
وہ علم حاصل کرنا پسند کرتا ہے

طلب کردن علم شد بر تو فرض
علم کا حاصل کرنا تجھ پر فرض ہے

دگر واجب است از پیش قطع ارض
نیز اسکے حاصل کرنے کیلئے دنیا کا سفر کرنا واجب ہے

برد دامن علم گیر استوار
جا علم کا دامن مضبوطی سے پکڑ لے

کہ علمت رساند بہ دار القرار
اسلئے کہ علم ہی تجھکو بہشت میں لے جائیگا

میاموز جز علم گر عاقلی
اگر تو عقلمند ہے تو علم کے سوا کچھ نہ سیکھ

کہ بے علم بودن بود غافلی
کیونکہ جاہل رہنا بڑی کم عقلی ہے

در امتناع از صحبت جاہلاں

جاہلوں کی صحبت سے ممانعت کے بیان میں

دلا گر خردمندی و ہوشیار
اے دل اگر تو عقلمند اور ہوشیار ہے

مکن صحبت جاہلاں اختیار
تو تو جاہلوں کی صحبت اختیار نہ کر

ز جاہل گریزندہ چوں تیر باش
تو جاہل سے بھاگنے والا تیر کیطرح رہ

نیامیختہ چوں شکر شیر باش
شیر و شکر کی طرح ملا ہوا نہ رہ۔

ترا اژدہا گر بود یار غار
اگر ایک اژدہا سانپ تیرا یار غار ہو

ازاں بہ کہ جاہل بود غمگسار
تو اس سے بہتر ہے کہ ایک جاہل تیرا دوست ہو

اگر خصم جان تو عاقل بود
اگر عقلمند آدمی تیری جان کا دشمن ہو

بہ از دوستدارے کہ جاہل بود
تو وہ اس دوست سے اچھا ہے جو جاہل ہو

ز جاہل نیاید جز افعال بد
جاہل سے برے کاموں کے سوا کچھ نہیں ہوتا

وز و نشنود کس جز اقوال بد۔
اور اس سے بری باتوں کے سوا کوئی کچھ نہیں سنتا۔

سر انجام جاہل جہنم بود
جاہل کا انجام آخر کار دوزخ ہے
کہ جاہل نکو عاقبت کم بود
کیونکہ جاہل کی عاقبت کم ہی بہتر ہوتی ہے
ز جاہل حذر کردن اولیٰ بود
جاہل سے پرہیز کرنا بہتر ہے
کز ننگ دنیا و عقبیٰ بود
کیونکہ اس سے دنیا اور آخرت میں شرمندگی ہوتی ہے

در صفت طاعت و عبادت

عبادت اور بندگی کی تعریف کے بیان میں۔

کسے را کہ اقبال باشد غلام
اقبال جس شخص کا غلام ہوتا ہے
بود میل خاطر بطاعت مدام
اسکی طبیعت کا میلان ہمیشہ عبادت کیطرف ہوتا ہے
نشاید سر از بندگی تافتن
بندگی سے منہ نہ موڑنا چاہیے
کہ دولت بطاعت توان یافتن
اسلئے کہ طاعت سے دولت حاصل ہو سکتی ہے
سعادت ز طاعت میسر شود
طاعت سے نیک بختی حاصل ہوتی ہے
دل از نور طاعت منور شود
طاعت کے نور سے دل روشن ہوتا ہے
ز طاعت نہ پیچد خردمند سر
عقلمند طاعت سے منہ نہیں پھیرتا
کہ بالاز طاعت نباشد ہنر
کیونکہ عبادت سے بہتر کوئی ہنر نہیں ہے
بہ آب عبادت وضو تازہ دار
عبادت کے پانی سے وضو تازہ رکھ
کہ فرد از آتش شوی رستگار
تاکہ کل قیامت کے دن تو آگ سے رہائی پائے
نماز از سر صدق بر پائے دار
خلوص اور سچائی سے نماز قائم رکھ
کہ حاصل کنی دولت پائیدار
تاکہ تجھے پائدار دولت حاصل ہو
ز طاعت بود در روشنائی جاں
عبادت سے روح کو روشنی ملتی ہے
کہ روشن ز خورشید باشد جہاں
جس طرح سورج سے سارا جہان روشن ہوتا ہے

پرستندۂ آفرینندہ باش / در ایوان طاعت نشینندہ باش
اپنے پیدا کرنے والے کی عبادت کرتا رہ / (اور) بندگی کے حجرے میں بیٹھا رہ
اگر حق پرستی کنی اختیار / در اقلیم دولت شوی شہر یار
اگر تو حق پرستی اختیار کرے / تو تو دولت کے ملک کا بادشاہ ہو جائے

در صفت وفا
وفا کی تعریف کے بیان میں

دلاور وفا باش ثابت قدم / کہ بے سکہ رائج نباشد درم
اے دل وفا کی راہ میں ثابت قدم رہ / اسلئے کہ درم بے ٹھپہ کے رائج نہیں ہوتا
ز راہ وفا گر نہ پیچی عناں / شوی دوست اندر دل دشمناں
اگر تو راہ وفا سے باگ نہ موڑے / تو تو دشمنوں کے دل میں دوست ہو جائے
مگرداں ز کوئے وفا روئے دل / کہ در روئے خالق نباشی خجل
وفا کی گلی سے دل کا رخ نہ پھیر / تا کہ تو خالق کے سامنے شرمندہ نہ ہو

در فضیلت شکر
شکر کی فضیلت کے بیان میں

کسے را کہ باشد دل حق شناس / نشاید کہ بندد زبان سپاس
جس شخص کا دل حق کو پہچاننے والا ہو / اسکو شکر کی زبان بند نہ کرنا چاہیئے
نفس جز بہ شکر خدا بر میار / کہ واجب بود شکر پروردگار
کوئی سانس شکر خدا کے سوا نہ نکال / کیونکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا واجب ہے
ترا مال نعمت فزاید ز شکر / ترا فتح از در درآید ز شکر
شکر سے تیرے مال اور نعمت میں زیادتی ہوگی / شکر کرنے سے بہتری دروازے سے داخل ہوگی
اگر شکر حق تا بہ روز شمار / گزاری نباشد یکے از ہزار
اگر تو خدا کا شکر قیامت کے دن تک / ادا کرتا رہے تو ہزار میں ایک بھی ادا نہ ہو

ولے گفتن شکر اولیٰ تراست
لیکن شکر ادا کرنا سب سے بہتر ہے
کہ اسلام را شکر حق زیور است
کیونکہ خدا کا شکر اسلام کیلئے زیور ہے

گر از شکر ایزد نہ بندی زباں
اگر تو شکر خدا سے زبان نہ بند کرے
بدست آوری دولت جاوداں
تو ہمیشہ کی دولت تیرے ہاتھ آئے

در صفت راستی

سچ بولنے کی تعریف کے بیان میں

دلا راستی گر کنی اختیار
اے دل اگر تو سچائی اختیار کرے
شود دولت ہمدم و بخت یار
تو دولت تیری ہمدم اور نصیب تیرے مددگار ہو جائیں

نہ پیچد سر از راستی ہوشمند
سمجھدار آدمی سچ سے منہ نہیں موڑتا
کہ از راستی نام گردد بلند
کیونکہ سچائی سے نام اونچا ہوتا ہے

دم از راستی گر زنی صبح وار
اگر صبح کی طرح تو سچائی میں سانس لے
ز تاریکی جہل گیری کنار
تو تو جہالت کی تاریکی سے کنارہ پالے

مزن دم بجز راستی زینہار
سچ کے سوا ہرگز کوئی سانس نہ لے
کہ دارد فضیلت بسے بر بسیار
کیونکہ وہ بہت باتوں پر فضیلت رکھتا ہے

بہ از راستی در جہاں کار نیست
دنیا میں سچ سے بہتر کوئی کام نہیں ہے
کہ در گلبن راستی خار نیست
کہ سچ کے گلزار میں کوئی کانٹا نہیں ہے

در مذمت کذب

جھوٹ کی برائی کے بیان میں

کسے را کہ ناراستی گشت کار
جس شخص کا کام جھوٹ بولنا ہوا
کجا روز محشر بود رستگار
وہ قیامت کے دن کیونکر نجات پائیگا

کسے را کہ گردد زبان دروغ
جسکی زبان جھوٹ کی عادی ہو جاتی ہے
چراغ دلش را نباشد فروغ
اسکے دل کے چراغ میں روشنی نہیں رہتی

دروغ آدمی را کند شرمسار
دروغ آدمی را کند بے وقار

جھوٹ آدمی کو شرمندہ کرتا ہے
جھوٹ انسان کو بے وقعت کرتا ہے

دروغ اے برادر مگو زینہار
کہ کاذب بود خوار و بے اعتبار

ہرگز اے بھائی جھوٹ نہ بول
کیونکہ جھوٹا آدمی ذلیل اور غیر معتبر ہوتا ہے

زکج گوئی نیست کارے بتر
ازو گم شود نام نیک اے پسر

جھوٹ سے زیادہ اور کوئی کام برا نہیں ہے
اے لڑکے اس سے نیک نامی کھو جاتی ہے

انتخاب از پند نامہ شیخ عطار رحمۃ اللہ علیہ

شیخ عطار اللہ ان پر رحمت نازل کرے کے پند نامہ سے انتخاب

حمد خدا تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف

حمد بے حد مر خدائے پاک را
آنکہ ایماں داد مشتے خاک را

بیشمار تعریفیں اس خدائے پاک کیلئے
جس نے ایک مٹھی (آدمی) کو ایمان عطا کیا

اوست سلطانے ہرچہ خواہد آں کند
عالمے را در دمے ویراں کند

وہ بادشاہ ہے جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے
ایک عالم کو ایک دم میں فنا کر سکتا ہے

ہست سلطانی مسلم مر ورا
نیست کس را زہرہ چون و چرا

اسکی بادشاہت مسلم ہے
کسی کو چون و چرا کرنے کی طاقت نہیں ہے

آں یکے را گنج و نعمت می دہد
دیگرے را رنج و زحمت می دہد

ایک کو خزانہ اور نعمت دیتا ہے
دوسرے کو تکلیف اور مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے

آں یکے را از زر دو صد ہمیاں دہد
دیگرے در حسرت ناں جاں دہد

ایک کو دو ہمیانیاں سونے کی دیتا ہے
اور دوسرا روٹی کی آرزو ہی میں جان دیدیتا ہے

آں یکے بر تخت با صد عز و ناز
ایک وہ ہے جو تخت پر عزت و ناز سے بیٹھا ہے

دیگرے کردہ دہاں از فاقہ باز
دوسرا فاقے سے منہ کھولے ہوئے ہے

آں یکے پوشیدہ سنجاب و سمور
ایک وہ جو سنجاب اور سمور پہنے ہوئے ہے

دیگرے خفتہ برہنہ بر تنور
دوسرا ننگے بدن تندور کے قریب لیٹا ہوا ہے

آں یکے بر بستر کمخواب و رخ
ایک وہ جو رخ اور کمخواب کے بستر پر لیٹا ہے

دیگرے بر خاک ہواری بستہ یخ
دوسرا ٹھنڈی سخت معمولی زمین پر پڑا ہوا ہے

طرفۃ العینی جہاں برہم زند
اگر چشم زدن میں دنیا کو تہ و بالا کر دے

کس نمی یارد کہ آنجا دم زند
کسی میں مجال نہیں کہ اس وقت دم بھی مار سکے

بے پدر فرزند پیدا او کند
وہ بغیر باپ کے لڑکا پیدا کرتا ہے

طفل را در مہد گویا او کند
وہ گہوارے میں بچے سے بات کرواتا ہے

مردہ صد سالہ را حے می کند
وہ سو برس کے مردے کو زندہ کرتا ہے

این بجز حق دیگرے کے می کند
یہ خدا کے علاوہ دوسرا کون کر سکتا ہے

از زمین خشک رویاند گیاہ
وہ سوکھی زمین سے گھاس اگاتا ہے

آسماں را بے ستوں دارد نگاہ
آسمانوں کو بغیر ستون کے محفوظ رکھے ہوئے ہے

ہیچ کس در ملک او انباز نے
کوئی شخص اسکے ملک میں ساجھی نہیں ہے

قول او را لحن نے آواز نے
اسکی بات میں نہ سر ہے نہ آواز ہے

در نعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

رسولوں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت

بعد زیں گویم نعت مصطفےٰ
اسکے بعد نعت مصطفےٰ بیان کرتا ہوں

آنکہ عالم [illegible] صفا
جسکے [illegible] صفائی حاصل ہوئی

سید الکونین ختم المرسلین — آخر آمد بود فخر الاولین
دو جہاں کے سردار اور نبیوں کے خاتم — سب سے آخر میں تشریف لائے اور پیشروں کے لئے باعث فخر ہوئے

آنکہ آمد نہ فلک معراج او — انبیا و اولیا محتاج او
جنھوں نے آسمان معراج میں طے کئے — تمام انبیاء اور اولیا ان کے محتاج ہیں

شد وجودش رحمۃ للعالمین — مسجد او شد ہمہ روئے زمین
ان کا وجود سارے عالموں کے لئے رحمت ہوا — ساری روئے زمین ان کی مسجد ہوئی

صد ہزاراں رحمت جاں آفریں — بر روئے و بر آل پاک طاہریں
اللہ تعالیٰ کی سینکڑوں ہزار رحمتیں — ان پر اور ان کی پاک اولاد پر نازل ہوں

ہر دم از ما صد درود و صد سلام — بر رسول و آل و اصحابش تمام
ہر وقت ہماری طرف سے سینکڑوں درود اور سینکڑوں سلام — رسول اور انکی اولاد اور انکے صحابیوں کو پہنچے

مناجات

دعا

بادشاہا جرم ما را در گذار — ما گنہ گاریم تو آمرزگار
اے بادشاہ ہمارے گناہوں کو معاف فرما دے — ہم گنہ گار ہیں اور تو بخشنے والا ہے

تو نکوکاری و ما بد کردہ ایم — جرم بے اندازو بیحد کردہ ایم
تو نیکوکار ہے اور ہم نے برے کام کئے ہیں — اور ہم نے بیحد و بیشمار گناہ کئے ہیں

سالہا در بند عصیاں گشتہ ایم — آخر از کردہ پشیماں گشتہ ایم
سالہا سال ہم گناہوں کے جال میں گرفتار رہے ہیں — آخر کار اپنے کئے ہوئے پر شرمندہ ہوئے ہیں

روز و شب اندر معاصی بودہ ایم — غافل از امر و نواہی بودہ ایم
دن رات ہم گناہوں میں گھرے رہے ہیں — خدائی احکام اور منا ہی سے غافل رہے ہیں

بے گنہ نہ گذشت بر ما ساعتے — با حضور دل نہ کردم طاعتے
مجھ پر ایک لمحہ بھی بغیر گناہوں کے نہیں گذرا — میں نے خلوص دل سے کبھی بھی اطاعت نہیں کی

بر درآمد بندۂ بگریختہ
آبروئے خود ز عصیاں ریختہ

(تیری راہ سے) بھاگا ہوا غلام تیرے در پر آیا ہے
گناہوں سے اپنی عزت کو خاک میں ملا کر

مغفرت دارد امید از لطف تو
زانکہ خود فرمودۂ لاتقنطوا

تیرے لطف و کرم سے مغفرت کی امید رکھتا ہے
اسلئے کہ تو نے خود فرمایا ہے کہ تم میری رحمت سے ناامید نہ ہو

بحر الطاف تو بے پایاں بود
ناامید از رحمت شیطاں بود

تیرے دریائے کرم کی کوئی حد نہیں ہے
شیطان ہی تیری رحمت سے ناامید ہوتا ہے

نفس و شیطاں زد کریما راہ من
رحمتت گردد شفاعت خواہ من

اے کریم نفس و شیطان نے میرا راستہ کھوٹا کر دیا ہے
(کاش) تیری رحمت میری شفاعت کرنے والی ہو جائے

چشم دارم کز گنہ پاکم کنی
پیش ازاں کاندر لحد خاکم کنی

میں امید رکھتا ہوں کہ تو مجھ کو گناہوں سے پاک کر دیگا
اس سے پہلے کہ مجھ کو قبر کے اندر مٹی میں ملا دیا جائے

اندر آں دم کز بدن جانم بری
از جہاں با نور ایمانم بری

اس وقت جبکہ تو میرے جسم سے روح کو جدا کرے
تو نور ایمان کیساتھ مجھ کو دنیا سے لے جا

ترغیب خاموشی

خاموش رہنے کی ترغیب

اے برادر گر تو ہستی حق طلب
جز بفرمان خدا مکشائے لب

اے بھائی اگر تو طالب حق ہے
تو اپنے لب سوائے خدا کے حکم کے مت کھول

عاقلاں را پیشہ خاموشی بود
پیشۂ جاہل فراموشی بود

عقلمندوں کا پیشہ (عادت) خاموشی ہوتا ہے
جاہل کی عادت بھول جانے کی ہوتی ہے

خامشی از کذب و غیبت واجب است
ابلہ است آں کو بگفتن راغب است

جھوٹ اور غیبت سے خاموش رہنا واجب ہے
وہ بیوقوف ہے جو زیادہ بولنے سے رغبت رکھتا ہے

اے برادر جز ثنائے حق مگو
قول خود را از برائے دق مگو

اے بھائی سوائے خدا کی تعریف کے اور کچھ نہ کہہ
اپنی بات کو دوسروں کے ستانے کیلئے نہ کہو۔

دل ز پر گفتن بمیرد در بدن
گرچہ گفتارت بود دُرِّ عدن

بہت بولنے سے جسم میں دل مردہ ہو جاتا ہے
اگرچہ تیرے بول عدن کے موتی ہی کیوں نہ ہو

عمل خالص

نیک عمل

گر تو باشی اہل ایماں اے عزیز
پاک داری چار چیز از چار چیز

اے عزیز اگر تو ایمان والا ہے
تو چار چیز کو چار چیزوں سے پاک رکھ

از حسد اول تو دل را پاک دار
خویشتن را بعد ازاں مومن شمار

تو سب سے پہلے تو اپنے دل کو حسد سے پاک رکھ
اس کے بعد تو خود کو مومن سمجھ

پاک دار از کذب و از غیبت زباں
تا کہ ایمانت نفتد در زیاں

زبان کو جھوٹ اور غیبت سے پاک رکھ
تا کہ تیرے ایمان کو نقصان نہ پہنچے

پاک گر داری عمل را از ریا
شمع ایمان ترا باشد ضیا

اگر تو اپنے عمل کو دکھاوے سے پاک رکھے
تو تیری شمع ایمان میں روشنی پیدا ہو جائے

چوں شکم را پاک داری از حرام
مرد ایماں دار باشی والسّلام

اگر تو پیٹ کو حرام غذا سے پاک رکھے
تو تو ایماندار انسان ہو جائیگا اور تجھ پر سلامتی ہو

منع از کثرت خواب و طعام

زیادہ سونے اور کھانے کی ممانعت

زآب و ناں تا لب شکم را پر مساز
ہمچو حیواں بہر خود آخور مساز

تو روٹی اور پانی سے پیٹ کو لبوں تک نہ بھر
جانور کی طرح اپنے لئے ساننی نہ بنا

روز کم خور گرچہ صائم نیستی
پر مخور آخر بہائم نیستی

دن میں کم کھا اگرچہ روزے دار نہیں ہے
پیٹ بھر کر نہ کھا کیونکہ تو جانور نہیں ہے

ایکہ در خوابی ہمہ شب تابہ روز
توجو پوری رات اور دن چڑھے تک سوتا رہتا ہے

بہر گور خود چراغے بر فروز
اپنی قبر کے لیے چراغ روشن کرنیکی فکر کر

خواب و خور جز پیشہ انعام نیست
کھانا اور سونا جانور کے طریقے کے سوا اور کچھ نہیں

خفتگاں را بہرہ از انعام نیست
سونیوالوں کیلئے خدا کے انعام میں کوئی حصہ نہیں ہے

منع از خود آرائی و خود ستائی۔

خود ستائی اور خود آرائی سے ممانعت

خود ستائی پیشہ شیطاں بود
خود ستائی شیطان کا کام ہے

ہر کہ خود را کم زند مرداں بود
مرد وہ ہے جو اپنے کو حقیر سمجھے

گفت شیطاں من ز آدم بہترم
شیطان نے کہا کہ میں آدم سے بہتر ہوں

تا قیامت گشت ملعون لاجرم
اسی وجہ سے وہ قیامت تک کیلئے ملعون ہو گیا

از تواضع خاک مردم می شود
عاجزی کے سبب مٹی آدم بن جاتی ہے

نور نار از سرکشی گم می شود
(اور) نور آتش (شیطان) سرکشی کی وجہ سے گم ہو جاتا ہے

رانده شد ابلیس از مستکبری
ابلیس تکبر کی وجہ سے راندۂ درگاہ ہوا

گشتہ مقبول آدم از مستغفری
اور آدم استغفار کی وجہ سے مقبول ہوئے

دانہ پست افتد زبر دستش کنند
دانا جو پستی میں گرتا ہے حق تعالیٰ اسکو ابھار دیتے ہیں

خوشہ چوں سر بر کشد پستش کنند
خوشہ جب بلند ہوتا ہے تو اسکو جھکا دیتے ہیں

نشان ابلہی

بے وقوفی کی نشانی

چار چیز آمد نشان ابلہی
چار چیزیں بیوقوفی کی علامت ہیں

با تو گویم تا ببا آگہی
تجھے بتاتا ہوں تاکہ تجھکو واقفیت ہو جائے۔

عیب خود را بد نہ بیند در جہاں
باشد اندر جستن عیب کساں

دنیا میں جو شخص اپنے عیب کو برا نہیں سمجھتا
اور لوگوں کے عیب تلاش کرنے میں لگا رہتا ہے

تخم بخل اندر دل خود کاشتن
آنکہ امید سخاوت داشتن

اپنے دل میں کنجوسی کا بیج بوتا ہے
اس پر بھی جود و سخا کی آرزو رکھتا ہے

ہر کہ خلق از خلق او خوشنود نیست
ہیچ قدرش بر در معبود نیست

مخلوق جس کے اخلاق سے خوش نہیں ہے
اللہ تعالیٰ کے دربار میں اس کی کوئی قدر نہیں ہے

ہر کہ او را پیشہ بدخوئی بود
کار او پیوستہ بدگوئی بود

جس کسی کا طریقہ بدخوئی ہوتا ہے
اس کا کام ہمیشہ بدگوئی ہوتا ہے

تاکید بیاد حق

اللہ تعالیٰ کے ذکر کی تاکید

باش دائم اے پسر در یاد حق
گر خبر داری ز عدل و داد حق

اے لڑکے اللہ کی یاد میں ہمیشہ لگا رہ
اگر تو اللہ کے عدل و انصاف سے واقف ہے

زندہ دار از ذکر صبح و شام را
در تغافل مگذراں ایام را

صبح و شام اللہ کا ذکر کیا کر
زندگی کے ان دنوں کو غفلت میں نہ گذار

یاد حق آمد غذا ایں روح را
مرہم آمد ایں دل مجروح را

اللہ کی یاد اس روح کی غذا ہے
اور زخمی دل کے لئے مرہم ہے

گر زمانے غافل از رحمان شوی
اندراں دم ہمدم شیطاں شوی

جس گھڑی تو اللہ سے غافل رہے گا
اس وقت تو شیطان کا ساتھی ہوگا

مومنا ذکر خدا بسیار گو
تا بیابی در دو عالم آبرو

اے مومن اللہ تعالیٰ کا ذکر خوب کیا کر
تاکہ تو دونوں جہان میں عزت پائے

ذکر را اخلاص می باید نخست
ذکر بے اخلاص کے باشد درست

اللہ کے ذکر میں سب سے اول اخلاص چاہیئے
ذکر خلوص دل کے بغیر کب درست ہوتا ہے

ہست مر ہر عضو را ذکر دگر | ہفت اعضا ہست ذاکر اے پسر
ہر عضو کیلئے جدا جدا ذکر کا طریقہ ہے | اے لڑکے سات اعضا ذکر کرنے والے ہیں۔

ذکر چشم از خوف حق بگریستن | باز در آیات او نگریستن
آنکھوں کا ذکر اللہ کے خوف سے رونا ہے | پھر اسکی نشانیوں کو دیکھنا اور اسمیں غور فکر کرنا

یاری ہر عاجز آمد ذکر دست | ذکر پا خویشاں زیارت کردن است
ہاتھ کا ذکر ہر عاجز کی مدد کرنا ہے | پیروں کا ذکر رشتہ داروں کی زیارت کرنا ہے

استماع از قول رحماں ذکر گوش | تا توانی روز و شب در ذکر کوش
کانوں کا ذکر اللہ کی باتوں کو سننا ہے | جہانتک تجھ سے ہوسکے دن رات ذکر کرنے کی کوشش کر

اشتیاق حق بود ذکر دلت | کوش تا ایں ذکر گردد حاصلت
دل کا ذکر اللہ سے لو لگانا ہے | کوشش کر ایسا ذکر تجھکو حاصل ہو جائے

خواندن قرآں بود ذکر لساں | ہر کرا ایں نیست ہست از مفلساں
زبان کا ذکر قرآن پاک کا پڑھنا ہے | جسمیں یہ بات نہیں وہ مفلسوں میں سے ہے

شکر نعمت ہائے حق میکن مدام | تا کند حق بر تو نعمت ہا تمام
ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کر | تا کہ اللہ تعالیٰ تجھکو بیحساب نعمتیں بخشے

حمد خالق بر زباں دار اے پسر | عمر تا بر باد ندہی سر بسر
اے لڑکے اللہ کی حمد ورد زبان رکھ | تاکہ تیری عمر بیکار ضائع نہ ہو۔

لب مجنباں جز بذکر کردگار | زانکہ پاکاں راہمیں بود است یار
ذکر حق کے سوا تو اپنے ہونٹ نہ ہلا | کیونکہ پاک لوگوں کا یہی مشغلہ رہا ہے

سعادت۔ نیک بختی

برسعادت چار چیز آمد دلیل | شرح ایں ہر چار بشنو اے خلیل
نیک بختی کی چار چیزیں علامت ہوتی ہیں | اے دوست ان چاروں کی تفصیل سن لے

از سعادت ہر کرا باشد نشاں
جس کسی میں سعادت کی علامت ہوتی ہے
ہر کرا باشد سعادت رہنما
سعادت جس شخص کی رہنما ہوتی ہے
ہر کرا بخت و سعادت گشت یار
بخت سعادت جسکے دوست ہوتے ہیں
گر تو خود را رہوایت کشتہ
اگر تو نے اپنے نفس کو مار لیا ہے

باشدش تدبیر با با دوستاں
اسکے دوستوں کے ساتھ صلاح مشورے ہوتے ہیں
صبر دارد از جفائے ناسزا
وہ ظالم کی جفاؤں پر صبر کر لیتا ہے
در جہاں باشد بدشمن سازگار
اسکی دنیا میں دشمن کیساتھ بھی موافقت ہو جاتی ہے
داں کہ از اہل سعادت گشتہ
تو سمجھ لے کہ تو سعادت والوں میں سے ہو گیا

چار چیز را حقیر نباید شمرد

چار چیزوں کو حقیر نہ سمجھنا چاہیئے

چار چیز آمد بزرگ و معتبر
چار چیزیں بڑی اور قابل اعتبار ہوتی ہیں
زاں یکے خصم است و دیگر آتش است
ان میں سے ایک تو دشمن ہے اور دوسری آگ
چارمی دانش کہ آراید ترا
چوتھی عقل ہے جو تجھے آراستہ کرتی ہے
ہر کہ در چشمش عدو باشد حقیر
جس کی آنکھوں میں دشمن حقیر ہوتا ہے
ذرۂ آتش چو شد افروختہ
آگ کی چنگاری جب سر اٹھاتی ہے
علم گر اندک بود خوارش مدار
علم چاہے تھوڑا ہی کیوں نہ ہو اسکو حقیر د سمجھو

می نماید خرد لیکن در نظر
حالانکہ نظر میں وہ چھوٹی معلوم ہوتی ہیں
بار بیماری کز و دل ناخوش است
تیسری بیماری جو دل کو نا پسند ہوتی ہے
این ہمہ تا خرد ننماید ترا
ان تمام چیزوں کو اگر تو چھوٹا د سمجھ
از بلائے او کند روزے نفیر
ایکدن اسکی لائی ہوئی مصیبت سے واویلا کرنا پڑتا ہے
بینی از وے عالمے را سوختہ
تو تو اس سے ایک عالم جلا ہوا دیکھے گا۔
زانکہ دارد علم قدرے بیشمار
کیونکہ علم بیحد قدر و منزلت رکھتا ہے

رنج اندک رامکن غم خوارگی
معمولی بیماری کیلئے بھی تدبیر کر
ورنہ بینی عاجز و بیچارگی
ورنہ پھر مجبور ہو کر پچھتانا پڑے گا
درد سر را گر نجوید کس علاج
اگر کوئی شخص درد سر کا علاج نہ کرے
خوف آں باشد کہ برگردد مزاج
تو اسکے پاگل ہو جانے کا ڈر رہتا ہے
باش از قول مخالف پر حذر
دشمن کی باتوں سے پرہیز کر
پیش ازاں کز پا در آئی اے پسر
اس سے پہلے کہ تم مصیبت میں پھنس جاؤ
آتش اندک تواں کشتن بہ آب
تھوڑی سی آگ کو تو پانی سے بجھایا جا سکتا ہے
وائے آں ساعت کہ گیرد التہاب
لیکن جب اس گھڑی پر جبکہ وہ بھڑک چکی ہو

مذمت خشم و غضب

غصے کی برائی

اے پسر ہر کس کہ دارد چار چیز
اے لڑکے جسمیں یہ چار باتیں ہوتی ہیں
چار دیگر ہم شود موجود نیز
تو انکے ساتھ چار باتیں اور بھی پیدا ہو جاتی ہیں
عاقبت رسوائی آید از لجاج
لڑائی جھگڑے سے آخر کار رسوائی ہوتی ہے
خشم را نہ کند پشیمانی علاج
اور غصے کا علاج شرمندگی سے نہیں ہوتا
بے گماں از کبر خیزد دشمنی
تکبر سے یقیناً دشمنی پیدا ہوتی ہے
حاصل آید خواری از کاہل تنی
اور کاہلی سے ذلت حاصل ہوتی ہے
چوں لجوجی درمیان پیدا شود
جب آپس میں جھگڑا پیدا ہو جاتا ہے
بندہ از شومی او رسوا شود۔
تو انسان اسکی نحوست سے رسوا ہو جاتا ہے
خشم خود را چونکہ داند جاہلے
جاہل چونکہ اپنے غصے کو جانتا ہے
جز پشیمانی نباشد حاصلے
اسکو پشیمانی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا
ہر کہ گشت از کبر بالا گردنش
جب کوئی غرور سے سر اٹھانے لگتا ہے
دوستاں گردند آخر دشمنش
تو دوست بھی آخر کار اسکے دشمن ہو جاتے ہیں

کاہلی را ہر کہ ساز د پیشہ
آید از خواری بپا یش تیشہ
جو شخص اپنی عادت کاہلی بنالیتا ہے
وہ اپنے پیروں پر ذلت کی کلہاڑی مارتا ہے
خشم خود را گر فرو نخورد کسے
عاقبت بینی پشیمانی بسے
جو شخص اپنے غصہ کو نہیں پی سکتا
آخر کار اسکو بہت شرمندگی دیکھنی پڑتی ہے
ہر کہ او افتادۂ تن پرور است
نیست آدم کمتر از گاؤ خر است
جو شخص پیٹ کا بندہ اور پڑا پڑا ہوتا ہے
وہ انسان نہیں بلکہ بیل اور گدھے سے کم درجہ کا ہے

بیان چار چیز کہ گردانیدن آں محال است

چار چیزوں کا بیان جن کا واپس لانا غیر ممکن ہے

چار چیز است آنکہ بعد از رفتنش
از محالات است باز آوردنش
چار چیزیں ایسی ہیں جن کو جانیکے بعد
پھر ان کو واپس لانا غیر ممکن ہے
چوں حدیثے رفت ناگہ بر زباں
یا کہ تیرے جست بیروں از کماں
جب کوئی بات اچانک زبان سے نکل گئی
یا کہ تیر کمان سے چھوٹ گیا
باز چوں آرد حدیثے گفتہ را
کس نگرداند قضائے رفتہ را
کبھی ہوئی بات کس طرح واپس لائی جاتی ہے
گذرے ہوئے وقت کو کوئی واپس نہیں لا سکتا
باز کے گردد چو تیر انداختی
ہمچنیں عمرے کہ ضائع ساختی
جب تو نے تیر چھوڑ دیا تو کب واپس آسکتا ہے
اسی طرح تیری عمر جو تو نے ضائع کر دی ذکب لوٹ سکتی ہے
ہر کہ بے اندیشہ گفتارش بود
پس ندامتہائے بسیارش بود
جو شخص بغیر سوچے سمجھے بات کرتا ہے
اسکو بعد میں بیحد شرمندگی ہوتی ہے
تا نگفتی می توانی گفتنش
چوں بگفتی کے توان نہفتنش
نہ کہی ہوئی بات کو تجھے کہنے کا اختیار ہے
لیکن اگر تو کہہ چکا ہے تو پھر کیسے چھپا سکتا ہے

بیان چار چیز کہ خواری آرد

چار چیزوں کا بیان جو ذلت لاتی ہیں۔

چار چیز است بر دہد از چار چیز
چار چیزوں سے اور چار چیزیں پیدا ہوتی ہیں

نشنود ایں نکتہ جز اہل تمیز
اس نکتے کو اہل تمیز کے علاوہ کوئی نہیں سنتا

ہر کہ زو صادر شود ایں چار کار
جس شخص سے یہ چار کام سرزد ہوجاتے ہیں

بیند او چار دگر بے اختیار
تو وہ دوسری چار مجبوراً دیکھتا ہے

چوں سوال آورد گردد خوار مرد
جب کوئی شخص سوال کا ہاتھ پھیلاتا ہے ذلیل ہوتا ہے

ماند تنہا ہر کہ استخفاف کرد
اور جس نے استخفاف (بخیلی) کیا اس کا کوئی ساتھی نہیں رہتا

ہر کہ در پایاں کارے ننگرد
جو شخص کسی کام کے انجام پر نظر نہیں رکھتا

عاقبت روزے پشیمانی خورد
آخر کار اسکو ایک دن شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے

ہر کہ نکند احتیاط کارہا
جو شخص اپنے کاموں میں احتیاط نہیں برتتا

بر دلش آخر نشیند بارہا
اسکے دل پر آخر کار بوجھ سوار ہو جاتا ہے

ہر کہ گشت از خوئے بد ناسازگار
جو شخص بری عادتوں کی وجہ سے بدنام ہو جاتا ہے

دوستاں بیشک کنند از وے فرار
تو بیشک دوست اس سے بھاگنے لگتے ہیں

عطائے حق ٭

اللہ تعالیٰ کی عطا،

چار چیز است از عطا ہائے کریم
چار چیزیں اللہ تعالیٰ کی خاص عطیات ہیں

با تو گویم یاد گیر اش اے سلیم
اے نیک شخص تجھ کو بتاتا ہوں ان کو یاد کر

فرض حق اول بجا آوردن است
سب سے پہلے تو اللہ کے فرائض کو ادا کرنا ہے

والدین از خویش راضی کردن است
اسکے بعد اپنی ذات سے ماں باپ کو خوش رکھنا ہے

حکم دیگر چیست با شیطاں جہاد
دوسرا حکم کیا ہے شیطان کیساتھ جنگ کرنا

چارمی نیکی بہ خلق نامراد
چوتھی چیز مجبور مخلوق کے ساتھ نیکی کرنا ہے

دربیان آنکہ آبرو نریزد ۔

ان باتوں کا بیان جس سے عزت نہ جائے ۔

دور باش از پنج خصلت اے پسر
تا نریزد آبرویت در نظر
اے لڑکے پانچ عادتوں سے دور رہ
تاکہ تیری عزت لوگوں کی نظر میں کم نہ ہو

اولا کم گوئے با مردم دروغ
زانکہ گردی از دروغت بے فروغ
اول یہ کہ لوگوں سے جھوٹ نہ بول
کیونکہ جھوٹ بکنے کو بلندی حاصل نہ ہوگی

ہر کہ استیزہ کند با مہتراں
آبروئے خود بریزد بیگماں
جو شخص بڑوں سے لڑائی جھگڑا کرتا ہے
وہ یقیناً اپنی عزت کو گنواتا ہے

پیش مردم ہر کرا نبود ادب
گر بریزد آبرو نبود عجب
جو شخص لوگوں کے سامنے ادب سے پیش نہ آئے
وہ اگر اپنی عزت گنوادے تو کوئی تعجب نہیں

از سبکساراں مباش اے نیک خو
کز سبکساری بریزد آبرو
اے نیک شخص تو نالائقوں جیسا نہ بن
کیونکہ نالائقی سے عزت چلی جاتی ہے

اے پسر با مہتراں کمتر ستیز
وز حماقت آبروئے خود مریز
اے لڑکے تو بڑوں کے ساتھ دشمنی نہ کر
اور اس طرح اپنی عزت حماقت سے نہ گنوا

گر بعالم آبروئی بایدت
دائما خلق نکوئی بایدت ۔
اگر دنیا میں تو عزت چاہتا ہے
تو تجھکو ہمیشہ اچھے اخلاق سے پیش آنا چاہیئے

ہر کہ آہنگ سبکساری کند
ز آبروئے خویش بیزاری کند
جو شخص حماقت اور نادانی کا ساتھ دیتا ہے
وہ گویا خود اپنی عزت سے بیزار ہے

جز حدیث راست با مردم مگو
تا نگردد آبرویت آب جو
لوگوں سے سچ کے علاوہ کوئی بات نہ کہو
تاکہ تیری آبرو ندی کے پانی کی طرح بہہ نہ جائے

اختلاف واز خیانت باش دور
تا بود پیوستہ در روح تو نور
تو اختلاف اور خیانت سے دور رہ
تاکہ تیری روح میں ہمیشہ نور رہے

گر ہمی خواہی کہ گویندت نکو
اے برادر ہیچ کس را بد مگو
اگر تو چاہتا ہے کہ لوگ تجھکو نیک کہیں
تو اے بھائی تو کسی کو برا نہ کہہ
تا نباشی در جہاں اندوگہیں
از حسد در روزگار کس مبیں
تاکہ تو دنیا میں غمگین نہ ہووے
لوگوں کے اچھے دنوں پر حسد نظر نہ کر

دربیان آنکہ آبرو بیفزاید۔

ان باتوں کا بیان جن سے عزت بڑھتی ہے

از سخاوت آبرو افزوں شود
وز بخیلی بے خرد ملعون شود
سخاوت سے عزت زیادہ ہوتی ہے
اور بیوقوف کنجوسی سے ملعون ہوتا ہے
ہر کرا بر خلق بخشائش بود
آبروئے او در افزائش بود
جو لوگوں کے ساتھ سخاوت کرتا رہتا ہے
اسکی عزت بڑھتی ہی رہتی ہے
باش دائم بردبار و باوفا
تا برُوئے خویش بینی صد صفا
تو ہمیشہ بردبار اور باوفا رہ
تاکہ تو اپنے چہرے پر خوب نور دیکھے
بردباری جوئے و بے آزار باش
تاکہ گردد در ہنر نام تو فاش
بردباری کر اور بے مزر بن
تاکہ ہنر میں ترا نام مشہور ہو۔
تا بماند رازت از دشمن نہاں
سرّ خود با دوستاں کمتر رساں
تاکہ ترا راز دشمن سے پوشیدہ رہے
اپنے راز کو دوستوں پر بھی کم ظاہر کر
تا نگردی پیش مردم شرمسار
آنچہ خود نہ نہادہ باشی بر مدار
تاکہ لوگوں کے سامنے تو شرمندہ نہ ہو
جو بات تجھے حاصل نہیں اسکا دعویٰ مت کر
اے برادر پردۂ مردم مدر
تا نہ درد پردہ ات شخصے دگر
اے بھائی لوگوں کے عیب کو ظاہر نہ کر
تاکہ کوئی دوسرا شخص تیرے عیب کو ظاہر کرے

بہوائے دل مکن زنہار کار
تا ہرگز نیارد پس پشیمانیت بار
اپنے دل کی خواہش کیلئے کوئی کام مت کر
تاکہ تجھکو شرمندگی کا بوجھ نہ اٹھانا پڑے

تا زبانت بود اے خواجہ دراز
دست کوتاہ دار در ہر جانب مناز
[illegible]
اپنا ہاتھ ہمیشہ ہر جانب نہ دوڑاؤ۔

قدر خود را می شناس اے محترم
تا شناسد دیگرے قدر تو ہم
اے محترم اپنی قدر و عزت کو پہچان
تاکہ دوسرے لوگ بھی تمہاری قدر و عزت کو پہچانیں۔

ہر کرا قدرے نباشد در جہاں
زندہ مشمارش کہ ہست از مردگاں
دنیا میں جس کسی کی قدر نہیں ہوتی
اسکو زندہ مت سمجھو وہ مردوں میں سے ہے

از قناعت ہر کرا بود نشاں
کے تواند ساز دشمن اہل جہاں
جس شخص کے دل میں قناعت کا اثر ہو
تو دنیا والے اسکو دشمن کیسے بنا سکتے ہیں

ہر کہ در دست خویش چوں یابی ظفر
عفو پیش آر در جرمش درگزر
اپنے دشمن پر اگر تو کامیابی پاوے
تو رحم کر اور اسکے جرم کو معاف کردے

دائما می باش از حق ترس گار
نیز باش از رحمتش امیدوار
ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہ
اور اسکی رحمت کا امیدوار بھی رہ

با تواضع باش خوکن با ادب
صحبت پرہیزگاراں می طلب
انکساری کر اور با ادب بننے کی عادت ڈال
اور پرہیزگاروں کی صحبت کا طالب ہو

صبر و علم و حلم تریاق دل اند
حرص و بغض و کینہ زہر قاتل اند
صبر علم اور حلم دل کیلئے تریاق ہیں
اور حرص بغض اور کینہ زہر قاتل ہیں۔

ہمچو تریاق اند داناں یا ندیم
قاتل اند اے خواجہ ناداناں چو سم
دنیا کے عقلمند لوگ تریاق کے مانند ہیں
اے خواجہ بیوقوف لوگ زہر کے مانند قاتل ہیں

مردم از تریاق می یابد نجات
خود کسے از زہر کے یابد حیات
تریاق سے انسان نجات پاتے ہیں
کسی نے زہر سے کبھی زندگی پائی ہے

فخر جملہ کارہا ناں دادن است
در برائے دوستاں کشادن است

تمام کاموں سے افضل کام کھانا کھلانا ہے
اور اپنا دروازہ دوستوں کیلئے کھول رکھنا ہے

گرچہ دانا باشی و اہلِ ہنر
خویش را کمتر ز ہر ناداں شمر

اگر ہنرمند اور عقلمند ہے تو
تو خود کو ہر بیوقوف سے کمتر سمجھ

معرفت اللہ

خداشناسی

معرفت حاصل کن اے جانِ پدر
تا بیابی از خدائے خود خبر

اے بیٹے معرفت (خدا کو پہچاننا) حاصل کر
تاکہ تجھے اپنے خدا سے واقفیت ہو جائے

ہر کہ عارف شد خدائے خویش را
در بقا بیند لقائے خویش را

جو اپنے خدا کا عارف ہو گیا
تو وہ اپنی موت میں بھی زندگی دیکھتا ہے

ہر کہ او عارف نباشد زندہ نیست
قربِ حق را لائق و ارزندہ نیست

جو شخص خدا کو نہیں پہچانتا وہ گویا زندہ نہیں
وہ قربتِ حق کے لائق اور اہل نہیں ہے

ہر کہ او را معرفت حاصل نشد
ہیچ با مقصودِ خود واصل نشد

جس کسی کو معرفتِ خدا حاصل نہ ہوئی
وہ اپنے مقصود کو حاصل نہ کر سکا

نفسِ خود را چوں تو بشناسی دلا
حق تعالیٰ را بدانی با عطا

اے دل اگر تو اپنے نفس کو پہچان لے
تو حق تعالیٰ (پہچاننے) کا انعام پائے گا

عارف آں باشد کہ باشد حق شناس
ہر کہ عارف نیست گردد ناسپاس

عارف وہ ہے جو اللہ کو پہچاننے والا ہے
جو عارف نہیں ہے وہ ناشکرا ہے

ہست عارف را بدل مہر و وفا
کارِ عارف جملہ باشد با صفا

عارف کا دل مہر و وفا سے معمور ہوتا ہے
عارف کے تمام کام اخلاص کیساتھ ہوتے ہیں

ہر کہ او را معرفت بخشد خدا
غیرِ حق را در دلِ او نیست جا

جس شخص کو اللہ تعالیٰ معرفت عنایت کر دیتا ہے
تو اس کے دل میں غیر اللہ کیلئے جگہ نہیں رہتی

صدقہ

صدقہ

تا اماں یابی ز قہر کردگار
تاکہ تو اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچے
صدقہ می دہ در نہاں و آشکار
تو ظاہر میں بھی اور پوشیدہ طور پر بھی صدقہ دے

صدقہ دہ ہر بامداد و ہر پگاہ
تو ہر صبح اور شام صدقہ دیا کر
تا بلاہا از تو گرداند الٰہ
تاکہ اللہ تجھ سے بلاؤں کو دور رکھے

ہر کہ او را خیر عادت می شود
جس کسی نے بھلائی کرنیکی عادت ڈالی
بیگماں عمرش زیادت می شود
یقیناً اسکی عمر زیادہ ہوتی ہے۔

آنکہ نیکی می کند در حق پاس
جو صرف اللہ کی خاطر نیک کام کرتا ہے
بہتر است از مرداں او را شناس
تو اسکو بہترین آدمی سمجھ

آنکہ از وے ہست مردم را ضرر
جس سے لوگوں کو ضرر پہونچے۔
درمیان خلق ز وے نبود بتر۔
تو انسانوں میں اس سے بدتر کوئی نہیں ہوگا

دین ندارد ہر کہ نبود ترسگار
جسے اللہ کا ڈر نہیں وہ دیندار نہیں ہے
نیست عقل آں را کہ باشد نابکار
جو نالائق ہوتا ہے اسکے پاس عقل کہاں

با ورع باش اے پسر گر مومنی
اے لڑکے اگر تو مومن ہے تو پرہیزگار بن
کافری از قہر حق گر ایمنی۔
وہ شخص کافر ہے جو قہر خداوندی سے بیخوف ہے

تعظیم مہمان

مہمان کی تعظیم

اے برادر میہماں را نیک دار
اے بھائی مہمان کو اچھی طرح رکھ
ہست مہماں از عطائے کردگار
مہمان خدا کی دی ہوئی نعمت ہے

مہماں روزی بخود می آورد
مہمان اپنی روزی اپنے ساتھ لاتا ہے
پس گناہ میہماں را می برد
اور جب جاتا ہے تو میزبان کے گناہ بھی لیجاتا ہے

هر کرا اعتبار دارد دشمنش ۔ باز دارد میہماں از مسکنش
جس کو اللہ تعالیٰ دشمن سمجھتا ہے مہمان کو اسکے گھر سے روک دیتا ہے

اے برادر دار مہماں را عزیز تا بیابی عز از رحماں تو نیز
اے بھائی مہمان کو عزیز رکھ تاکہ تو بھی اللہ تعالیٰ سے عزت پائے

هر کرا شد طبع از مہماں ملول از وے آزردہ خدا و ہم رسولؐ
جسکا دل مہمان سے رنجیدہ ہوتا ہے اس سے ناخوش ہوتا ہے خدا اور رسول بھی

بندہ کو خدمت مہماں کند خویش را شائستہ رحماں کند
جو شخص مہمان کی خدمت کرتا ہے وہ اپنے کو اللہ کی رحمت کا حقدار بناتا ہے

از تکلف دور باش اے میزباں تا گرانی بود ت از میہماں
اے میزبان تکلف سے دور رہ تاکہ مہمان سے تجھکو گرانی نہ ہو ۔

ناں بدہ بر جائعاں بہر خدا تا دہندت در بہشت عدن جا
بھوکوں کو اللہ کے واسطے کھانا کھلا تاکہ تجھکو بہشت عدن میں جگہ ملے

باتن عور آنکہ بخشد جامہ حق دہد او را ز رحمت خانہ
جو شخص ننگوں کو کپڑا پہنا تا ہے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اسکو جنت میں گھر دیتا ہے

گر برآری حاجت محتاج را بر سر اقبال یابی تاج را ۔
اگر تو محتاجوں کی ضرورت پوری کرے تو تو اقبال مند سر کیلئے تاج پاوے

هر کرا باشد بدولت بخت یار خیر در ردد ر نہاں و آشکار
عزت جسکی قسمت میں ہوتی ہے ۔ وہ ظاہر اور پردہ نیکیاں کرتا رہتا ہے

تا نخوانندت بخواں کس مرو در پے مردار چوں کرگس مرو
جب تک تجھے نہ بلائیں کسی کے دسترخوان پر نہ جا گدھ کی طرح مردار کے پیچھے نہ دوڑ

گر کنی خیرے تو آں از خود مبیں ہر چہ بینی نیک بیں و بد مبیں
اگر تو کوئی بھلائی کرے تو خود اسکی تعریف نہ کر ہمیشہ نیکی پر نظر رکھ اور برائی کو نہ دیکھ

نصائح دینی دنیوی

دین اور دنیا کے لیے نصیحتیں

خواب کم کن اول روز اے پسر   نفس را بد خو میاموز اے پسر

اے لڑکے صبح کے وقت نہ سو   اور اپنے نفس کو بری عادت نہ ڈال

آخر روزت نکو نبود منام   پیش شامت خواب ہم آمد حرام

شام کے وقت سونا اچھا نہیں ہوتا   شام سے قبل بھی سونا حرام ہے

اہل حکمت را نمی آید صواب   درمیان آفتاب و سایہ خواب

عقلمند کے نزدیک ٹھیک نہیں ہے   کہ دھوپ اور سایہ کے درمیان کو سویا جائے

دست را بر زنخ زدن شوم است شوم   استماع علم کن ز اہل علوم

اپنے منہ پر تھپڑ مارنا بڑی نحوست ہے   عالموں سے علم کی بات سن

شب در آئینہ نظر کردن خطا است   روز گر بینی تو روئے خود رواست

رات کو آئینہ دیکھنا برا ہے   لیکن دن میں اگر آئینے میں چہرہ دیکھو تو جائز ہے

خانہ در تنہا و تاریک بود   مونسے باید کہ نزدیک بود

تمہارا گھر اگر خالی ہو اور تاریک ہو   تو کسی ہمدم کو چاہیے کہ تیرے پاس رہے

دست را کم زن تو در زیر زنخ   نزد اہل علم سر آمد چو یخ

ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ کم رکھو کیونکہ افسردگی کی علامت ہے   اہل علم کے نزدیک یہ مثل برف کے سرد و معمول خیال کیا جاتا ہے

چارپایاں را چو بینی در قطار   درمیان شاں نیائی زینہار

چوپایوں کو جب تو ایک قطار میں جاتا دیکھے   تو ان کے درمیان ہرگز نہ آ۔

تا فزاید قدر و جاہت را خدا   روز و شب می باش دائم در دعا

تاکہ خدا کے نزدیک تیری قدر و منزلت زیادہ ہو   تو دن رات برابر دعاؤں میں مشغول رہ

تا شود عمرت زیادہ در جہاں   رو نکوئی کن نکوئی در نہاں۔

تاکہ تیری عمر دنیا میں زیادہ ہو   تو خفیہ طور پر نیکی کر ریاکاری سے نہیں۔

تانہ کاہد روزیت در روزگار
معصیت کم کن بعالم زینہار
تاکہ کاروبار میں تیری روزی (نقصان) کم نہ ہو
(تو بچنا چاہیئے) کہ دنیا میں گناہ نہ کر۔

ہر کہ رود در فسق و در عصیاں کند
ایزد اندر رزق او نقصاں کند
جو فسق و فجور اور گناہوں میں مائل رہتا ہے
اللہ اسکے رزق میں کمی کر دیتا ہے

کم شود روزی ز گفتار دروغ
در سخن کذاب را نبود فروغ
جھوٹی باتوں سے بھی روزی کم ہو جاتی ہے
جھوٹ بولنے والے کی باتوں میں ترقی نہیں ہوتی

فاقہ آرد خواب بسیار اے پسر
خواب کم کن باش بیدار اے پسر
زیادہ سونے سے فاقے کی نوبت آتی ہے
اسلئے اے لڑکے کم سو اور زیادہ بیدار رہ

ہر کہ در شب خواب عریاں می کند
در نصیب خویش نقصاں می کند
جو شخص رات کو ننگا سوتا ہے۔
وہ اپنی قسمت کھوٹی کرتا ہے۔

بول عریاں ہم فقیری آورد
اندوہ بسیار پیری آورد
ننگے ہو کر پیشاب کرنے سے غریبی آتی ہے
زیادہ رنج و غم بڑھاپا لاتا ہے

در جنابت بد بود خوردن طعام
ناپسند است ایں بنزد خاص و عام
ناپاکی کی حالت میں کھانا کھانا برا ہے
یہ بات ہر خاص و عام کے نزدیک ناپسندیدہ ہے

ریزۂ ناں رامیفگن زیر پا
گر ہمی خواہی تو نعمت از خدا
روٹی کے ٹکڑے کو پیر سے نہ روند
اگر تو اللہ کی نعمت کا خواہاں ہے

شب مزن جاروب ہرگز خانہ در
خاک روبہ ہم منہ در زیر سر
رات کو گھر میں جھاڑو ہرگز نہ دے
اور کوڑا کرکٹ بھی سرہانے نہ ڈال

گر بخوانی باب و مادر را بنام
نعمت حق بر تو می گردد حرام
اگر تو اپنے ماں باپ کا نام لیکر پکارے گا
تو اللہ کی نعمت تجھ پر حرام ہو جائے گی

گر بہر چوبے کنی دنداں خلال
بے نوا گردی و افتی در ملال۔
اگر ہر لکڑی سے تو دانتوں میں خلال کریگا
تو مفلس ہو جائیگا اور مصیبت میں پھنسے گا۔

دست را ہرگز بخاک و گل مشو
ہاتھ کو کبھی دھول اور مٹی سے صاف نہ کر
از برائے دست شستن آب جو
ہاتھ دھونے کیلئے پانی تلاش کر

اے پسر بر آستانِ در منشیں
اے لڑکے دروازے کی دہلیز پر نہ بیٹھ
کم شود روزی ز کردار چنیں
ایسے کام سے روزی گھٹتی ہے۔

تکیہ کم کن نیز در پہلوئے در
دروازے کے بازو سے ٹیک لگا کر نہ بیٹھ
باش دائم از چنیں خصلت بدر
ہمیشہ ایسی عادت سے دور رہ

در خلا جا گر طہارت می کنی
اگر تو پاخانہ کے حدود میں غسل کرتا ہے
وقت خود را داں کہ غارت میکنی
تو تو جان کہ اپنے وقت کو برباد کرتا ہے

جامہ بر تن نشاید دوختن
جسم پر کپڑا پہنے پہنے نہ سینا چاہیئے
باید از مرداں ادب آموختن
لوگوں سے ادب سیکھنا چاہیئے

گر بداماں پاک سازی روئے خویش
اگر اپنے منہ کو دامن سے صاف کرے گا
روزیت کم گردد اے درویش بیش
اے درویش اسکی روزی زیادہ گھٹتی ہے

دیر رو بازار بروں آئے زود
بازار ایسے مواقع دیر سے کم آئیگا اور اگر جا تو جلد لوٹنا
زانکہ از رفتن نیابی ہیچ سود
کیونکہ تو وہاں جانے سے کچھ فائدہ نہیں پائیگا۔

نیک نبود گر کشی از دم چراغ
چراغ کو منہ سے پھونک کر بجھانا اچھا نہیں
رہ مدہ دود چراغ اندر دماغ
چراغ کے دھوئیں کو دماغ کے اندر نہ جانے دے

کم زن اندر ریش شانہ مشترک
ہر کسی کی کنگھی سے اپنی داڑھی میں کنگھی نہ کر
زانکہ آں خاص تو باشد خوشتر ک
جو خاص تمہاری اپنی کنگھی ہو اسے کرنا بہتر ہے

از گدایاں پارہ ہائے ناں مخر
فقیروں سے روٹی کے ٹکڑے مت خرید
زانکہ می آرد فقیری اے پسر۔
کیونکہ اے لڑکے اس سے غریبی آتی ہے

دور کن از خانہ تار عنکبوت
اپنے گھر سے مکڑی کا جالا دور کر
باشد اندر ماندنش نقصان قوت
اسکے رہنے سے روزی میں کمی آتی ہے

خرچ را بیروں زاندازہ مکن — خشک ریش خویش را تازہ مکن

اندازے سے زیادہ خرچ نہ کر — اپنے سوکھے زخم کو تازہ نہ کر

دسترس گر باشدت تنگی مکن — چونکہ رہواری برہ لنگی مکن

اگر تو دولتمند ہے تو بخیلی نہ کر — چونکہ تو سوار ہے اسلئے راستے میں لنگڑا کر چل

در بیان آنکہ دوستی را نشاید

اس کا بیان جو دوستی کے لائق نہیں۔

دوست بد باشد زیاں کار اے پسر — تو طمع زاں دوست بر دار اے پسر

خراب دوست نقصان پہونچانیوالا ہوتا ہے — تو ایسے دوست سے کوئی امید نہ رکھ

ہر کسی گوید بدیہائے تو فاش — دوست مشمارش بدو ہمدم مباش

جو تیری برائیوں کو ظاہر کرے — اسکو دوست نہ سمجھ اور نہ اسکا ساتھی بن

دوستی ہرگز مکن با بادہ خوار — از چناں کس خویشتن را دور دار

شرابی سے ہرگز دوستی نہ کر۔ — ایسے لوگوں سے اپنے آپ کو دور رکھ

منعمے گر می کند ترک زکوٰۃ — دور از وے باش تا داری حیات

جو دولتمند کہ زکوٰۃ دینا چھوڑ دے — اس سے دور رہ جب تک زندہ رہے

دور شو زانکس کہ خواہد از تو سود — گر سر خود بر قدمہائے تو سود

اس شخص سے دور رہ جو تجھ سے نفع کا طالب ہو — اگرچہ وہ اپنا سر تیرے قدموں پر رگڑے

اے پسر از سود خواراں الحذر — خصم ایشاں شد خدائے دادگر

بیٹے سود خوروں سے پرہیز کر — کیونکہ خداوند کریم ان لوگوں کا دشمن ہے

آنکہ از مردم ہمی گیرد ربا — زینہار او را نگوئی مرحبا۔

جو شخص کہ لوگوں سے سود لیتا ہے — تو اسکو کبھی مرحبا نہ کہہ۔

غم خوارئے مردم

لوگوں سے غم خواری

بر سر بالین بیماراں گذر — زانکہ ہست ایں سنت خیر البشر

بیماروں کی مزاج پرسی کو جاؤ — کیونکہ یہ سب سے بہتر انسان کی سنت ہے

تا توانی تشنہ را سیراب کن — در مجالس خدمت اصحاب کن

جہاں تک ہو سکے پیاسے کی پیاس بجھا — مجلسوں میں ساتھیوں کی خدمت کر

خاطر ایتام را دریاب نیز — تا ترا پیوستہ دارد حق عزیز

یتیموں کی بھی دل جوئی کر — تاکہ اللہ تعالیٰ تجھکو ہمیشہ عزیز رکھے

چوں شود گریاں یتیمے ناگہاں — عرش حق در جنبش آید آں زماں

جب اچانک کوئی یتیم روتا ہے — تو اس وقت عرش خداوندی بھی کانپنے لگتا ہے

چوں یتیمے را کسے گریاں کند — مالک اندر دوزخش بریاں کند

جو شخص کہ یتیموں کو رلاتا ہے — اللہ اسکو جہنم کی آگ میں جلادے گا

آنکہ خنداند یتیمے خستہ را — بازیابد جنت دربستہ را

جو یتیموں کو ہنساتا ہے۔ — وہ جنت کے بند دروازے کو کھلا ہوا پائیگا

ہر کہ اسرارت کند فاش اے پسر — از چناں کس دور می باش اے پسر

اے لڑکے جو شخص تیرا راز ظاہر کرے — ایسے شخص سے دور ہی رہ۔

در جوانی دار پیراں را عزیز — تا عزیز دیگراں باشی تو نیز

جوانی میں ضعیفوں سے محبت سے پیش آ — تاکہ دوسرے بھی تجھ سے محبت سے پیش آویں

بر ضعیفاں گر نہ بخشائی رواست — کیں ز سیرتہائے خوب اولیا است

ضعیفوں کی خاطر مدارات کرنا بہتر ہے — کیونکہ یہ ولیوں کی بہترین عادتوں میں سے ہے

بر سر سیری مخور ہرگز طعام — تا نمیرد در بدن قلب اے غلام

پیٹ بھرے ہوئے پر کھانا ہرگز نہ کھا — تاکہ اے لڑکے تیرے جسم میں تیرا دل مردہ نہ ہو

علت مردم زہر خواری بود
زیادہ کھانے سے لوگ بیمار پڑجاتے ہیں

خوردن پر تخم بیماری بود
زیادہ کھانا بیماری کا بیج ہوتا ہے

راحتے بنود حسود شوم را۔
کمبخت حاسد کیلئے چین نہیں ہوتا۔

کاذب بدبخت را بنود وفا
اور بدنصیب جھوٹا وفادار نہیں ہوتا۔

توبۂ بد خور کجا محکم بود
بدکردار کی توبہ کہاں پائیدار ہوتی ہے

مرنجیلاں را مروت کم بود
کنجوسوں میں مروت کم ہوتی ہے

تا شود دین تو صافی چوں زلال
تاکہ تیرا دین میٹھے پانی کیطرح صاف ہو۔

باش دائم طالب قوت حلال
ہمیشہ حلال روزی کا طالب رہ

آنکہ باشد در پئے قوت حرام
جو شخص حرام روزی حاصل کرنے میں لگا رہتا ہے

در تن او دل بھی میرد تمام
اسکے جسم میں اسکا دل مردہ ہوجاتا ہے

در صلہ رحم

رشتہ داروں سے سلوک

رو بپرسیدن بر خویشان خویش
جا اپنے عزیزوں کی خبر لیتا رہ

تا بگردد مدت عمر تو بیش
تاکہ تیری عمر میں زیادتی ہو۔

ہر کہ گرداند ز خویشاوند رو
جو شخص اپنے عزیزوں سے منہ موڑ لیتا ہے

بے گماں نقصان پذیرد عمر او
یقینا اسکی عمر کو نقصان پہونچتا ہے

ہر کہ او ترک اقارب میکند
جو اپنے رشتہ داروں سے ترک تعلق کرلیتا ہے

جسم خود قوت عقارب میکند
وہ اپنے جسم کو بچھوؤں کی غذا بناتا ہے

ہر کہ او از خویش خود بیگانہ شد
جو شخص اپنے عزیزوں سے بیگانہ ہوگیا

نامش از روئے بدی افسانہ شد
اسکا نام برائی میں مشہور ہوجاتا ہے

خاتمہ

اہل دیں را ایں قدر کافی بود — اہل دنیا را ہمیں وافی بود

دین داروں کے لئے یہ مقدار نصیحت کافی ہے — اور دنیا داروں کے لئے بھی یہ بہت ہے

ہر کہ ایں ہا را بداند عاقل است — وانکہ ایں ہا کار بندد کامل است

جو ان باتوں کو جان لے تو عقلمند ہے — اور جو ان پر عمل کرے وہ شخص کامل ہے

در جوار انبیاء دار السلام — ہمنشین اولیاء باشد مدام

اسکو جنت میں نبیوں کا قرب حاصل ہوگا — ہمیشہ اولیاء کی صحبت میں رہے گا

دعا

یارب آں ساعت کہ جاں بر لب رسد — جسم پژمردہ بتاب و تب رسد

اے اللہ جس گھڑی جان نکلنے لگے — اور بخار سے جسم تکلیف میں مبتلا ہو

شربت شہد شہادت نوشیم — خلعت راہ سعادت پوشیم

تو ہم کو اسلام میں شہادت کے شہد کا شربت پلانا — نیکی اور سعادت کا لباس پہنوں

چوں غلام در دو عالم جز تو کس — ہم تو کی باشی مرا فریاد رس

اس غلام کا نصیب دونوں عالم میں تیرے سوا کوئی نہیں — تو ہی میری فریاد کو سننے والا ہے

تمام شد